...تعالی و حسن توفیقه نسخه متبرکه الموسوم

سراج المعرفت منهاج رحمت

از تالیفات سراج الکتاب...



...بوی نقی سید رحمت علیخان از دودمان سلطان... موضع... شد

بسم الله الرحمن الرحیم

سبحان الله آدمی اور خدا کی حمد [illegible] کا دعوی و حمد
شکر کی رگ [illegible] یہ دو قوتیں یعنی فکر او نطق اور یہہ
[illegible] بھی انہیں کی بخشی ہوی دستگاہ پر نہ دکھای
ور پھر اوسی بخشنے والی کے آگے کیسی تنگ ظرفی ہی او
بس ہر ذرہ در آئی اس صورت مین ادای حق حمد سکے تو کیا
معنے مگر ان حمد کرنیوالا بقدر توفیق حمد شایستہ آفرین ہے
یہہ کون کہہ سکتا ہی توفیق نتیجہ کسب و کار ہی البتہ عطیہ
پروردگار ہی قدرت حمد اوسنے پیدا کی توفیق حمد او

عطا کی جب کہ آدمی حمد کا عازم ہو تو سپاس عطیہ توفیق

کیوں نہ لازم ہو ہاں ای حق شناس اگر تجکو شعور ہی

تو عطیہ توفیق شکر پر ایک اور شکر ضرور ہی بیت

اگر کسی شکر حق فزون گوید		شکر توفیق شکر چون گوید

حق یون ہی کہ حقیقت از روی مثال ایک نامہ درہم پیچیدہ

سربستہ ہی کہ جسکی عنوان پر لکہا ہی لَا مُؤَثِّرَ فِی الْوُجُوْدِ

اِلَّا اللّٰہ اور خط مین مندرج ہی لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ اور

اس خط کا لانیوالا اور اس راز کا بتانی والا وہ نامور

نام اور ہی کہ جسپر رسالت ختم ہوئی ختم نبوت کی حقیقت

اور اس معنی غامض کی صورت یہہ ہی کہ مراتب توحید

چار ہین اثاری وافعالی وصفاتی وذاتی انبیای پیشین

صلوات اللہ علیہم وعلی نبینا اعلاء ان مدارج توحید سہ گانہ

پر مامور تہی خاتم الانبیا کو حکم ہوا کہ حجاب تعینات

اعتباری اوٹھا دین اور تقیدات سے ذات کو وحدت
الآن کما کان میں دکھادیں اب گنجینہ حقیقت عقد اثبات
محمدی کا سینہ ہے اور کلمہ لا الہ الا اللہ مفتاح باب گنجینہ
ہی رہی عامہ مومنین کہ وہ اس کلام سے صرف نفی شرک
فی العبادت مراد لیتے ہیں اور نفی شرک فی الوجود جو اصل
مقصود ہے اونکی نظر میں نہیں ہے لا الہ الا اللہ کے
بعد محمد رسول اللہ کہنے کے اونکی توحید ذاتی کی اعتقادی
قدمگاہ پر آرہتی ہے خلاصہ اس کلمہ سے وہ مراد ہے جو
خاتم الرسل کا مقصود تھا یہی حقیقت ہے شفاعت محمدی
کی اور یہی معنی ہیں رحمۃ للعالمین ہونیکے اور اسی مقام سے
ناشی ہے ندای روح فزای مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ تعلیم
اگرچہ دیکھنے میں دو زبان ہے لیکن وحدت حقیقی کا رازدان

ہی گفتگو ی توحید مین وہ لذت ہی کہ جی چاہتا ہی کہ ...

سو بار کہی اور ... سنی باری اگی چلی اور ...

... اور اسرار ... نبوی کی حقیقت ... جنید ... آپ ...

خالق کو ... فیض کرتا ہی اور ... خلق

کہ جسکو فیض پہنچاتا ہی **نظم** ... الجری

یکی سوی خالق ... خلق	... ازحق ...
... برخلق ...	ہمہ ... صوفیہ کا قول ہی

الولایت افضل من النبوۃ معنی اسکے صاف اور ...

روی انصاف یہہ ہین کہ ولایت نبی کی کہ وہ ... الی

ہی افضل ہی نبوت سی کہ وہ وجہ الی الخلق ہی نہ یہہ کہ ...

عام افضل ہی نبوت خاص سے جسطرح نبی مستفیض ہے

حضرت الوہیت سی اسیطرح ولی مستنیر ہی انوار نبوت ...

مستنیر کی تفضیل منیر پر اور مستفیض کو ترجیح مفیض پر ...

معقول اور عقلا کے نزدیک مقبول نہین اب وہ ولایت
کہ خاصہ نبی تہی نبوت کے ساتہہ منقطع ہوگئی مگر وہ فروع
کہ اخذ کیا گیا ہی مشکوۃ نبوت سے ہنوز باقی ہی نقل وتحویل
ہوتی چلی جاتی ہی اور چراغ سی چراغ جلتا چلا آتا ہی اور یہ
سراج ایزدی تا ظہور صبح قیامت روشن رہیگا اور
اب اسی کا نام ولایت اور یہی مشعل طریق ہدایت ہی ولایت
وہدایت وہی حقیقت توحید ذاتی ہی کہ جوازروی کلمہ
لا الہ الا اللہ مشہود عیون اعیان امت اور منظور نظر اکابر
ملت ہوئی ہی مگر وہ بات اب کہان کہ ایکبار لا الہ الا اللہ کہے
اور دل نور معرفت سی منور ہو جاوی اور وہ ضامن
زبردست اب کہان کہ قائل لا الہ الا اللہ کو اگرچہ اسکے معنی
اچھی طرح نہ سمجہا ہو قدمگاہ توحید پر قایم کردی یعنی رسول
مقبول واجب التحیہ قایل انا احمد بلا میم علیہ التحیۃ والتسلیم

اب سعادت بقدر ارادت ہی اور راحت بعد جراحت ہی سچ
یہی تو ہی آدمی کیونکر سمجھ سکے اور بطلان بدیہیات جو آ...
اوسکو کیونکر تسلی ہو یعنی اس مجموع موجودات کو کہ افلاک
وانجم و بحار و جبال اسی مین ہین نیست و نابود محض جانے
اور تمام عالم کو ایک وجود مانے رباعی ای کردہ بار اشیں گفتار سچ

در زلف سخن کشودہ راہ خم و پیچ	عالم کہ تو چیز دیگرش میدانی
ذاتی است بسیط منبسط دیگر ہیچ	جب اولیای اسدنی کروہ اطبا

روحانی ہین دیکھا کہ نقوش بشری پر وہم غالب ہی اور بسبب
استیلائی وہم کے مشاہدہ وحدت ذات سی محروم رہے
جاتے ہین ہر چند اونکو سمجھائینگے یہہ راہ پر نہ آئین گے
ناچار اشغال و اذکار وضع کیے تا قوت متخیلہ اوسمین الجھی
رہی اور رفتہ رفتہ بیخودی طاری ہو جاوی وحدت وجود
اسطرحکی بات تو نہین کہ نہوا اور ہم اوسکو بہ جبر یا بتکلف

ثابت کیا چاہتی ہون مصرع دانی ہمہ اوست ورنہ دانی ہمہ
اوست ؛ وہم صورتگری اور پیکر تراشی کر رہا ہی اور
معدومات کو موجود سمجھ رہا ہی پس جب وہ وہم شغل و
ذکر کی طرف مشغول ہوگیا بی شبہ اپنی کام سی یعنی صورت
گری و پیکر تراشی سے معزول ہو گیا بی خبری اور بیخودی چھا
گئی اور وہ کیفیت جو موحدین کو بیخود فہم حاصل ہوا ہی
اس شاغل کے نفس کو بیخودی مین آگئی ایک دریا مین جاکر
کودا ایک کشتی غافل کرکر ڈھکیل دیا انجام دونو کا ایک
ہی وہ لوگ جو وحدت وجود کو مجاہدہ لیزی سے [illegible] نہین کرتے
وہ نہیں ہین گے [illegible] کم نہ شاد رحقی ہین اور کہین [illegible] آیت
الیس [illegible] حالت بیخودی کے واسطے محتاج اشغال
و اذکار [illegible] ہین بلکہ بی شمار ہین حق سبحانہ تعالی ہمیشہ
سلامت رکھی حضرت شاہنشاہی خلافت روی زمین ثابت

حضرت خاتم المرسلین حق شناس حق آگاہ سراج الملت
والدین ابو ظفر بہادر شاہ کو اور اختیار و اقتدار دی انکو
ہفت کشور پر بلکہ فرمان روا کرے انکو چرخ و اختر پر کہ بیچ
لباس بادشاہی مین یاد الٰہی کر رہے ہین **بیت**

شاہی درویشی اینجا باہم است	بادشاہ عہد قطب عالم است

حکم دیا حضرت پیر و مرشد برحق نے جناب افادت مآب
معرفت نصاب مجمع البحرین شرع و عرفان قران السعدین
عقل و ایمان ابو حنیفہ ثانی سراج العلما ضیاء الفقہا
مولانا مفتی سید رحمت علی [illegible] کو اور فرمایا او نسے
کہ وہ اشغال و اذکار کہ جو انتہای قوس نزولی نبوت
و ابتدای قوس عروجی ولایت یعنی عہد جناب سالت
علیہ السلام سے ہم سینہ بسینہ و ہم سفینہ بسفینہ چلی آئی ہین
اونکو ایک رسالے مین درج کرین اور اوس رسالے کی تحریر

مین وہ عبارت اردو کہ صاف اور بی تکلف ہو خرچ کرین
کیون نہ ارباب فہم اس رازداری پر قربان جائین کہ مجموع
اشغال و اذکار زبان حقیقت ترجمان سی فرمادیی ہین اور
حکم دیا ہی کہ انکو وابستہ بہ سلاسل فقرا و منقول من رسائل
العرفا تحریر کرین قضارا یہہ ترک کج مج زبان اسد اللہ ہیچمدان
کہ جسکا فن سخن مین غالب نام اور وہ خود مغلوب ہوسہای
خام ہی اوس رسالہ کے مشاہدہ سی مستفیض ہوا چونکہ یہہ
دردمند واسطے دعای دوام دولت خاقانی کے بہانہ ڈہونڈہا
کرتا ہی جیمین آیا کہ اس کتاب مستطاب پر ایک دیباچہ لکہی
پر کبہی بنتی نہین چشمداشت یہہ ہی کہ بحر عطوفت
سلطانی کہ منبع اوسکا باران رحمت یزدانی ہی جوش مین
آوی اور اس پاشکستہ جگرخستہ کی دستگیری کرین کہ مین
برگ سفر ساز کرون اور عزم سفر حجاز کرون زمزم کے

پانی سے وضو کرون اور اوسکا تماشا نہ ملا ایک آشیانہ

کے گرد پہرون اور حجر اسود کو چومون اور پہر وہانسی مدینہ

منورہ کو جاؤن اور خاک تربت اطہر کا سرمہ آنکہوں مین

لگاؤن میری پیر مرشد برحق سی کیا عجب ہی کہ اپنی خانزاد کو

خانہ خدا کے طواف کی رخصت دین کہ یہہ گنہگار وہان

جاوے اور اگر زیست باقی ہی تو وہان جاکر اور اپنی ستاون

برس کے گناہ کہ جنمین سوای شرک کے سب کچہہ ہی بخشوا کر پہر

آوی **فرد** غالب بہوای کعبہ بسر جا گرفتہ است ؛ رفت آنکہ عزم

خلخ و توشاد کردمی ؛ برضمایر اہل بصایر مخفی نرہے

کہ یہہ رسالہ ذخیرہ مشتمل ہی اوپر ایک مقدمہ اور چند

فصول اور ایک خاتمہ کے **مقدمہ** پوشیدہ نرہی کہ

حاصل کرنا علم باطن کا مشروط ہی ساتہہ چند آداب کے

اور طالب راہ خدا کے دو ہین تابع و متبوع مراد تابع

مرید اور سالک اور شاگرد ہین اور متبوع سے پیر اور استاد
و معلم اور غرض متبوع سے وہ ہے کہ لیاقت اور اہلیت
ارشاد کی رکھتا ہو گو کوئی اوس سے مستفید اور متبع اوسکا
نہووے نقصان نہین وہ بذاتہ کامل راہ خدا ہے اگر پیرو
شریعت غرا کا ہووے اور شناسا خطرات نفسیہ و شیطانیہ
اور ملکیہ و ربانیہ کا جیسے کہ مولوی روم قدس سرہ العزیز
فرماتے ہین **بیت** اے بسا ابلیس آدم روی ہست
پس بہر دستی نباید داد دست ❊ اور حافظ شیراز ارشاد کرتی ہین
نقد صوفی نہ ہمہ صافی بیغش باشد ❊ اے بسا خرقہ کہ مستوجب آتش باشد
اور عارف بمقصت خطرات اور دانا بعلل امراض باطنیہ
اور صارف ہمت مرید کا بجانب عین الحقیقت حقیقہ
محمدیہ اور مزیل اون امراض کا بنصایح قرانیہ و حدیثیہ
اور کشش باطنیہ کی اور باز رکہنی دالا عوائق ضارہ

ابلیسیہ ہے کہ داعی الی النار ہین جیسا کہ والدین اولاد کو
اور بادشاہ رعایا کو تربیت کرتے ہین اور شرط کرے
مرید سی کہ وہ کوئی خطرہ اپنا پیر سی پوشیدہ نرکہی اور
اوسسی عرض کرے اسواسطے کہ شیخ بمنزلہ طبیب اور مرید
بمنزلہ علیل کے ہی لیس بیمار کو بد پرہیزی اپنی پوشیدہ
رکہنی طبیب سے باعث ازدیاد مرض اور انجام کار سبب
ہلاکت کا ہے پس طالب راہ خدا کو لازم ہی کہ خواب غفلت سے
بیدار ہو کر اوقات عمر عزیزہ کو ہاتہہ سی نہ دیوی اور یاد
خدا سی کسی وقت غافل نہووے کہ عارفون کے نزدیک
موت یہی ہی اور شیخ کو چاہیئے کہ ایک مرتبہ دفعتہً
ساتہہ مرید کے تنگ گیری نہ کرے بلکہ بتدریج بمقامات
اور سلوک پہنچاوے لیکن پہنچنا بمقامات عالی بدون
ریاضات بدنی اور پہنچا پہ آفات نفسانی حاصل نہین ہوتا

جسطرح شیخ فرماوی بجالاوی بلیت ہمی سجادہ رنگین
کن گرت پیر مغان گوید ✦ کہ سالک بیخبر نبود زراہ و رسم منزلہا
اور واجب ہی شیخ پر اتباع شریعت ظاہریہ نبویہ کا فرد
بزہد و ورع کوش و صدق و صفا ✦ ولیکن میفزائی بر مصطفے
اور واجب ہی اوپر شیخ کے کہ مطلع اور آگاہ نکرے
مرید کو اسرار اپنی پر اور واقف نکری خواب و خورد و پوشش
اپنی پر اور روبرو مرید کے بصورت و شمایل بزرگانہ
ہووے مباسطت اور خوش طبعی ساتھہ مرید کے نکری
کہ مبادا مرید ناقص العقل حرکات شیخ کو ترخیص پر
حمل کرے اور شیخ مرید کی نظر مین ضعیف اور بیوقار
معلوم ہووے اور واجب ہی اوپر شیخ کے تربیت
اور تعین قوت مرید کا بابتداء کار پہلے سب چیز سے
اسلئی کہ اکثر مرید بندگان شکم اور طالبان نان ہین اول

ممد اوسکے قوت کا ہووی بعد ازاں اوسی حکم بجد الشینی اور
خلوت گزینی فرماوی اور یہہ بہی شیخ پر واجب ہی
کہ مریدون خلوت نشین اور اصحاب اذکار کو ملاقات
اغیار سی باز رکہی مگر جو کہ ارباب صلاح اور تقوی ہوویں
اونکی ملاقات سی منع نفرماوی اور واجب ہی شیخ پر
ملاقات اور صحبت کرنی ساتہہ شیخ ہم عصر اپنی سکے
کہ فیض باطنی اور علم ظاہری اور زہد و ورع میں اولی
اور افضل اوس سے ہووے اور اگر ایسا نکری صاحب ہمت
اور اہل انصاف سی نہیں متکبر اور مرائی ہی اور یہہ نقصان
ہی طریق خدا طلبی مین اور واجب ہی شیخ پر کہ حال
مرید سی تغافل نکرے اور کوشش کری تا انفاس عمر
اوسکی بے یاد خدا ضایع اور برباد نجاوین اور اگر
اوسکے تکاسل و تہاون پر عتاب اور سرزنش نکرے

قاصر ہی تربیت مین فرد غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش
شاید ہمین نفس نفس واپسین بود

فصل

اور شرایط مرید سے وہ ہی کہ صحبت ساتھہ شیخ کے بحرمت اور مہابت رکھی
اور بیعت اور عہد اس امر پر اختیار کری کہ عامل ہووے
اوپر ارشاد اور فرمودہ شیخ کے خواہ موافق ہو اوسکی
طبیعت کے خواہ مخالف اور شیخ پر ہرگز اعتراض نکری کہ
ارشاد اوسکے سی تجاوز اور انحراف سبب ہی سد باب
تعلم و تعلیم کا اور علت فرمودہ شیخ کی سمجھی یا نہ سمجھی اوسپر
عمل کرے اپنی طرف سی اوسمین کچھہ تصرف نکری اور جو ذکر
کہ شیخ نے فرمایا ہی اوسی طریق پر اوسی بجا لاوے اور اپنی
تئین کمتر سب سے شمار کری اور واجب ہی کہ مطلب اپنا اوپر
شیخ کے ظاہر کرے اگر شیخ جواب فرماوی فبہا و گرنہ
اپنی طرف سی باصرار طالب جواب نہووے کہ بی ادبی ہی

اور لباس اپنا شیخ اگر عنایت فرماوی اوسی تعظیم نگاہ رکھی
بطریق تبرک اور اکرام و احترام شیخ کا بجا لاوے اور جب
شیخ معلوم کرے کہ مرید بمرتبہ کمال پہنچا اوسوقت اوس سے
قطع رشتہ امداد و توجہ فرما کر بخدا سپرد کری یا خلیفہ اپنا
کر کے اوپر مسند ارشاد کے سجادہ نشین کرے اور اذن
دیوے اور یہہ مرتبہ بدون ترک ہوا و ہوس اور مجاہدہ
نفس ساتھہ گرسنگی اور تشنگی و بیداری و خاموشی و عزلت
گزینی حاصل نہیں ہوتا پس اگر ہمنشین صالح میسر آوے
صحبت ساتھہ اوسکے مضائقہ نہیں اگر وہ عالم ہی بعلوم
دینی اور باطنی اور واجب ہی اوپر مرید کے کہ کہانے
لقمہ حرام سی یکسو رہی اور اگر تمام طعام عالم مشتبہ معلوم
ہووے لاچار بوقت اضطرار بقدر ضرورت تناول کری
اور یہہ بہی شرط ہی مریدی مین کہ کلام شیخ کا دل سے

اگرچہ شیخ خطا پر اور مرید حق پر ہو کہ اعتراض مریدون کا
شیوخ پر حرام اور ترک ادب ہی مگر بتاویل شرعی آور
جو مرید اپنی شیخ پر اعتراض کری وہ مسخرہ شیطانی ہے
مرید نہین اور مرید کو لازم ہی کہ بجانب اجماع کہ جمیع ہدایت
مین روا ہو توجہ کرے اور جو اجماع بعض اہل مین ہو تو
بجانب احوط رجوع اور اوسپر عمل کرے اور یہہ بہی مرید کو
لازم ہی کہ مطیع و منقاد ہو وی جبکا اوسی شیخ منقاد اور
متبع کر دی گو وہ مطاع مطیع سی علم مین کم ہو اور شرایط
ارادت سی یہہ بہی ہی کہ جو طریق شیخ نے فرما دیا ہی اوسکو
سب طریق سی اولی اور اشرف و افضل جانی اور بہوت
کو کارفرما ہو وی اور آداب ارادت سی یہہ ہی کہ روبرو
شیخ کے با ادب سرنگون بیٹھا رہی جہت راست نظر نکری
اور استطیع عادت رفتار و اقامت کے الا بضرورت

اور کلام لغو اور فضول و غیبت و افترا سی زبان بند

رکھی اور جلال و ہیبت شیخ سی ہر دم خایف و ہراسان

رہی اور بی شعور و ادراک مجلس سماع مین حاضر ہو کر

مقلدانہ زمزمہ اور رقص نکرے شیخ کو لازم ہی کہ اوسے

عتاب و سرزنش فرماوے اور شیوخ سی گاہی اگر کوئی امر

خلاف شریعت سرزد ہووے حمل بر خطا نکرے بلکہ ربود گے

اور سکر پر محمول کرے لیکن اگر صاحب ایسی کو حاکم شرع

بمقتضای شریعت عتاب و عقاب کری ماخوذ و معتوب نہین

اور مرید کو چاہیئی کہ امانت اسرار کہ شیخ نے اوسکو تعلیم

فرمائی ہین نگاہ رکھی اور کسی پر ظاہر نکرے اور صادق

الوعد اور صادق القول ہووے خصوصًا نقل حدیث

نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین نہ یہہ کہ جو سنی بی تحقیق

ویاد نقل کرے

فصل

اور شرایط سالکت اللہ

خدا کی سے ایک یہہ ہی کہ خود کسی سے کچھہ طلب نکری مگر
کہ وہ از خود دیوی اور دراہم و دنانیر شب کو نرکہی سبکو
براہ خدا اور اہل حقوق صرف کری اور بوقت حاضر
ہونیکے شیخ پاس اپنی دلکو تمام خطرات شہوانی و عصیانی
و نفسانی سے پاک کرکے حاضر ہووے اور جو کہ ارشاد
فرماوے اوسی بگوش قبول و رضا اپنی دلمین جگہہ دیوے
اور جو کہ اپنی فہم مین نہ آوی سرزنش کرے اپنی نفس پر
اور کہی کہ شیخ وہ مقام بیان فرماتا ہی کہ ہمکو گو دسرا پردہ
اوسکے گذر نہیں نہ یہہ کہ شیخ کو نسبت کری بخطا اور شیخ
ابن عربی لکھتے ہین کہ سید اور پیشرو ہمارے شیخ ابو مدین
مغربی قدس سرہ ہما فرماتی ہین کہ مین گاہی ابتدا حال مین
اپنی شیخ پاس بے طہارت بدن و جامہ اور دل حاضر نہیں ہوا
پس اس حال مین اگر شیخ میری طرف متوجہ ہوا خوش نصیبی

اور سعادت اپنی جانی ہیے اور اگر اعراض اور روگردانی
فرمائی شومی نفس اپنی کی معلوم کی ہیے اور بد گمانی بہ نسبت کسیکے
نہووی اور خوش خلق و مرتاض اور آزمایش شیخ کے ساتھہ
مکاشفات اور خوارق عادات کی نہایت ترک ادب ہی اور
خلق سے بے غرض اور طمع کسی سے نرکھی اور قانع اور صابر و
شاکر و متوکل و ذاکر راضی برضا چاہیے، و ای خلق اللہ اور
کنارہ کش سفہا اور ارزال سی ہووے اور محارم و شبہات
اور لذائذ نفسانی اور مواضع اتہام سی یکسو اور فتوح و پیشکش کو
حاضرین وقت اور اہل حاجت و مساکین پر خرچ کرے اور
جانے کہ باطن نفس ہر آدمی میں حق تعالی نے چار دریا پیدا
کیئی ہین غم اور حرص اور غفلت و تفرقہ اور واسطے عبور کے
ان بحار سی کشتیان مقرر فرمائی ہین پس جو کہ کشتی توکل مین
بیٹھا دریائی غم سے بساحل فرح پہنچا اور جو کہ کشتی رضا پر

سوار ہوا دریای حرص سے اوپر کنارہ زہد کے آیا اور جو کشتی ذکر مین داخل ہوا دریای غفلت سی کنارہ آگاہی پر پہنچا اور جو کشتی توحید مین سوار ہوا دریای تفرقہ سے بکنارہ جمعیت فائز ہوا اور سمجھی کہ تفرقہ بقا مین ہی اور جمعیت فنا مین یا خودی تفرقہ اور بیخودی جمعیت ❁ نظم

بحساب خودی قلم در کش	دررہ بیخودی علم برکش
تا بجاروب لا نروبی راہ	کی رسی در حریم الا اللہ

اور موت چار قسم ہی موت سپید اور موت سرخ اور موت سیاہ اور موت سبز مراد موت سپید سی گرسنگی ہی اور غرض موت سرخ سی مخالفت ہوا اور اشارہ موت سیاہ اوٹھانا ایذاء خلق کا اور مقصود موت سبز سی رقعہ دوزی اور اسیطرح حالات انسان کی ابتدا مین چار تہین جنین اور طفل جوان و پیر اور روشنی قلب کی بہی حاصل ہوتی ہی

ساتھہ چار چیز کے بذکر اور تلاوت قرآن اور یادگاری موت
اور استغفار کے پس چاہیی کہ لڑکائی اور بلوغ و جوانی و پیری
مین کسی وقت مشغولی اور فراغت و محتاجی اور تونگری مین
کسی جگہہ خواہ جبال و بحار ہون خواہ بلدان و صحرا یاد الہی سی
غافل نہووی اوسوقت مین اوس سے آزمایش ہوتی ہی
خدا کی طرف سی ساتھہ چار چیزون کے شماتت اعدا اور ملامت
صدقا اور طعنۂ جہلا اور حسد علما پس جب صبر کری اون چار
پر پاوی عزت قناعت اور طیبت نفس اور لذت علم اور
ثواب آخرت اور راہ وصول الی اللہ تین طرح ہی اول
وصول الی اللہ حاصل ہوتی ہی ساتھہ باہر آنیکے افعال ذمیمہ
سی نام اسکا تزکیہ نفس ہے دوسرے وصول الی اللہ حاصل ہوتا
ہی انقطاع سی اوسکا نام تصفیہ قلب ہی تیسرے وصول الی
خروج صفات بشریہ سی حاصل ہوتا ہی نام اوسکا تجلیہ

الروح ہی طالب راہ خدا کو چاہیئے کہ صفات اپنی سے
فانی ہووے تا بصفات اللہ باقی ہووے اور درخت خودی کو
بنیاد سی اوکہاڑے تا اپنی ذات مین گلزار تجلیات واجب
الوجود مشاہدہ کرے اور کشتی فنا مین کہ عبارت ہی لا الہ
سی سوار ہو کر منظورات و معلومات کو تحت سی فوق
تک معہ ذات اپنی ہلاکے لا مین کہینچی یا دریای ہویت مین
سیر کری اور اثبات الا اللہ مین غوطہ ماری اور مقام
بقا پہنچی اور قاعدہ ہی علم کا جو الا اوپر ہو سکے سب آدمی
موجودات کو لا کرے اور تصورات ربوبیت مین اپنی
دلکو بوستان کری اور ثمر محبت چینی اور روح اپنی کو
انوار وحدانیت مین جلوہ دیوی اور سراپا اسرار
الوہیت مین مستغرق کری اور تاج اخلاص سر پر رکہی
اور کمر بند حضوری کو کمر مین باندہ کر اوپر مرکب عبودیت

کے سوار ہوکر تازیانہ عبادت ہاتہہ مین لیکر میدان وحدت
مین گہوڑا اگداوی تا بمقام احدیت پہنچی اور طالب
سالک راہ خداکو یہہ بہی ضرور ہی کہ دل اپنی کو بانوار
ظہور منور اور بآب توحید پرورش دیوی اور روحکو
انوار حق مین محو کرے اور دریای جامع مین غواصی کرے
تاگوہر اَلْاِنْسَانُ سِرِّی وَاَنَا سِرُّہٗ یعنی انسان میرا بہید
ہی اور مین بہید اوسکا۔ حاصل ہووے اسلیئے کہ روحکو
جان کہتی ہین اور جان مین سر ہی کہ اوسی جانان کہتی
ہین وہ مقام ہی محبوبی کا بلکہ عین محبوبی ہی اور یاد
حق تین قسم ہی یا بزبان یا بدل یا بسر حدیث قدسی ہے
اِنَّ فِی جَسَدِ بَنِیْ اٰدَمَ لَمُضْغَۃً وَفِی الْمُضْغَۃِ قَلْب
وَفِی الْقَلْبِ فُؤَادٌ وَفِی الْفُؤَادِ ضَمِیْرٌ وَفِی الضَّمِیْرِ
سِرٌّ وَفِی السِّرِّ اَنَا یعنے بدن بنی آدم مین گوشت

پارہ ہی اور اوسی گوشت پارہ مین قلب ہے اور قلب مین
دل ایک پوشیدگی ہی اور اوس پوشیدگی مین راز اور اوس
راز مین ہَین — اور سالک کو چاہیئی کہ شہر اثنیت کو جلاکر
نیست و نابود کری تا شہر امینت مین کہ معمور و آبادان ہی پہنچے
اس سے کہ شہر امینت کو شہر روحانی کہتے ہین پس طالب کو
لازم ہی کہ شہر روحانی کو آباد کرے تا قید نفس اور شیطان سے
خلاص و مناص پاوے اور تزکیہ نفس حاصل ہووے اور نجاست
دوئی کو قلب اور قالب سے دور کری اور کسوت یگانگی پہنی
اور سراپردہ محبت مین آوی تا محرم راز محبوب کا ہووے
اور شراب کشتی محبت مین ہمیشہ بسکر مجاہدہ حق تعالی مخمور
ہووی اور افعال و اقوال اور احوال و حرکات و سکنات
اور خورو پوشش اور خواب و بیداری اور سب حال مین مع اللہ
ہووے جیسا کہ فرمایا حق تعالی نے وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا

كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ؕ یعنی خدا تمہارے
ساتھہ ہی سب جگہہ جہان تم ہو اور وہ اعمال تمہارے دیکھتا
ہی — جب یہہ مقام معیت وبصیرت حاصل ہوا ایسے اعمال
نامحمودہ سی خایف اور افعال نامشروعہ سی ہمیشہ ترسان و
لرزان رہی اور جانے کہ اللہ میرے ساتھہ حاضر و ناظر ہی اوس سے
کوئی چیز پوشیدہ نہین اور دایم دریائی قرب "ن" ا
پکڑی کہ وہ فرماتا ہی وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ
الْوَرِيْدِ ؕ یعنی ہم بہت نزدیک ہین طرف بندے کے
شہ رگ سی — اور تالش و تعلق کسی چیز کو اپنی دلمین راہ
نہ دیوی اور صبح وشام بلکہ ہر ساعت وآن ذکر الہی مین
ایسا مستغرق ہووے کہ اپنی خودی فراموش و فنا کری ق
انفاس پاس دار اگر مرد عاقلی ÷ ملک دو کون ملا تو گیرید بیک نفس

اور تمام اعضا اور جوارح کو یاد خدا میں ایسا مشغول رکھے
کہ ہر بن مو زبان ہووے اور ذاکر و مذکور ایک ہو جاوین
دوئی درمیان سی اوٹھہ جاوے **بیت** من تو شدم تو من
شدی من تن شدم تو جان شدی ٭ تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو
دیگری — اور سالک کو چاہیئی معلوم کرنا کہ طالب کو کہتی ہین
پس معنی طالب کے دو ہین ایک تو مستغنی دنیا اور ما فیہا سے
اور دوسری مستغنی اپنی ذات سی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے اَلدُّنْیَا حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الْاٰخِرَۃِ وَالْاٰخِرَۃُ
حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا وَھُمَا حَرَامَانِ عَلٰی اَھْلِ
اللہ یعنی طلب دنیا حرام ہی اوپر اہل آخرت کی اور حسن و
خوبی آخرت کی حرام ہی اہل دنیا پر اور دنیا اور آخرت
دونو حرام ہین اہل اللہ پر — اور سالک کو چاہیی کہ دل اپنا
با نوار معرفت حق روشن کری اور بینائی ایسی مشاہدہ

حق مین جانے اور معلوم کرے کہ مشاہدہ کیا ہے اَلْمُشَاهَدَةُ
رُؤيَةُ المَحبُوبِ فِي الحِجَابِ یعنی مشاہدہ دیکھنا محبوب کا
پردہ مین ـــ اور جانے کہ زہد کیا ہے ترک دنیا اور بے رغبتی دنیا
سے جیسا کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تَرْكُ الدُّنْيَا
رَأسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ یعنی بیزار
اور بے رغبتی اور چھوڑنا دنیا کا سر ہے ہر عبادت کا اور الفت
و محبت اور دل بستگی و لگاؤ ساتھ دنیا کے سر ہے ہر نافرمانی
و بیراہی کا **بیت** آنانکہ ہر دو کون بیک جو نمی خرند: آنہا
دم از محبت دنیا کجا زنند **فرد** گر طالب ای مطلب بیچ راہ دین
کز یافتن مات بکف حیلہ مراد آت : اور سالک کو لازم ہے
موجودات مین دل اپنا بینا اور روشن کرے اور
کسی موجود کا وجود نہ دیکھے اور جانے کہ سوا ذات
الوجود موجود نہین اس لئے کہ تمام مخلو

واجب الوجود کے ہین اور سب ساتہہ اوسکے قایم ہین واجب
الوجود حق سبحانہ ہی سوا اوسکے جایز الوجود اور ممکن الوجود
ہین اسواسطے کہ ذات باری عز اسمہ کو ابتدا اور انتہا نہین ہمیشہ
تہا اور ہمیشہ ہووے اور تمام منظورات جایز الوجود ہین ابتدا
اور انتہا رکہین اور ہمیشہ موجود نہین اور کل معلومات کو ممکن
الوجود کہین اسلیئے کہ عالم مین معلوم ہین اور شریک باری کو
ممتنع الوجود کہین اسلیئے کہ حق تعالی لا شریک اور لامثال
ہی اور سالک کو چاہیئے کہ اوقات مع اللہ صرف کری اور
دنیا کو اپنی دلمین خوار و بی اعتبار اور تلخ گردانے اور زبان
ذکر غیر اللہ سی پاک اور روحکو ساتہہ حق سبحانہ کے مانوس کری
توساتہہ مقام محبوبیت کے پہنچے جیسا کہ فرمایا حق تعالی نے فَاذْکُرُونِی
اَذْکُرْکُم یعنی تم مجھے یاد کرو مین تمہین یاد کرون — اور طالب
کو یہہ ہی معلوم کرنا ضرور ہی کہ موجود اصلی ہرگز معدوم اور

نیست نہووی اور معدوم اصلی ہرگز موجود نہووی اَلْمَوْجُوْدُ
مَوْجُوْدًا دَائِمًا لَافَنَاءَ لَہٗ اَبَدًا وَالْمَعْدُوْمُ مَعْدُوْمٌ
دَائِمًا لَابَقَاءَ لَہٗ اَبَدًا اور اوپر قسمت و ارادت ازلی کے
سرور و حزن اور صحت و مرض اور تنگی و فراخی سے قانع اور
شاکر ہووے جان ای عزیز کہ اکل و شرب سالک کا تین طرح ہے
اول اکل شریعت ہی کہ کہا کر یاد الٰہی اور طاعت معبود
حقیقی بجا لاوے جیسا کہ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی فرماتے
ہین **بیت** خوردن برای زیستن و ذکر کردن است : تو معتقد
کہ زیستن از بہر خوردن است : دوسرا اکل طریقت کہ اپنی ذات
مین اکل و شرب کو حق سی مشاہدہ کری اسواسطے کہ وجود ہر
چیز کا ممکن نہین مگر بحق تعالی تیسرا اکل حقیقت کہ اکل و ماکول
کو ایک جانے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَنَا مِنْ نُوْرِ
اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُوْرِیْ یعنی مین نور خدا سی ہون اور

سب مومن میری نور سی **بیت** رقصان شوہمی ای طالب گرید دل
رحمانی ؛ جو یابی ہر کہ ہستی میدان کہ عین آنی ؛ اور مومن او
پانچ نشان ہین مرض دایم اور حزن دایم اور صوم دایم اور بسط
الیدین یعنی دعا بجناب کبریا اور ذکر موت ہمیشہ اور مومن اوسے
کہین کہ کسی مخلوق کو ناحق ستاتہہ نتہہ اور زبان اپنی سکے ایذا رسانی
نکرے **بیت** مباش در پی آزار ہر چہ خواہی کن ؛ کہ در طریقت ما
غیر ازین گناہی نیست ؛ اور نماز کہ معراج ہی مومن کی طریق اوسکے
ادا کا یہہ ہی کہ دنیا سی وضو کری یعنی ہاتہہ دہووی اور یقین سے
غسل اور دریای فنا مین غوطہ زنی اور نفس اپنی کو قربانی کری
تا بقای ابدی فایز ہووی یہہ ہین معنی الصلوة معراج المومنین
کے اور ماسوی اللہ کو اوپر اپنی حرام کری یہہ ہی تکبیر تحریمہ جسے
تکبیر اولی کہیت اور اشتغال مومن کے تین قسم ہین ایک عبادت
دوسرے عبودیت تیسری محبت پس بعوض عبادت کے حور و قصور

اور نعمتہائے بہشتی حاصل ہووین اور بعوض عبودیت کے قرب

درجات اور بعوض محبت کی قرب ذاتی پس مومن کو چاہیے

کہ بہمہ حال طالب ذات ہووے **فصل** مراقبہ دو قسم ہی

نظری او قلبی نظری یہہ کہ حق کو ناظر اور بینا جانی اَلْعِبَادَةُ

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ

هُوَ الْبَصِيْرُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ

وَمَا يَخْفٰى يعنی حق عبادت کا یہہ ہی کہ عبادت کری حق اکے

گویا کہ خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہی پس اگر یہہ مقام رویت حاصل

نہو سمجھی کہ حق تعالیٰ اوسی دیکھتا ہی کہ وہ بینا ہی تمام حرکات

و سکنات اور احوال و اقوال اور افعال عباد پر ظاہر

اور پوشیدہ اور مراقبہ قلبی وہ کہ قلب کو خطرات اور

خیالات سی خالی رکھی کہ مقام ہی حق عز اسمہ کا اور رضائے

حق سبحانہ کو موقوف و منحصر اتباع و پیروی حضرت سید الابرار

مین جانے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِی یعنی اگر تمہین
محبت الہی و خوشنودی خدا منظور اور مطلوب ہی تو میرا اتباع
کرو **بیت** محال است سعدی کہ راہ صفا ؛ توان رفت جز
در پی مصطفے ؛ اور سالک راہ خدا کو ضرور ہی کہ دایم ذاکر ہووے
کہ ذکر وہ باہر آنا ہی ذکر ما سوی اللہ سی اَلذِّکْرُ ھُوَ الْخُرُوْجُ
عَنْ ذِکْرِ مَا سِوَی اللّٰہِ اور یہانتک ذکر خدا کری کہ فراموشی
غیر اللہ سی میسر آوی وَاذْکُرْ رَّبَّکَ حَتّٰی نَسِیْتَ نَفْسَکَ
اور گناہون گذشتہ سی توبہ کرے کہ تائب بعد توبہ ماخوذ
و معتوب نہین اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ
پس بعد توبہ کرو معصیت کی نہ بھری اور اگر احیانا باغوای
شیطانی اور وسوسہ نفسانی مرتکب معصیت ہووے پھر توبہ
کرتی اور نادم ہووے **نظم** باز آباز آ ہر انچہ کردی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ ؛ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست

صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ؛ اوسوقت ساتھہ طہارت
ہفت اندام اپنی کے کہ دست و پا و گوش و چشم ہین
سعی کرے جو بعنایت آلہی اور توفیق نامتناہی اوسیپر
قادر ہووے استقامت دستگیری فرماوے پس تقصیرات
اور معاصی سی خلاص و نجات پاوے اور تمام اقوال افعال
واحوال کہ اوسسے صادر ہووین حسنات شمار کی جاوین
تو بۂ زبان یہہ ہی کہ غیبت نکری اور توبہ دست یہہ کہ ایذا
رسانی کسیکو نکرے اور اخذ مال حرام سی مجتنب جانبہ ...
لکھتی ہین بیت میاش درپی آزار ہرچہ خواہی کن ؛
کہ در طریقت ما غیر ازین گناہی نیست ؛ مگر بحکم شرعی اجرای
حدود و قصاص اور دیت و تعزیر وغیرہ مین مداہنت
اور سستی نکری کہ اسی ایذا انہین کہتی بلکہ احیا اور ابقا ...
ابی حکم شرع آب خوردن خطاست ؛ اگر خون بفتوی بریزی روا

اور توبۂ پا یہہ کہ محافل و مجالس لہو ولعب میں جا نہ ہووے
اور توبۂ گوش وہ کہ ایذا و تکلیف کسیکی نہ سنی اور حتی
الامکان ازالہ و رفع اوسکے مین کوشش کرے فرد
بگوشش رضا مشنو ایذای کس * وگر گفتہ آید بگوشش برس
اور توبۂ چشم یہہ کہ بمحرمات شرعی نظر شہوانی نکری بس
جوکہ بید رقۂ توفیق ایزدی اور عنایت بارقہ سرمدی اس
راہ پر ثابت و قایم ہووے صغایر و کبایر اور تقصیرات سے
یکسو اور مایل و راغب بجنات اور بجانب مقام علیین
پرواز کرے اتنابہ یہہ الی امور روزی ہووے اور انابت یہہ
کہ بہر حال ظاہرا اور باطنا اپنی نیت منظور و مقدور اور
معمور و مرزوق حق جانے تا خود بینی اور خودی اپنی سے
خلاص اور رہائی پاوے اور مقام فنا حاصل کرے
اور لئی کہ خود بینی خدا بین نہین ہوتا قطعہ عیب است بزرگ

برکشیدن خود را ٭ در جملهٔ خلق برگزیدن خود را ٭ از مرد ملک

دیده بباید آموخت ٭ دیدن همه کس را و ندیدن همه کس را ٭

جب کہ سالک و طالب مقام فنا مین پہونچا حق تعالی شانہ

کرم اپنی کے عنایت فرماوے اور سالک کو ضرور ہی کہ

دنیا سی بی نیازی اور بی رغبتی پیدا کری کہ یہہ مقام ہی

ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا جو اونہین منجنیق مین رکھکر

آگ مین ڈالا جبرئیل علیہ السلام بحکم ملک العلام آئی اور

کہا یا ابراھیم ھَلْ لَکَ اِلَیَّ حَاجَۃٌ یعنی کچھہ تجھی مجھسے

حاجت یاری اور مددگاری کی ہی کہا اما الیک فلا

تیری طرف پروا نہین جبرئیل نے کہا سوال کر اپنی پروردگار

سی کہا حَسْبِیْ سُؤَالِیْ عِلْمُہٗ بِحَالِیْ یعنی وہ ناگفتہ

جانتا ہی اور نا طلبیدہ دیتا ہی اور مین بندہ ہون مجھی طلب

اور خواستگاری سی کیا غرض پس حکم پہونچا یا نارُ

کُونِی بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ ط یعنے ہمنی کہا آتش کو
تو ہوجا خنکی اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام پر۔ پس کمال بی نیازی
کہ عجز و نیاز مین حاصل ہوتی ہی یہہ ہی ای عزیز مرتبہ مومن کا یہہ ہی
کہ انیس الرحمن اور خواص الرحمن لقب اوسکا ہی ایسا مومن کہ
شہوات و لذات دنیا مذاق دل اوسکے پر مزہ اور تلخ ہووے
جنت خود اوسکی طالب ہی وہ طالب جنت نہین **فصل**
اہل توحید کہتی ہین موجودات دو قسم ہین عالم صورت اور
عالم معنی عالم صورت تمام ظاہر ہی اور عالم معنی تمام باطن
اور پوشیدہ لیکن بعض اوس سے بدیدہ ظاہر دیکھا جاتا ہی
جیسی ملکی اور بعض بدیدہ باطن جیسا ملکوتی اور معنی موجود
اور یافتہ نہین ہوتے مگر بضمن صورت پس ظاہر و باطن سبب ظہور
اوسکی صورت کا ہی کہ اوسنی صورت اپنی بظاہر نمود ارسکے
ایسا ہی استفادہ ہوتا ہی اس رباعی سے **رباعی** ہر نقش کہ بر صفحہٴ ہستی پیدا ست

او صورت آنکس است کان نقش آراست ۞ دریائی کہن چو میزند موجی نو

موجش خوانند در حقیقت دریاست ۞ قول ہی موحدین کا کہ [illegible]

نے بصور متکاثرہ و متنوعہ اور بکسوات متضادہ نمود و ظہور

کیا ہی کہیں بصورت لیلی و مجنون اور وامق و عذرا کے

ظہور کیا ہی وہی ہی کہ بچشم مجنون اپنی جمال پہ لیلی مین نظارہ

کرکے اپنی تئین دوست رکہتا ہی پس جسکو کہ انسان دوست

رکہی اور اوسکی طرف متوجہ ہووی وہی ہی اگرچہ دیکہنی والا

نجانی نظم ز دریا موج گوناگون برآمد ۞ زبیچونی برنگ چون برآمد

گہی در کسوت لیلا فرو شد ۞ گہی در صورت مجنون برآمد

بہر حال نظر مجنون کی حسن لیلی پر نظر ہی سر جمال کہ بجز اوس

جمال کے سب قبیح ہی اگرچہ مجنون نجانی کہ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ

یُحِبُّ الْجَمَالَ اللہ جمیل ہی دوست رکہتا ہی جمال کو اور اوسکے

غیر کو حقیقت مین ظہور اور بود نہین پس جمال کیونکر ہووے ریا

یار بی ارم کہ جسم و جان صورت اوست ٭ چہ جسم و جان ہمہ بہار ز صورت اوست
ہر معنی خوب و صورت پاکیزہ ٭ کاندر نظر تو آید آن صورت اوست
وہی معنی ہین کہ بزبان موسیٰ علیہ السلام آبرنی کہا او خطاب
لَنْ تَرَانِی بہی اوسی سے تہا اور بزبان درخت اِنِّی اَنَا اللّٰہُ
کہا موسیٰ علیہ السلام نے وہی سنا **بیت** چون بالش حد
ہزاران روی دارد ٭ بود در ہر ذرہ دیدار دگر ٭ اوسکی تجلیات
کو حد و نہایت نہین ہر عاشق اوسی سے ایک نشان اور ہر عارف
اوس سے ایک عبارت اور ہر محقق اوس سے ایک اشارت
اور فرماتا ہی لیکن اطلاع اور وقوف اوپر اس سر کے اوسی
دیوین جو بدل رسیدہ ہوا اور خط اوسکے دل کا اس تجربے
ہووے جیسیکہ گرسنہ کو تقاضای دائمی اوپر اطعمہ کے ہووے
اور دل اوسکا مایل اوسطرف ایک بزرگ نی فرمایا ہی محبت
و معرفت تام ہی اوس دوستی کا کہ عیش و غذا عارف کی

وہی ہووے اور خورش و خواب اور بود و گفتار اوسکی ساتہہ
خیال اوسکے ہووے اور تمام حرکات و سکنات اوسکی بغیر حق
سبحانہ کے ہنووین وہ اہل دل ہی اور وہ کہ کاہی دل اوسکا
بحضرت محبوب متوجہ اور کبہی اور طرف وہ مثل آہوو حشی کے
ہی کہ صحرا سی اوسی گرفتار کرکے گہر مین لاوین لیکن وہ ہی
ارادہ رکہتا ہی کہ بوقت رہائی اوسیطرف جاوے ایسی شخص
کو اہل دل نہین کہتی بلکہ وہ اہل نفس ہے صوفی نہین متصوف
کہ بتکلف صوفی بنتا ہی حقیقت مین صوفی نہین صوفی اوسے
کہین جو نمک زار حقیقت مین گرکے نمک ہوجاوے مصرع
درکان نمک ہر کہ فرو رفت نمک شد ؛ عوام گاو خر ہین اور
صوفی باجز تمام متصوف راہ رو ہین اور تمام صوفی و اصلان حق
فرد تاکی ای عطار زین حرف مجاز ؛ بر سر اسرار توحید آی باز
جو ایک نور محیط ہی ساتہہ صور تونکے اوسی کا نام نور مطلق ہے

اور توحید مطلق وہ ہی کہ کوئی چیز کسی چیز سی اور کوئی کام کسی کام سی اور کوئی راہ کسی راہ سی اور کوئی صحبت کسی صحبت سی جدا نکرسے اور اعراض ایک چیز سی اور توجہ طرف چیز دوسری کے نہ لاوے جبکہ ایک سی اعراض اور دوسرے طرف توجہ اختیار کری توحید مطلق سے باز رہی مسلمان حقیقی وہی ہے جو کہ بتوحید مطلق پہنچا اور دوئی اور غیریت سی رہائی پائی اور جوکہ توحید مقید مجازی مین رہا مسلمان مجازی ہی نہ حقیقی

نظم

آفتابی در ہزاران آبگینہ تافتہ ∴ پس برنگی ہر یکی تابی عیان انداختہ

جملہ یک نور است لیکن رنگہای مختلف ∴ اختلافی درمیان این و آن انداختہ

جسپر یہہ دروازہ توحید کہولا اضافات من و تو اوس سے ساقط ہوئین اور نسبت ازان من و ازان تو دور آوردہ ہشتہ ہزار حجاب نور و ظلمت سی کہ روبرو سالک کے ہین اون سبکو ایک ... من مین بیان کرتا ہون اور راہ صد سالہ کو ایک سا عت

مین طی کرتا ہون گوشش کر کہہ کہ وہ سب غفلت ہی سالک کی
محبوب سے بیت چیست دنیا از خدا غافل بُدان نے قماش و نقرہ و فرزند و زن ٭ جبتک غفلت قایم ہی ضاف
حجاب ہی اور وہ جو ہمنی کہا تہا کہ حجاب دو قسم ہین
نورانی اور ظلمانی پس نورانی صوم و صلوٰۃ اور تلاوت
قرآن وغیرہ ہین عبادات سے کہ لذت اونکی دیدار محبوب اور
یاد آوری اوسکی سی باز رکہی یہہ سب حجاب ہین نورانی
اور حجاب ظلمانی تمام مشغولی ہی بہوا نفس اور جب ہم
کہہ چکے کہ سب ایک نور ہی پس حجاب نور و ظلمت کہنا
کچھہ معنی نرکہی جان کہ سب ایک نور ہی لیکن جبتک
سالک اوس نور سی غافل نہین حجاب نہین جبکہ غافل
ہوا حجاب درمیان آیا اور محجوب ہوا حجاب سے باہر آنا
ضرور ہی اور حجاب سالک کا اور معصیت ہمیشہ غافل ہونا

محبوب حقیقی سے اور اگر کوئی کہی غیر کہان ہی حجاب محبوب کی
اور نہین سزاوار کہ غیر حجاب اوسکا ہووے اسلیئے کہ حجاب
سزاوار ہی محدود کو جو سب ایک نور ہی اوسکو حد اور
نہایت نہین لیس جو کہ موجود ہی عالم مین خواہ صورت خواہ
معنی سب صورت اوسکی ہی [illegible] مقید بصورت نہین
پس تو یہ سالک کی غفلت سی [illegible] طے ہی تا قید دوی سے

یا ہر آدمی اور توحید مطلق مین	[illegible] ہووے بیت حجاب
روئیتو ہم روی تست در ہمہ جا	[illegible] قی از ہمہ عالم زلیس
پیدا ہی پنجبکہ پردہ پندار غیر کا	[illegible] بحرای دل سالک کے
آیا دوی پیدا ہوئی اور جو	[illegible] دکہا یا جیسا کہ کہا ہے
فرد دوی را نیست رہ و جا	[illegible] ہعالم توی و قدرت تو
جو پندار غیر اور دوی پیدا	[illegible] ا سے اوٹہی دل اوسکا
بزنا [illegible] یہ مقولہ کہی فر	[illegible] ت ہتو بودم ہمید انستم

شب با تو غنودم و ندیدا نستم ❁ ظن بردہ بودم بخود کہ من بودم

نی جملہ تو بودی ندیدانستم **فصل** بیان عالم مین عالم

عبارت ہی ملک و ملکوت اور جبروت سی ملک عبارت ہے

موجودات حسی سے اور ملکوت مراد ہی موجودات عقلی سے

اور جبروت غرض ہی جوہر اول سی اور یہہ جوہر اول کہ

مسمی ہی بجبروت ملک اور ملکوت کو بمنزلہ حب یعنی دانہ

اور نطفہ کے ہی پس عالم لاہوت کہ عبارت ہی ذات

محض سے قابلیت شب اشیار کہتا تہا وقتی کہ شاہد لاہوتی

متلبس بلباس جبروتی ہوا اور دریای قوہ سی اوپر صحرا

فعل کے آیا اور متلون بلون جبروتی ہوا نام اوسکے سنے

وجود پایا اور بصفت وجود موصوف ہوا اور بجوہر اول

موسوم اور اصطلاح مین اوسنی احمد اور ابو الارواح

نام پایا انا احمد فی السماء وفی الارض محمد

یعنی نام میرا آسمان مین احمد اور زمین مین محمد ہی پس جو چیز
کہ تھی اور ہی اور ہوگی اس جوہر اول مین موجود تھی لیکن
امتیاز اور علاحدگی اوسمین حاصل نہ تھی استعداد سب
چیز کا اوسمین موجود تھا مثل ہیولی کے بقول حکما اور تھیہ جوہر
اول بسیط ہی اور مالامال جود منزہ ہی حد و نہایت اور
غایت سی پس یہہ جوہر اول شگافتہ ہوکر دو شاخ ہوا ایک
شاخ اوسکی بدایت عالم ارواح ہوئی اور دوسری بدایت
عالم اجسام اور دو طرح پر ظہور و تجلی کیا تجلی لطیف اور
تجلی کثیف ایک شاخ لطیف رہی اور دوسری کثیف
ہوئی اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَا
هُمَا یعنی آسمان و زمین اسمین پیوستہ تھی ہمنی اون دونو کو
جدا کیا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیًّا اور کی ہمنی پانی
سی ہر چیز زندہ — اور نام اوسکا آب رکھا کہ وہ اصل

مین لطافت رکہتا ہی پس او سنی بمقلوبیت ظہور کر کے
ام نام اپنا رکہا کہ ام مقلوب ہی ما کا اور سر عندہٗ ام الکتاب
کا یہی ہی پس اصل مین ام اور ما ایک ہین موسوم ساتہہ
دو اسم کے پس جبکہ سالک نے جوہر اول پہچانا اور رتق
و فتق سی خبردار ہوا اب معلوم کرنا چاہیی کہ وہ جوہر
نا شگافتہ جبتک کہ متصف بدو صفت ہوا تہا او بمثابہ
ایک شی کے تہا دوات تہی جو شگافتہ اور جدا ہوا قلم نام
پایا ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ نون عبارت ہی اتہاد
فتق سی اور ما یسطرون بیان ہی اقلام اربع کا یعنی جو جوہر
اول شگافتہ ہو کر دو شاخ ہوا ایک شاخ اوسکی سی چار
دواتین نمودار ہوئین یعنی کیفیات اربعہ حرارت و برودت
اور رطوبت و یبوست اور دوسری شاخ سی اقلام اربعہ
یعنی عناصر اربعہ آتش و آب خاک و باد پیدا ہوئی اور

ہیں اقلام اربعہ اون چار دوات سے کتابت مین آئی اور
افعال کہ کلمات اسمیہ ہین مکتوب ہونا شروع کیا او سوقت
کتابت سے آج تک ایک کلمہ مکرر نہین لکہا اور نہ لکہین گے
لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمٰتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ
قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّي یعنی اگر ہوتا دریا سیاہی
واسطے کتابت کلمات میری رب کے البتہ آخر ہو جاتا دریا
پہلے آخر ہونے کلمات پروردگار میرے کے ۔ پس وہ شاخ اوپر
حیات اپنی نک رہی اوسی ہمنی طبایع اربع کہا اور شاخ
دوسری کہ بکسافت آمیختہ و پیوستہ ہوئی اوسی ہمنی عناصر
اربعہ کہا پس مفردات عالم سوای ان آٹھ کے نہین اور
اون دو شاخ کو گاہی آسمان و زمین اور گاہی دنیا و آخرت
اور گاہی غیب و شہادت اور گاہی خلق و امر اور گاہی
شیطان و محمد اور گاہی آدم و حوا اور گاہی بہشت و

دوزخ اور گاہی ملک و ملکوت اور گاہی روح و بدن اور

گاہی عبودیت و ربوبیت اور گاہی ظاہر و باطن اور گاہی

نور و ظلمت اور گاہی طبایع و عناصر اور گاہی عقل و عشق

اور گاہی جلال و جمال اور گاہی حق و باطل کہین پس

اوس شاخ نی کہ بصورت عنصر ظہور کیا اور طبیعت و خاصیت

اوسکی پیدا کی میل اوسکی اور کشش بالکل بجانب اسفل ہی

اور دعوت الی النار وہ نامرضی و ناپسندیدہ ہی پس اگر

سالک مین ظہور صفات شاخ طبعی مغلوب ہووے اور صفات

شاخ عنصری غالب وہ سالک براہ شیطانی و کافری گاہی

کہ عبودیت کو ربوبیت پر غلبہ دیتا ہی اور عبودیت کو

وقایہ ربوبیت کرتا ہی اور اگر سالک مین ظہور شاخ

طبعی غالب اور صفات شاخ عنصری مغلوب ہیہ شخص

ملک و مومن ہی کہ عبودیت کو مقہور ربوبیت کرتا ہی

اور ربوبیت کو وقایۂ عبودیت پس سلطان عشق جب تک
خلوتخانہ وحدت و فردیت کان اللہ ولم یکن معہ شئی
مین یعنی تہا اللہ اور نہ تہی سا تہہ اوسکی کوئی چیز مستور و
پوشیدہ تہا کچہہ نام نہ رکہتا تہا اسلیئے کہ نام بنایر امتیاز
ہوتا ہی جو کہ اوسوقت مین کوئی اور نہ تہا امتیاز کی کیا حاجت
پس اوس عشق نے قبا و کلاہ جبروت آراستہ کرکے ظہور کیا
اوسوقت مسمی باحمد اور جوہر اول ہوا بہر بقبای دیگر مزین
و آراستہ ہوا کہ نصف قدام سی سفید اور نصف خلف سی
سیاہ اور سا تہہ دو نام مختلف کے مسمی ہوا محمد اور ابلیس
آدم و حوا حق و باطل نور و ظلمت بہشت و دوزخ وحدت و
کثرت بیت آن دہانِ پر نمک گر ہیچکس پیدا نبود ؛ خندہ
کردی شوری درجہان انداختی ؛ پس جو کہ افعال مرضیہ و پسندیدہ
ہی جو دمین آیا ہی وہ نسبت بہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی اور

جوکہ نامرضی وناپسندیدہ سی ظہور مین آتا ہی وہ منسوب
بشیطان ہی پس ظہور دونو مراتب کا مرضی اور نامرضی
سی باعتبار، باعتبار توحید سب کمال ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا مثل موم کہ اگر اوسی باشکال مختلفہ اور انواع متنوعہ لاکہہ
صورت بناوی اصل موم ہی اور یہہ شیوہ کمال اوسکا ہے
لیکن افسوس علامت دیکھنی موم کے وہ ہووے کہ بجرد دیدار
موم دل مثل موم گداختہ ہووے پس جو دیکھنے والی سنے
دل اپنا مثل موم کیا چشم اوسکی چشم عشق اور حق بین
ہوی اور یہہ چشم غیر پر نہین پڑتی **فصل** نصیحت
اور اصطلاحات سلوک مین ای عزیز بنا، درویشی چند چیز
پر ہی تقوی توکل کم کہانا کم بولنا اور کم آمیزش بخلق اور
انقطاع اہل خلق سی اور رفع خطرات اور حضور قلب واخلاص
اور انکسار وتعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کشادہ روئی تنگی و فراخی میں
اور مدح و ذم کو ایک جا تنا چاہئے برابر ہونا اور اپنی تئیں سب
خلق سے کمتر شمار کرنا اور سب پر نیک گمان رکھنا جیسا حضرت شیخ
سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا **ابیات** مرا پیر دانای مرشد شہاب
دو اندرز فرمود بر روی آب ۞ یکی آنکہ بر خویش خود بین مباش
دویم آنکہ بر غیر بد بین مباش ۞ طریقت جز این نیست درویش را
کہ افتادہ دارد تن خویش را ۞ بلندیت باید تواضع گزین
کہ این بام را نیست سلم جز این ۞ اور کسی چیز پر طعن و حقارت کرنا نہ چاہیے
سب مظہر الٰہی ہیں اور بد مطلق پیدائش میں نہیں اگر کسی جگہہ ضار
ہی دوسری جگہہ نافع ہی **بیت** زشت در مرتبہ خویش نزیبا کم نیست
ہر چہ بینی بجہان حسن خدائی دارد ۞ تجلی ایک ہی اور اختلافات
بحسب استعداد **بیت** باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ۞ اور اصطلاحات سے درستی نیست ہے

جو نیت درست ہوئی سب کام ساختہ اور آراستہ ہونگے

اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ نِیَّتُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ شرعمین

مواخذہ افعال ہی اور طریقت مین خطرا ور نیت پر بیت

بر آستانہ میخانہ گر سری بینی ❊ مزن بپای کہ معلوم نیست نیت او

اور اصطلاحات اہل سلوک سی توبہ ہی اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ

کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ یعنے توبہ کنندہ گناہ سی ایسا ہی گویا کہ اوسنے

کبہی گناہ نہین کیا جو توبہ کری پس ہرگز گرد معصیت کے نہ پہرے

اور گناہ کو بعد از توبہ ایسا دشمن جانے کہ پیش از توبہ دوست

رکہتا تہا اور منجملہ اصطلاحات سی حال ہی اور حال ایک چیز ہی

کہ دل پر طرب یا حزن یا قبض و بسط سی وارد ہووے اور زائل

ہووی بظہور صفات نفس اور ایک وقت ہی وَہُوَ مَا یَرِدُ عَلَی

النَّفْسِ فَیَسْتَمِرُّ اَکْثَرَ مِنَ الْحَالِ وَلَنْ یَّبْلُغَ حَدَّ الْمَقَامِ پس

بعض کے نزدیک حال و وقت دونو ایک ہین اور مقام متباین

اور بعض کے نزدیک حال وہ ہی کہ وارد ہووی اور شتاب
تر زایل ہووے خواہ مثل اوسکے دلپر طاری ہو یا ہنو اور وقت
وہ ہی کہ استمرار و استقرار اوسکا اکثر حال سے ہو اور سریع
الزوال ہووے اور مقام وہ ہی کہ مستقر و ثابت ہو اور
زوال نہ قبول کری پس بحسب اس تقدیر کے حال اول مرتبہ ہے
اور وقت اوسط اور مقام نہایت اوسکے مثلاً اگر باطن
سالک کے ارادہ مراقبہ یا محاسبہ یا انابت وغیرہ منبعث ہووے
پس بجہت غلبہ نفس زایل ہووے نام اوسکا حال ہی اور اگر
پھر عود کری اور استقرار بعد ازان زایل ہووے اوسکو وقت
کہین اور جو مرتبہ ثبوت و استدامت پہنچی اوسی مقام کہین
اور ایک اصطلاحات اہل سلوک سی وجد ہی اَلْوَجْدُ مَا یَرِدُ
عَلَی الْقَلْبِ بِلَا تَکَلُّفٍ اور تواجد ہی اَلتَّوَاجُدُ اِسْتِدْعَاءُ
الْوَجْدِ عَنْ نَفْسِہٖ لَیْسَ لِصَاحِبِہٖ کَمَالُ الْوَجْدِ وجد

نام حالت بی تکلفہ کا ہی اور تواجد حالت متکلفہ ہی اور فرق
اس حال اور اوس حال مین بہت ہی اور ایک قبض و بسط ہی و ہما
حالان یشبہان الخوف والرجاء یعنے قبض و بسط منتہی کے
واسطے بمنزلہ خوف و رجا کے ہی مبتدی کے لئے اور اونہین اصطلاحات
سی علم الیقین و عین الیقین اور حق الیقین ہی پس علم الیقین
بنظر و استدلال حاصل ہووے اور عین الیقین بطریق کشف
و نوال اور حق الیقین براہ انفصال لوث ضلال سے
اور لکھا ہی کہ علم الیقین حصہ ہی اولیا کا اور عین الیقین بہرہ
خواص اولیا کا اور حق الیقین خط انبیا کا قول ہی جناب
ولایت کرم اللہ وجہہ کا لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا
کہ بعد انکشاف حجاب زیادتی ہووی یقین مین جسقدر کہ اول شناخت
حاصل ہی اوسمین افزونی ہووے اور محاضرہ و مشاہدہ
و مکاشفہ ہی اصطلاحات اہل سلوک سی ہی محاضرہ حق ہی ارباب

تلوین اور اہل علم الیقین کا اور مشاہدہ حق اصحاب تمکین اور
اہل حق الیقین کا اور مکاشفہ ایک امر ہی درمیان ارباب تلوین
اور اصحاب تمکین اور اہل عین الیقین کے اور منجملہ اصطلاحات
اس طریق سی ہیبت و انس ہی اور وہ دونو مشابہت رکھتی
ہین ساتھہ قبض و بسط کے اور لوایح و لوامع اور طوالع بہی
اصطلاحات اہل سلوک سی ہین پس لوایح مانند برق ظاہر ہوکر
جلد مختفی و پوشیدہ ہوتے ہین اور لوامع ظاہر ہین لوایح سے
اور نہین اوسی زوال ساتھہ اس سرعت و شتابی کے اور طوالع
باقی و ثابت رہتی ہین اور بعضی کہتے ہین کہ طوارق و بوارق اور
لوادی و طوالع اور لوامع و لوایح الفاظ متقاربۃ المعنی ہین
مبادی نوال اور اونکے مقدمات سی اور غیب و حضور بہی اہل
ہنر ابتہین اصطلاحات ہین فالغیب ان تغیب القلب
عن احوال الدنیا غیب اعراض و روپوشی ہی قلب کی احوال

دنیاسی والحضور انیحضر باحوال العقبیٰ اور حضور حضوری

احوال عقبی کی اور بعض کہتی ہین غیب بمرتبہ سکر ہی اور حضور

بمثابہ صحو و ہوشیاری اور محو و اثبات اور بقا و فنا اور صحو

و سکر اور جمع و تفرقہ اور تلوین و تمکین یہہ سب اصطلاحات ہین

طریق سلوک کی محو نام ہی ازالہ اوصاف عبادت کا اور اثبات

اسم ہی اقامت احکام عبادت کا اور فنا سقوط ہی اوصاف

مذمومہ کا اور بقا ثبوت نعوت محمودہ کا اور فنا چند قسم ہی تفصیل

اوسکی انشا اللہ تعالی آیندہ بیان ہوگی اور سکر غلبہ ہی سلطان

حال کا اور صحو عود طرف ترتیب افعال کے سکر حصہ ہی ارباب

قلوب کا اور صحو بہرہ مکاشفین بحقایق الغیوب اور جمع مراد ہے

فنا بندہ کی اپنی ذات سی اور دیکہنا تمام اشیا کا مبدا اور

الی اللہ و من اللہ اور تفرقہ نظر کرنا طرف کون کے اور تلوین

صفت ہی ارباب احوال کی اور تمکین صفت اصحاب حقایق کی

سالک جب تک طی مقامات مین ہی اوسی صاحب تلوین کہین
پس جب طی مقامات کر کے بمقصود خود قرار پکڑا اوسوقت اوسی
صاحب تمکین کہین جانا چاہیئی سالک جبتک راہ معرفت سلوک
رکہتا ہی اور امیدوار ہی کمال کا نام اوسکے اصطلاح علم سلوک مین
تین ہین سالک واقف و راجع سالک وہ کہ دایم راہ سلوک
طی کرے اگر اس کار مین توقف و تاخیر بعمل آوے اوسی واقف
کہین اور اگر شتاب اوسی ترک نکری اور نہ یا نابت مقرون
خوف و اندیشہ ہی کہ راجع ہووے اور لغزش اس راہ کی سات
قسم ہی اعراض و حجاب و تفاصل و سلب مزید اور سلب قدیم اور
تسلی و عداوت مثلاً اگر عاشق و معشوق کہ مستغرق بین بحر
محبت مین عاشق سی کوئی چیز ناپسندیدہ و نامرغوب معشوق کے
ظہور مین آوی اگر فوراً بمعذرت اوسکے مشغول ہوا نام اوسکا
تو اعتراض ہی او اگر اوس خطا پر اصرار کری نام اوسکا حجاب ہی اور اگر

اوس سے بہی نادم و مستغفر نہووی وہ تفاصل ہی کہ انجام کار سلب
مزید منجر ہووے کہ ذوق طاعت وعبادت اوس سے سلب کرین اور
اگر اوس سے بہی نادم و مستغفر نہووی سلب قدیم آزمایش کرین اور
تسلی وہ ہی کہ دل معشوق کا جدای عاشق مین قرار پذیر ہو اور اگر
اس سی بہی مستغفر نہوا تسلی منجر بعداوت ہووے پناہ خدا کی اوس سے
ای عزیز معرفت ذات و صفات و افعال ہر ذرہ مین ذرات عالم
معیت حق موجود ہی اور اکثر آیات فرقانی اوس پر دال ہین وَھُوَ
مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ یعنے وہ تمہارے ساتہہ ہی جہان تم ہو ہر فعل
وصف کو کہ عالم مین دیکہی جانے کہ فاعل حقیقی وہ ہی اور مضمون
اس حدیث کا کہ کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَّعَہٗ شَیْءٌ یعنی اللہ تہا اور
نہتی اوسکے ساتہہ کوئی چیز اب عارف کامل پر بہی ہویدا ہی جب
مقام احدیت مین تہا وقتی کہ تجلی ذاتی عارف پر متجلی ہو وقت
ایسا سمجہی کہ خدا واحد ہی تعدد و کثرت کو اوسمین دخل نہین اور

ہر شی کی وحدت ہی اور کثرت بحسب ظاہر قادح وحدت نہین

جیسا کہ مثلاً زید کے لئی ہونا دست و پا اور سر و گوش و بینی و چشم

اور قوای ظاہری و باطنی کا کہ حد و شمار مین نہین آتے سب مل کر

شی واحد کا نام زید مقرر ہوا اور ہونا اس کثرت کا سبب تکثر زید

نہیں ہوتا بس وقتیکہ یہ معلوم کیا جاے اگر کوئی مثلاً ہاتہہ یا ایک عضو

اوسکے اعضا سی پکڑی اور کہی کہ یہ زید ہی یہ محض غلط و خطا اور

خلاف واقع ہی بسبب اسکے زید نام ہی مجموع کا نہ وہ کہ ہر ایک اون

اجزا و قوی سی زید نہ بس ویسے کوئی عقل کل اور عرش و کرسی یا ہر شی

[illegible] دیکھکر خدا [illegible] ہی یہ [illegible] ال کفر اور زندقہ ہووے اس لیی کہ بحث ہماری

اسمیں [illegible] کہ مجموعہ شی واحد ہی **فرد** تو جان جہان است و جہان جملہ بدن

[illegible] ای عزیز ہی یقین جان کہ تو حجاب ہے

فرد میان [illegible] ؛ تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز

[illegible] فرماتی ہین **فرد** تعلق حجاب است و بیحاصلی

چو پیوند ہا بگسلی واصلی ٭ ای عزیز حجاب دو قسم ہی ظلمانی
اور نورانی حجاب ظلمانی مثل صفات وافعال سیئہ اور حب دنیا وجاہ
اور شیخت ونیک نامی وغیرہ کی پس ہو سکتا ہی رفع اس حجاب کا اور بدل
سیئہ بحسنہ لیکن رفع حجاب نورانی مثل علم وعبادت اور طاعت
وحسنات اور کشف وکرامات وغیرہ کا بہت مشکل ہی العلم حجاب
اللہ الاکبر پس مردوہی کہ ان سب کو خیال مین نلاوی اور سب توفیق الٰہی
اور فضل ایزدی سی جانے اپنی تئین درمیان مین نلاوی اور شمار نکری
کہ فاعل حقیقی وہ ہی اور ابتدا اس راہ کی شریعت سی ہی کہ فرائض
واجبات اور سنن ومستحبات وآداب سب بجا لاوے تمام اسکا طاعت
ہی اور حفاظت تن ولقمہ وجامہ اور جای حرام اور پلیدی وحدث
وجنابت سی یہ ہی طہارت جوارح اور حواس خمسہ کو لوث معصیت
نگاہ رکہی اسی طہارت باطن کہتی ہین اور بجا لانا اوامر اور باز رہنا
نواہی سی یہ شریعت ہی بعد ازان راہ طریقت ہی کہ دل اپنا اخلاق

ذمیمہ مثل حب جاہ و شہوت و حسد و کینہ اور کبر و حرص او ربغض و بخل

وغیرہ سی) پاک کہی اور بصفات حمیدہ مانند صدق و صفا اور حلم

و سخا اور وفا و احسان اور حسن خلق و صدق معاملہ با خلق و خالق

وغیرہ کے آراستہ ہووے اور اسی گردش و تبدیل کہتی ہین اور یہہ ہم

عظیم ہی بغیر اسکے راہ حق یافتہ نہین ہوتی اس کام اور اس راہ

مین خلوت و عزلت چاہیی تا شغل علی الدوام باہتمام تمام میسر آوے

اور خلل بکار واقع نہووے **بیت** سخن باکس مگو الا ضرورت

خلل تا در نیفتد در حضورت ؛ یہہ راہ ہی حقیقت معرفت کی اور

یہہ سر ہی کہ بسینہ عارفان تابان ہوتا ہی اور یہی ہی مطلوب شریعت

و طریقت سی کہ وہ پوست اور یہہ مغز ہی اور صوفی چند قسم ہین

جسکو کہ سالک موافق امر الہی اور سنت نبوی دیکہی اور قول و

فعل اوسکا مطابق و موافق شرع شریف کے ہووے اوسپر اعتقاد

لاوی اور اگر برخلاف اسکی ہو گو صاحب تصرف ہووے معتقد اوسکا

ہونا نچاہیئی کہ وہ منزل مقصود سی مراحل دور ہی **ابیات**

خلافت پیمبر کسی رہ گزید ٭ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ٭ محال است

سعدی کہ راہ صفا ٭ توان رفت جز در پی مصطفی ٭ خرق عادات

کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم سی صادر و واقع ہوان وہ انہیں

معجزہ کہیں اور جو کہ اولیا قدس اللہ اسرارہم سی وارد ہووی اوسکا

نام کرامت ہی اور جو کہ مجاذیب و اطفال یتیم سی سرزد ہو اوسی

معونت کہیں اور جو کہ کفار سی ظاہر ہووی وہ استدراج ہی

اور استدراج پر فریفتہ ہونا نچاہیئی اور کشف اہل اللہ کے نزدیک

زائد حکم خطرات سی نہیں اور کچھہ اعتبار نہیں رکہتی قول ہی **مصرع**

کشف را گفتش ساز و بر سر زن ٭ کہ حجاب عظیم سالک ہر علم

اور خرق عادات ہیں یہی سبب ہی کہ طی مقامات سی باز رہتا ہی

پس جس مقام میں کہ پہنچی استادگی نکری کہ منازل و واردات

نامتناہی ہیں جس جگہہ بند ہوا راہ زیادہ بستہ ہوتا ہی آگہہ

مالک ملک دل ہونا چاہیئی جیسا کہ حضرت شیخ الاسلام خواجہ
عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین بالفرض اگر کوئی
آسمان پر اوڑا مگس ہوا اور اگر پانی پر چلا خس ہوا دل ہاتھہ مین
لانا چاہیئی تا کس ہووی اور بقول اہل حقیقت اور مردان
طریقت دل بھی حجاب ہی حق دانی اور حق شناسی کا مہ ہی
مردونکا آئی عزیز ظہور وجود ہی اور بطون عدم ظاہر نام ہی
وجود کا اور باطن نام عدم کا لیس جو کہ نزدیک محجوبون کے
خلق سی واقع مین حق ہی کر اوسیر محجوبی و مخلوقی ممتنع ہی
واللہ غالب علی امرہ **فصل** بیان ذکر و مراقبہ اور اشغال
مین جان کہ ذکر کئی انواع پر ہی ساتھہ ہر اسم و صفت کے کہ حق
جل اسمہ کو پکارین اور یاد کرین سزاوار ہی لیکن جو کہ رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ و سلم نی حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کو تعلیم وارشاد
کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ فضل اذکار ہی اور روش

تلقین کی یہہ ہی کہ گوشۂ خلوت مین چارزانو بیٹہہ کر رگ کیماث
پای چپ کو بنر انگشت پای راست سی محکم پکڑی اور لا آکہ پہلوی
چپ سی کہ جگہہ ہی دلکی شروع کری اور دور شروع کری چنانکہ خم ہوکر
سرکو بجانب چپ اور زانوی راست سی گذر کرا اور وہانسی سر بکتف
راست پہنچا کر قدری خم بجانب پشت دیکر جس جگہہ سی کہ شروع
کیا تہا وہان آنکہہ بند کرکے ضرب دیوے وقت نفی چشم کشادہ رکہے
اور وقت اثبات بند کری اور وقت نفی ماسوی اللہ کو نفی
کری اور وقت اثبات موجود حقیقی کو جانی کہ نہین موجود مگر واجب
الوجود اور اسی قسم بجہر جسقدر ہوسکی بوقت معین بین العشا
یا پیش از صبح ذاکر رہی اور بعد دس مرتبہ کے ایکبار محمد رسول اللہ
کہی اور جب طبیعت ملال وکسل کری چہوڑ دی اور بمراقبہ یا بنفل
یا بتلاوت قرآن مجید یا بمطالعہ کتب مفیدہ مشغول ہووے اور
کسی وقت معطل و بیکار یاد الٰہی سے نرہی تا نفس خطرات مین

نداٰلی آور ذکر اسم ذات کے تین طریق ہین اول وہ کہ اسم
اللہ بزبان کہی بحبس دم اور بکشادگی چشم یہانتک کہ زبان خیرہ
اور چشم تیرہ ہووے اور فائدہ اسکا بیشمار ہی ادنی یہہ ہی کہ دل نفے
اختیار ذاکر ہووے بعد ازان تمام اعضا سے پس ان تمام اشیا کو ذاکر
دیکہی اور ذکر اونکا سنے بعد ازان باندک مدت فنافی اللہ اور بقا
باللہ حاصل ہووے دوسرے پاس انفاس ہے یعنی بوقت برآمد نفس
لا الہ و وقت درآمد الا اللہ کہی یا برعکس اسکے اللہ اللہ یا ہو ہو
کہتا رہی کسی حال مین مہمل نرہی با وضو ہووے یا بی وضو بیت
درین رہ اومی تراش و می خراش ؛ تا دم آخر دمی فارغ مباش
تیسرے ذکر ہا وہو اور یہی کہ خاصہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
کا ہی اختصار لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اسی ذکر آورد وبرد
کہین چار زانو بیٹہی چنانچہ دونو سرین ایک ہو جاوین اور شکم کو
بہ پشت ملاوے اور کمر و سینہ و گردن برابر کری اور بطرف راست

موںہہ لا کر بکتف راست ہا کہی اور بکتف چپ ہوا ور سر نگون

کر کے بجود ضرب ہی کری پہر بطریق ذکور پیا پی مشغول ہووے

اور فوایہ اس ذکر کے بہایت و بی شمار ہین لیکن ذکر سا تہہ

اس تصور کے کرے لا تعین کو ہا ی ہویت کہتی ہین اول ہ تہا

حرف بسیط بی حرکت پڑہا نہین جاتا باشباع حرکت فتحہ اوپرہ

کے الف پیدا ہوا اور مرکب اوسکا ہا الف عبارت احد سے

ہی کہ بتصور تعین و تقید احد یکتا نام اوسکا ہو کر ایک مرتبہ حاصل

ہوا پہر اوس حرف ہ نی حرکت دوسری طلب کے اور فتحہ سی بسوی

ضمہ کے متوجہ ہو کر منضم بو او ہوا و او عبارت ہی موجود سے

بشش مراتب کا اشارت بواجب الوجود ہی ادنی ہو کہتی ہین

وہ چہ مراتب یہہ ہین علم و نور اور وجود و شہود اور روح و

مثال کر واجب الوجود نی ساتہہ ان مراتب کے تعین پایا پہر وہ

ہا رمخفف بحرکت مثقل مبدل ہوی اور مبدد ... کسرہ ہی سے

صورت یکڑی عقول عشرہ حرف یاسی کہ جامع کون ومکان ہے
عیان ہوئیں بلحاظ ان معانی کے غوث صمدانی حضرت سید
عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مختصر لا الہ اور مختصر الا اللہ ہو
اور مختصر محمد رسول اللہ ہی بیان فرماتی ہین اور کبھی اوس ہی کو
بھی بدل کرتے ہین اور حقیقت ابوالارواح کو بصورت ابوالاجساد
تصور کرتے ہین او بہ رتبہ جامع حی ثابت کرین باقی ثمرات
اسکے مرشد کامل عامل ہ راعنایت باطن سی روشن وہویدا
ہووین طریق اور مربع بیٹھے جیسا کہ گذرا پشت وکمر استوار
رکھی اور سر کو چار طرف جنبش دیوی اور یہ ذکر ہو مشغول ہووے
جب اس عمل پر استقامت پاوے مشاہدہ حاصل ہووے اور
شوق عمل پر زیادہ اور امراض بدنی اور سستی سب برطرف
ہووین ورای اسکے اور فوائد عمل کرنی سے ظاہر ہووین اور
طریق یہہ ہی کہ مربع روبقبلہ بیٹھے اور ساتھ ذکر نور دل کے

مشغول ہووی چشم کو وا رکہی اور زبان کو ساتہہ تالو کے
چسپیدہ کری اور دم کو آہستہ آہستہ راہ بینی سی باہر نکالے
پہر سر نو شروع کری اسیطرح اس عمل پر دوام کری فوائد بہت
دیکہی ایک کشف حقایق بوجہ اتم میسر آوی سوای اسکے
اور بعمل ظاہر ہووین - طریق دوسرا چارزانو قبلہ رو ہو بیٹھے
کہ پای راست یا ساق زان چپ پر رکہی اور پای چپ یا ساق
ران راست پر ساتہہ نرمی اور آہستگی سے رکھے تا کہ عادت ہووے
کہ ابتدا مین مشکل ہی پشت استوار رکہی اور دونو ہاتہہ دونو
زانو پر اور دونو بازو استادہ رکہی اور حبس دم کری جو دم غلبہ
کری اور رک نہ سکی آہستہ آہستہ راہ بینی سی خارج کرے
نراہ دہن سے پہر شروع کری ساتہہ ذکر کریم کے اور بدل مشغول
ہووے جبتک ہو سکے فواید اس عمل کے بہت ظاہر ہونگے
ہونگی - طریق پاس انفاس کا یہہ ہی کہ کلمہ لا آ ا کو یاد

زیرین سے اور کلمہ الا اللہ ساتھہ دم زیرین کے کشش کرے
اور یہ دم ذاکر ہووے اور بوقت فرو گذاشت اور بالا کشیدہ
دم کے نظر اوپر ناف کے رکھے اور وہانسے ذاکر ہووے اور موتہہ بند
رکھے بے حرکت زبان ساتھہ دم کے ذاکر ہووے اور اسقدر ذکر کرے
کہ دم ذاکر ہووے اور یہانتک مستغرق بذکر ہو کہ ذکر حیات ہو جاوے
خواب و بیداری مین ذاکر ہووے تا پاس انفاس حاصل ہووے
اور مراد کلمہ لا الہ الا اللہ سے اکثر یہہ نفی اسکے کرین نہیں جانتا
بجز ذات پاک حق کے یا نہیں موجود بجز ذات پاک حق یا نہیں
مشہود بجز ذات پاک حق کے اور تین طریق نزول و عروج کے
بہی ساتھہ اسکے ذکر کرین اول لا معبود الا اللہ دوسرا لا مطلوب
الا اللہ تیسرے لا موجود الا اللہ اسی نزول کہیں پہر لا موجود
الا اللہ لا مطلوب الا اللہ لا معبود الا اللہ اسی عروج کہیں
پہر لا معبود الا اللہ لا مطلوب الا اللہ لا موجود الا اللہ کہیں

اور یہہ نو اسم ہووین چاہئی کہ ایکدم مین ان نو اسم کو کبہی اور ملاحظہ
قوت فکری تا دل مصفے ہووے اسقدر اجتہاد و کوشش کری کہ دو چند
و سہ چند ہووی بلکہ زیادہ **فرد** اگر کسن ذکر او گوید صبح شام
رسد کارش بفضل حق با تمام ؞ جب فضل اللہ تعالے کی اس طریق
پر توفیق یاوی ذکر سابتہ سینی جان کے پہنچی اور خبر جان سے دیوی تا
کونسی سعید ابد کو یہہ دولت میسر ہووے **بیت** محرم دولت نہ ہووے ہر سری
یار سیحا نگشد ہر خری ؞ ای عزیز اگر ہم نہ پہنچی شاید تو پہنچے
اور واسطہ رعایت رکہی یعنی برزخ جامع محمدی نصب العین
ہووے اتنی مواظبت کرے کہ لا مرتبہ بیخودی حاصل ہووے بالکل نہ کوئی
رہجاوے ذاکر و ذکر درمیان سے جاتی رہین ـ دوسرا طریق پاس
انفاس کا دم کو بقوت تمام اوپر کہینچ کر مغز تک پہنچاوے جو تنگی
نفس ہم پہونچی دم کو آہستہ آہستہ راہ بینی سے کہ لا تنگی سی چہوڑے
اسقدر کہ احساس اوس دم کا ہووے اور اسی تسکین و آرامگی

کہیں اور ایضاح تمام تعلق بمرشد رکہی جو حرارت دم کی مغز
تک پہنچی ہنی گداختہ ہو کر وجود مین آوی اور محتلم ہووے
اور جو دم پائینہ و فرو دینہ ساتہہ دم حیات کے جمع ہووے نام اوسکا
مجمع البحرین ہی وہ مقام آبحیات ہی اوسوقت روحانی ہووے
اور عالم طیر و سیر پیش آوی اور علم لدنی ظہور پاوی اور عمر دراز
ہووے اور ساتہہ خضر علیہ السلام کے ملاقات میسر آوی اور
صاحب تصرفات زمانہ ہووے لیکن اس کام مین ترک جماع
اور تجرید و تفرید شرط ہی اور ذکر پاس انفاس ذکر شریف
ہی برکت عظیم رکہی اور ذکر ہی عارفان خدا کا چنانچہ کہا ہی علیت
انفاس پاس دار اگر مرد عارفی ❊ ملکِ دو کون ملک تو گردد بیک نفس
ای عزیز بیان کر اسم امداسم ذات ہی ساتہہ ملاحظہ اسما و صفات
سمیع بصیر علیم ہی اور ان صفات کو امہات کہین اور
[illegible] نزول پہر عروج کرے علیم بصیر سمیع پہر نزول

کری سمیع بصیر تعلیم جب تو یاد ہووی سر نو شروع کری اور معنی

صفات مذکورہ کی ملحوظ خاطر رکہی تا مفہوم ملاحظہ کا حاصل ہووے

اور راہ خطرہ بستہ اور نظر دل واسطے پیر رکہی یعنی برزخ جامع

تا اسکی برکت سی فنا فی اللہ نصیب ہووے اور خودی سی آگاہی نرہے

اور ذاکر مذکور مین محو ہووے **فرد** توحید حلول اثنیت و نابود نیست

ور نہ بگذاف آدمی حق نشود ❊ نزول و عروج کے یہہ معنی ہین کہ سمیع

سی بہ بصیر و علیم آتا ہی پہر علیم سی بہ بصیر و سمیع جاتا ہی

طالب جبتک مرتبہ اول ہین بعالم عقل و شہادت کے مرتبہا

نزول ہی اور مرتبہ دویم مین مقام عقل و شہادت سے بمقام

ترقی کرتا ہی اور ذات بیچانی سی آتا ہی اور تلوین

پڑتا ہی اور یہہ ہین معنی عروج کے لمعہ تیسری مرتبہ ہین پہر

بمقام شہادت و صحت عقل آتا ہی اور یہہ مقام ہی

بسبب اس معنی کے واصلین و کاملین کو اصحاب کہین اور

یہہ مقام انبیا اور خواص اولیا کا ہی اسس مقام مین مغلوب الحال
ہنہووین اور شطحیات نہ کہین اور اسم سمیع سی اعلی ہی کی احاطہ
اسم سمیع کا بہ نسبت احاطہ اسم بصیر کے اندک ہی اور احاطہ اسم
بصیر کا احاطہ اسم علیم سی کمتر ہی اور نہایت اسم علیم کی اوس معنے
سی ہی کہ اسم علیم محیط ہی بعالم وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یعنی خدا
ہر چیز پر توانا ہی — بیان ہی اون انوار کا کہ بحال ذکر پیدا ہووین
اور وہ کئی رنگ ہین سفید فام سبز فام زرد فام عقیق فام اور
نہایت سب انوار کی نور سیہ فام ہی پس اگر کوی نور بحالت ذکر
ظاہر ہووے دیکھی کہ وہ نور کسطرف سی ظاہر ہوا ہی اور کیا شکل اور
رنگ ہی اگر وہ نور کتف راست سے ظاہر ہوا ہی نور ہی کراما کاتبین کا
کہ وہ اعمال حسنہ لکھتی ہین اور اگر مطلق جانب راست سے بی قید
کتف ظاہر ہوا ہی جان کہ وہ نور ہی مرشد کا کہ رفیق راہ وہی ہے
اور اگر نور آگی سے قبلہ کی طرف سے ظاہر ہووے وہ نور محمدی ہی صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلیئے کہ ہادی طریق مستقیم بحقیقت آنحضرت
ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر نور کتف چپ سے ظاہر ہوا ہی بشکل
پیر معمر عصا و تسبیح ہاتھ مین لیئی ہوئی کھڑا ہی جان کہ وہ ابلیس علیہ
اللعنۃ ہی اور اگر نور بالا و پیش سے ظاہر ہووے نور ملایکہ ہی کہ
وہ بنا بر محافظت ذاکر کے ظاہر ہوئی ہین اور اگر نور بلا جہت
ظاہر ہووے اور بدیر رہی جان کہ وہ نور ہی ابلیس لعین کا ہی اور
اگر بعد ظہور نور کی جہت کے حضور باطن مین رہی اور اشتیاق
طلب مین غالب آوی جان کہ وہ نور نور حضرت صمدیت ہی
اور اگر دیکھی کہ نور بالاء سینہ یا بالائی ناف سی ظاہر ہوا ہی
اور رنگ آتش ہی سیاہی مایل وہ نور ہی خناس کا اور اگر دیکھی
کہ اوپر سی ظاہر ہوا ہی اگر رنگ سفید ندی مایل ہی وہ نور دل
ہی کہ برنگ سفید خوش ہیات ظاہر ہوا ہی اور ہی اگر اوپر
بصورت آفتاب ظہور کیا وہ نور روح ہی جو سر قبہ اپنی کا

پہنچی آتش غیرت شعلہ زن ہوا اور خود سوختہ و فانی ہووے
اور فنا فنا سی اور بقا ہستی حق قبول کری یعنی جو عالم ملک سے
گذرا اور عالم ملکوت مین پہنچا محسوسات سی غیبت پیدا ہوئی
اور بعالم ملکوت آشنا ہوا کہ نام اوسکا عالم عقل ہی اور ملکوت
مانوس اور خورش و خواب اور گفتار و رفتار سی فارغ ہوا
اور ذکر اوسکی جانکی غذا ہوا اور فکر طعام اوسکی روح کا قیام
اوسکا ذکر اور حیات اوسکی بفکر حاصل ہوئی اور ملکوت سے
بجبروت پہونچا کہ اوسی عالم صفت کہین اور مقام تَخَلَّقُوْا
بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ وہان حاصل ہووے اور جبروت سی بلاہوت
پہنچے کہ وہ عالم ذات ہی نہ باقی رہی واسطے اوسکے آثار حدوث
سی کوئی چیز کہ الحادث اِذَا قرن بِالقَدِیم لم یبق له اثر
اور جب صفت سی بذات پہونچا اور بذات قایم اسکا نام اتصاف
ہی اتحاد فافہم ای عزیز یہ کلمات ہین اہل معرفت کے اور جو

اور جو لوگ کہ واصل بحق ہین مجرد قول اونکے نزدیک پسندیدہ نہین
پس طالب کو شش کری کہ فعل سی بصفت او رصفت سی بحال پہنچے
تا جو کہی اور جو کری حال سی کہی اور حال سی کری اور حال صفت
اوسکی ہو جاوے — بیان ذکر اہند کا اور وہ آواز لاہی طریق اوسکا
یہہ ہی کہ دو زانو قبلہ رو بیٹھی دونو سرین کو اوپر سر کف پا کے
رکہی اور دونو نر انگشت کو پس گوش اور دونو سبابہ کو سوراخ
دونو گوش مین اور باقی تینون انگشت کو برابر آمادہ رکہے
اور دونو آنکہیں بند کرے اور ساتہہ ذکر ہو کے دلمین مشغول ہووے
وہانسے آواز لابر خاستہ ہووے یعنی وجود غیر ممکن نہین لیکن تا کہ جو کہ
یہہ عمل بحبس دم ہی شرط یہہ ہی کی ابتدا مین غذا رقیق کہاوے اور
خلوت اختیار کری اور آمیزش بردم کم جو ابتدار مجاہدہ مین کسی
طرحکا ضعف معلوم ہووے اندیشہ نکری اور عمل مین مشغول رہے
طریق ذکر چہار ضربی کا نفی و اثبات مین یہہ ہی کہ کلمہ

لا الٰہ جانب چپ سے کھینچی اور بجانب راست پہنچا وی اور مدّ لا کو
اسقدر دراز کشش دیوی کہ ضربات ثلثہ ایکدم مین آوین اور
کلمہ الا اللہ کی ضرب چوتھی اوپر دل کے ماری مرتب اور ضربات
ثلثہ کلمہ لا الٰہ مین اشارہ ہی اوپر نفی تینون خطرات شیطانی
ونفسانی اور ملکی سکے اور ضرب چوتھی کلمہ الا اللہ مین اشارہ ہے
اوپر اثبات خطرہ رحمانی سکے ضرب اول اوپر زانو چپ کے اشارہ ہے
اوپر نفی خطرہ شیطانی سکے کہ مقر و مقام شیطان کا بطرف چپ
ہی اور ضرب دوسری زانوی راست پر اشارہ ہی اوپر نفی خطرہ
نفسانی سکے کہ ہمیشہ درمیان نفس و شیطان کے مقابلہ ہی اور ضرب
تیسری دوش راست پر اشارہ ہی اوپر نفی خطرہ ملکی سکے کہ دوش
راست جای نشست فرشتہ کاتب نیکی ہی اور ضرب چوتھی فضائ
دل مین بکلمہ الا اللہ اشارہ ہی اوپر اثبات ذات پاک سبحانہ
تعالی سکے [illegible] کہ نفی خطرات مین جدا جدا تفرقہ باطن ہی اور

مقصود کلی حضور و جمعیت ہی پس مرشد ایک لفظ کلی مقرر

فرماوی تا نفی خطرات ایکبار حاصل ہووے اور کلمہ لا الہ الا اللہ

مین مثل لا معبود الا اللہ لا مقصود الا اللہ لا مطلوب الا اللہ لا موجود

الا اللہ ملاحظہ کرے اور ملاحظہ اہل وحدت کا یہی لا موجود الا اللہ

ہی کہ مقصود کلی اور مطلوب اصلی ہی اور کلمہ الا اللہ مین مفہوم

اوسکا ملاحظہ کری کہ مقصود نفی ہی غیر کے ملاحظہ مین اور اذکار مین کہ

ضربات اکثر ہین خالی تفرقہ سی نہین ایک ضرب لا الہ دوسرے

ضرب الا اللہ اور کلمہ محمد رسول اللہ بعد سیوم یا پنجم یا ہفتم

یا دہم بار کے کہی پس بعد ہر عشرے کے ایکبار کہی تا ذکر کلمہ طیبہ کا

ہووے اور تینون رکن مرتب ہووین ذکر یہی تین رکن ہین اور

باقی سب شرایط ہین اور اگر ذوق و انشراح پاوے تکلف ازنہ

جاوے اور جسقدر ہو سکے وہی کلمہ لا الہ الا اللہ کہی تا دل مصفی

ہو اور صقالت ظہور کری فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقَلْبِ ذِكْرُ اللهِ تَعَالٰى

یعنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر چیز کے ایک صقالت
ہی اور صقالت دلکی ذکر ہی اللہ تعالے کا **بیت** تا بجاروب دل
نروبی راہ ٭ کی رسی در حریم الا اللہ ٭ اور پیش از ذکر دس
مرتبہ درود اور اسیقدر سبحان اللہ تا آخر پڑہی اور بعد ختم اسکی
اور بعد وقت نماز فجر و عصر کے کہ محل نفل نہین پڑہنا بہتر ہی
یا جسوقت فرصت میسر آوے مقرر کری اور مواظبت ہاتہ سے
ندیوی کہ تاثیر ہی مواظبت و دوام مین **اور طریق ذکر**
پنج ضربی یہہ ہی کہ حلیۂ معہود نگاہ رکہی اور کتف چپ سے لا آ
شروع کری اور بکتف راست انضمام پہنچاوے استخوان کتف
راست اوٹہاکر ضرب الا اللہ دیوے پہر سر کو بجانب پشت پہیر کر
اور بکتف چپ لا کر ایک ضرب بہ طریق اول کے دیوی پہر سر کو
بجانب پشت لا کر ایک ضرب دیوی اور بعض یہہ لکہتی ہین

کہ پہر ایک ضرب بزیر زنخ دیوی پہر دو نو کتف برابر دوش

لا کر ایک ضرب بجنود دیوی پہر دو زانو ہو کر اور اندک دونو سرین

اوٹہا کر زمین سے ضرب پنجم بانصرام پہنچاوے لیکن حبس دم شرط

ہی پہر سر نو شروع کرے ثمرہ اس ذکر کا زیادہ ہی بیان سے

بعمل واضح و روشن ہوگا **ذکر شش ضربی کا طریق**

اوسکا یہ ہی کہ جلسہ معہود نگاہ رکہی اور لا الہ سرچپ زنخ سے

آغاز کری اور یکبقت راست انصرام پہنچاوے وہا نسی کمر و پشت

پہیر کر اور سر کو زانوی چپ پر دراز کرکے ساتہہ دم رقیق کے

الا اللہ کہتا ہوا ضرب دیوے اسیطرح ایک ضرب اوپر بازوی

راست کے اور ایک ضرب درمیان دو زانو کے پہر وہان سے

بطریق حملہ کے اگر تین ضربات اپنی مین الا اللہ کہتا ہوا دیوے

ساتہہ دم رقیق کے اور آواز نہ نکلنی دیوی اور اس ذکر مین

رعایت دم رقیق کے واجب ہی پہر سر نو آغاز کری **اور**

طریق ذکر شش ضربی کا یہ ہی کہ ہر ضرب ہر جہت مین جہات

ستہ سی یارین سند ذکر ہفت ضربی کی چاہیئی حلبہ معہود کو

نگاہ رکہنا اور جسد کو بہت متحرک نکرنا پس کو بجانب زمین

کرکے لا الہ کہتی ہوئی ایک ضرب بجانب آسمان سر اوٹہاکر

اور ایک بجانب زمین سرنگون کرکے اور ایک بجانب یمین اور ایک

ضرب بجانب یسار اور ایک ضرب سامنی اور ایک ضرب بجانب

پشت خم کہا کر الا اللہ کہتی ہوئی دیوے پہر سر بلند کرکے بدم رفیق

ایک ضرب بخود دیوی پہر سر نو آغاز کری فایدہ کرنی سی ہویدا

ہوگا بیان ذکر ہشت ضربی کا برعایت حلبہ معہودہ

کرے ایک ضرب اوپر زانوی چپ کے اور ایک ضرب زانوی راست پر

اور ایک ضرب درمیان دونو زانو کے پہر آرنج چپ پر اور ایک

ضرب آرنج راست پر اور ایک ضرب برابر ناف پہر ایک ضرب

دونو سر پستان ... سی بلند کرکے اور ایک ضرب دم حبس کرکے

بجز الا اللہ کہتا ہوا دیوی پہر سر نو شروع کریے ثمرہ اسکا
زیادہ ہی **ذکر دوازدہ ضربی** مین برعایت جلسۂ معہودہ کے
لا آلہ کو بازوی چپ سے آغاز کرکے کتف راست تک بانضمام
پہنچاوی وہانسی ایک ضرب برانوی چپ اور ایک ضرب زانوی
راست اور ایک ضرب درمیان ہر دو زانو کے اور ایک ضرب
درمیان اپنی پہر ایک ضرب آرنج بازوی چپ مین اور ایک
ضرب آرنج بازوی راست مین اور ایک ضرب سینہ پر اور ایک
ضرب دو زانو ہوکر اور قدری دونو سرین زمین سی اوٹھاکر
الا اللہ کہتا ہوا ضرب دیوے پہر نئی سر سے ابتدا کری فایدہ اس
ذکر کا بعد از عمل روشن ہوگا اسی لئی مرشد کامل ایک لفظ
کلی تلقین فرماوے کہ سبب نفی خطرات کا یکبارگی ہووے مثلاً
لا آلہ مین لا معبود اور لا مقصود اور لا موجود ملاحظہ کرکے
اور تصور اہل وحدت کا یہی لا موجود ہی کہ مقصود کلی اسکا

مطلوب اصلی ہی اور کلمۂ الا اللہ مین مقصود اثبات حق ملاحظہ کری
اور نفی غیر حق اور مسترشد عجمی کو اگر بعبارت فارسی و ہندی جو
اوسکے فہم مین آوی ذکر تلقین فرماوے روا ہی اور ذکر دوضربی دائم
اکثر کہی یہانتک کہ مستغرق بذکر ہو جاوے کہ ذکر چہار ضربی مین
ایک طرحکا تفرقہ ہی **ذکر غیر متناہی** جلسہ مذکور نگاہ رکہے
ایک ضرب اوپر زانوی چپ کے بجانب زمین دیکہکر اور ایک ضرب
بجود جانب آسمان متوجہ ہو کر کری اسیطرح ضرب کنان زانوی چپسے
بزانوی راست اور کتف راست و صدر اور کتف چپ سے گذر کر
کہ بزانو پہنچی تین ضربات پیاپی لگاوی پہر وہانسی ضرب کنان
عود کری پہر اوپر زانوی چپ کے پہنچ کر تین ضربات پیاپی دیوے
پہر وہانسی ضرب کرتا ہوا درمیان ہر دو زانو کے پہنچکر اور اوپر
ناف کی گذر کرتا ہمہ صدر پہنچی بعدہ نتانوین ضربات آنکہہ بند
کر کے بملاحظہ نو دو نہ نام کے بجود ضرب دیوے **ذکر** جبرئیل پہر ورد

کلمہ لا الٰہ کو ناف سی کہینچ کر اوپر لیجاوے بطرف راست بعدازان کلمہ
لا الٰہ کو دلمین ضرب دیوے **طریق ذکر کردیون** اور جہر ہو نیکا
اور وہ یہہ ہی کہ کلمۂ لا الٰہ کو دلسی کشش دیکر بطرف آسمان لیجاوے
پہر الا اللہ کو دلمین ضرب کری **ذکر ثلاثی** مجرد جلسۂ مذکور نگاہ رکہے
اور لا کو درمیان ناف سی ساتہہ حبس دم کے کہینچکر الٰہ کو اوپر کتف
راست کے ضرب کری پہر وہانسی بعد ضرب دوسری الا اللہ کی گویا
کری پہر ہو کو بی امتداد صوت کتف چپ پر ضرب کری بقول کسی
بزرگ کے **بیت** تیغ لا برآر از نافِ بنام ؛ بر زمین بگذار زینسان
کن قیام ؛ حملہ بر حملہ برآور راست کوب ؛ زین سپس چپ را دمی آر
از امام ؛ بعدازان حملہ برآور سوی تحت ؛ جاہدوا فی اللہ ایت و السلام
طریق ذکر ثلاثی کبندی کا راہ اوسکی یہہ ہی کہ [illegible] ... نشست ہاتہوں
یعنی جلسۂ چہار زانو ساق پائی راست کو اوپر پشت ساق پائی چپ کے
رکہے اور دونو ہاتہہ دونو زانو پر دہرے از اسطریق سی کہ [illegible]

راست پای چپ پر اور دست چپ پای راست پر چہوڑ کر اوپر
زمین کے چسپیده ہو کر کتف چپ سی لا آل کہتا ہوا سر پہیر کر تکف
راست تک پہنچ کر الا الله کہتا ہوا مثل آہو جست کرکے اور بجانب
پیش افتاده ہو کر ضرب کری اور ضرب دوسری بہی وہانسی جست
کرکے الا الله کہتا ہوا پہر دیوی اور وہانسی جست کر کر اپنی جگہہ
آکر الا الله کہتا ہوا ضرب کری **طریق دوسرا** لا کہتا ہوا
مثل آہو جست کرکے بجانب پیش الا الله کہتا ہوا گری پہر پشت بالے
جست کر کر ہی کہتا ہوا اوسی مکان مین ضرب دوسری کری پہر
الا الله کہتا ہوا جست کرکے ہی کہتا ہوا مکان اول مین آکر
ضرب تیسری ماری **سند ذکر** ثلاثی مغربی کا ساتہہ بارہ ضرب
اور نو دورا اور تین کوب اور تین حملہ اور تین قبض اور ایک
بسط کی آخر ہوتا ہی اسیطرح آہستہ بسط اور بغیر ضرب عمل مین لاوی
ایک دم اور ایک جلسہ مین بس جو سالک چاہی کہ گنجینہ انوار

الوہیت اور خزینہ اسرار ربوبیت کہ مخزن قلب مین مخزون

ہین ہاتہہ مین لاوے چاہیی کہ ساتہہ ذکر ثلاثی مغربی کے کہ کلید دل

ہی دوام کری تا دروازہ خزانہ غیب کشادہ ہووے اور اکثر درویش

اس ذکر سی فتحیاب ہوئی ہین جو کوئی یہہ ذکر عمل مین لاوے درمیان تین

یا چار روز کے مشاہدہ غیب پردہ لاریب سے رخ دکہاوے نشست

ذکر کی یہہ ہی جلسہ معہودنگاہ رکہی اور اول برزخ صغری و کبری کو

ظاہر و باطن مین قرار دیوی اور سر کو بزانوی چپ پہنچا کر لا آلہ

کہتا ہوا دور شروع کری اور زانوی راست پر جا کر بکتف

راست پہنچا وی اور قدری سر کو بلند کر کے بجانب پشت اندک

کج کر کے وہانسے تین ضربات بزانوی چپ الا اللہ کہتا ہوا عمل مین

لاوی اور تین ضرب میان دوزانو اور تین ضرب بزانوی راست

اور تین ضرب بجود بہر بزانوی چپ سر تو پہنچا کر ساتہہ تصور لا آلہ

دور آغاز کری اور سر کو بزانوی راست اور کتف راست

عنق او کتف چپ پر گردش یکر زانوی چپ پہنچا کر اسیطرح
دو گردش اپنی مین دیوی بعدہ تین حملہ کری ساتہہ اس طریق کے
کہ سر کو درمیان دو زانو نزدیک زمین کے پہنچا کر آہستہ آہستہ
دم کو زیر ناف سی بقوت و شدت ساتہہ تصور الا اللہ کے تا سر
اور کمر برابر ہووین تین مرتبہ اسی طریق سے کرے پس ازان دم کو
تحت سی بفوق کہینچی تا صدر بتصور الا اللہ پہر زانوی راست سے
ساتہہ اوسی طریق کے تین دور پہری اور تین کہب اور تین حملہ
اور تین قبض کو بسیند مذکور اتمام پہنچا کر پہر زانوی چپ سے
ساتہہ اوسی طور کے تین دور گردش کری اور تین کوب و تین
حملہ و تین قبض کو بطریق مسطور انصرام پہنچا دی بعدہ سر کو
بجانب راست و چپ اور پیش و پس کج کری اسقدر کہ اعضا
اوسطرف خم ہووین اور جب بی طاقت ہووے موتہہ طرف
آسمان کے کر کے دم کو چہوڑے اور ساتہہ ایک مسبط کی تمام

ہووی اور اسیطرح آہستہ بسط بسند مذکور انصرام پہنچاوے

اور بابہ ۱۲ ضربات کہ بسط اول مین کیئے تہین اونہین چہوڑ سوی اوسکے

اور یساہی دائرہ سی شروع کری جو ساتہ اس طریق کے تو بسط ساتہہ

ایکدم اور ایک جلسہ کے بانصرام پہنچین پہر سر نو سی آغاز کرے

ذکر ثلاثی مغربی کا اور طریق سی سالک کو چاہیئی

مربع بیٹہنے جیسا کہ ذکر نفی و اثبات مین تین بار زانوی چپ پر

الا اللہ کی ضرب دیوے اور تین بار درمیان دو زانو کے اور تین

بار زانوی راست پر اور تین مرتبہ دم زیر ناف سی بام الدماغ

کہینچی اور اوپر مقعد کے الا اللہ کی ضرب دیوی لب بستہ چنانچہ صدا

الا اللہ کی باہر نکلی اور نفس نکلی اور یہہ تین کوب ہین واسطے قرار

نفس کے بزیر ناف بعد نفس کو بزیر ناف محبوس رکہکر بطور دائرہ

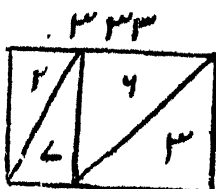
جانب دست سی بطرف زانوی چپ اگر اور وہانسی سرکو بطرف

کتف چپ لاکر بجانب کتف راست لاوے چنانچہ سر تمام عقب پشت

گردش کری اور موہنہ بطرف آسمان ہووے اور زانوی راست پر
فرود لاوے کہ دائرہ مرتسم ہووے گرد وجود سالک کے کہ مافرم کرنا
ہی اوس دائرہ کا اور تین بار اسی طریق سے دورہ کری اور ہر دورہ
مین لا آلہ متصور کری جو بمرتبہ چہارم پہنچی تین بار دم کو تحت ناف
سی فوق کہینچکر مقعد پر ضرب دیوی الا اللہ کہتا ہوا دل مین اور یہہ
اوس سبب ہی کہ اگر دورہ کرتی مین نفس اپنی جگہہ سی بیجا ہوا ہو
پہر بجا آوے اوسوقت تین حملہ بطرف پیش کری اسطرح سر کو بجانب
پیش لاوی اور جہکی قریب بزمین درمیان دو زانو کے اوسوقت
نفس کو تحت ام الدماغ سی اپنی طرف کشش دیوے اس زور سی کہ گویا
نفس پشت سی بہ بالا جاتا ہی اور جب دم کو تمام اوپر کہینچا سیدہا
بیٹھے پہر اسی طریق سے دو حملہ اور کری تا ان حملونمین نفس زیر
ناف سی بام الدماغ طرف پشت سی ایک قوس معلوم ہووے
لا آلہ کی جب دورہ تمام ہوا اوسوقت سیدہا بیٹھی اور دم کو

بزیر ناف قرار دیکر تین مرتبہ قبض کری اسطرحسی کہ نفس گرد ناف
دورہ کری اور ہر قبض مین الا اللہ تصور کری اور یہہ بجہتہ استواری
نفس کی ہی ناف مین پہر دورہ شروع کری ساتہہ طریق اول لیکن
جانب زانوی چپ سے برعکس اول کے اور بعد از دورہ تین کوب
اوپر مقعد کے بطریق مذکور اور تین حملہ اور تین قبض جیسا کہ کہا گیا
پہر دورہ جانب راست سے آغاز کری اور تین کوب اور تین حملہ
اور تین قبض کہ مجموعہ چہتیس ۳۶ ہوتے ہین اوسوقت سیدہا
بیٹہہ کر موتہہ بجانب پیش کرکے ہو کہی چنانچہ تہوڑا دم باہر آوے
بتدریج اور اسی بسط کہتی ہین اور یہہ واسطے کشادگی دم کے ہی
پہر دورہ شروع کری بطریق مذکور اور یہہ بسط پیچہی نو دورہ
اور نو کوب اور نو حملہ اور نو قبض کے ہی کہ تیسری مرتبہ مین تمام
ہووے جو نو بسط ساتہہ اس طریق کے کرے اسرار ہویت اوسپہ
انکشاف پاوین اور انوار معرفت دل مین مشاہدہ ہووین

اور اس ذکر کو ثلاثی او سبب سی کہا ہی کہ شمار ثلاثی ہر مرتبہ
مین رعایت ہی چنانچہ ختم بہی عدد ثلاثی پہ ہی احاد و عشرات
و مات مین اس لئی کہ ہر مرتبہ بستائیس ہوتا ہی بسط جو مرتب
ہنو وین مجموع تین سو تین جبس ہوتی ہین اس شکل سی معلوم
کرین



ذکر مدور الحلق طریق ذکر مدور الحلق کا چاہیئی کہ جلسہ معہود نگاہ
رکہی اور سر کو کتف چپ سی لا آلہ کہتا ہوا بکتف راست
پہنچاوی وہانسی سر پہیر کر اور رخ کو بزانوی چپ لا کر الا اللہ
کہتا ہوا ضرب کری اور پیاپی اسیطرح مشغول ہووے فایدہ
بڑا ہی بکسب ظاہر ہووے اور یہہ ذکر خاصہ حضرت شیخ محمود
نصیر الدین چراغ دہلوی کا ہی اور اونکو مردان غیب سی پہنچا ہے
ذکر مشاہدہ طریق ذکر مشاہدہ یہہ ہی کہ جلسہ معہود نگاہ
رکہی اور تصور نفی موجودات اور اثبات واجب الوجود دونو

حال مین نگاه رکہی اورزانوئی چپ سے لا مطلوب لا مقصود لا محبوب

لا معبود لا موجود کہتا ہوا سر کو کتف راست پہنچاوے اور الا اللہ

کو اپنی مین ضرب کری اور ہا والا اللہ کو زیر ناف سی ساتہہ مد کے

ام الدماغ پہنچاوے اور سات کوب ہو کہتا ہوا اپنی ذات مین

ضرب دیوی پہر سر نو آغاز کری - دوسرا طریق لا آکو بعد زانوے

چپ سی آغاز کری تا کتف راست ساتہہ تصور پانچ کلمات مذکورہ

کے بانجام پہنچاوی اور الا اللہ کو جسطور سی کہ کہا گیا آخر تک تمام

کری پہر سر نو شروع کری اندک مدت مین بمشاہدہ اَیْنَمَا تُوَلُّوا

فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ظہور کری اور معنی کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا

وَجْهَهٗ کے رخ دکہاوین **ذکر حدادی** طریق ذکر حدادی کا

یہہ ہی کہ دونو زانو استادہ کر کے بیٹہے جیسا کہ دونو سرین زمین پر

ہووین اور دونو ہاتہہ پیوستہ جانب آسمان دراز کر کے دو زانو

ہو کر لا آکہی جو وہانسی اپنی نشست گاہ پر آوی اور دونو کف دست

باندہ کر سینہ پر الا اللہ کہتا ہوا ضرب کری پیاپی ساتھہ اسی سند

سے ہمیشگی کرسے فایدہ اسکا عمل سے روشن ہوگا - ذکر حدادی

ساتھہ اور راہ کے چاہیئی کہ کلمۂ لا الٰہ بائیں طرف سی ساتھہ ملاحظہ

کے شروع کرے اور دو نو زانو پر استادہ ہو کر کلمۂ الا اللہ بقوت

تمام اور ضرب شدید کے فضای دل پر مارے اور بیٹھے مثل نشست حداد کے

کہ آہن ساتھہ ایک دو ہاتھہ کے بقوت مارتا ہی اور اسی طریق پر تکرار

کرے تا ذوق حاصل ہو بکار مشغول ہووے - ذکر حدادی ساتھہ

روش دوسری کے خاص معمول خاندان عالیہ برکاتیہ کا چاہیئی کہ استادہ

ہو اور برزخ ملحوظ رکہی اور دو نو ہاتھہ ایک جگہہ کر کے پشت کو

خم دیکر اسطرح خمیدہ ہووے کہ انگشتان ہر دو دست بخنصر پای چپ

پہنچیں وہاں سے لا شروع کر کے طرف پای راست کے آوی کہ بخنصر

پای راست لا تمام ہووے وہاں سے الٰہ کہتا ہوا طرف کتف راست کے

جاوی اور ہای الٰہ وہان تمام کر کے دونو ہاتھہ بجانب آسمان بلند

کرکے الا اللہ کہتا ہوا دونو ہاتہہ اوپر دل کے بقوت تمام ضرب
مارے جیسا کہ حداد بقوت آہن پر مارتا ہے اسی طریق پر عمل کرے
اور یہہ ذکر امام حداد سے منقول ہے لیکن اس ذکر مین مشقت ظاہری
بہت ہے **ذکر بودلہ** چاہئے دو زانو بیٹہے اور دونو ہاتہہ مشت
بستہ مونہہ پر رکہے اور دو زانو ہو کر لا الہ کہتا ہوا دونو ہاتہہ مشت
بستہ بجانب ہوا لیجا کر وا کرے پہر وہانسے دونو ہاتہہ باندہ کر
اور زبان سے الا اللہ کہتا ہوا دل پر ضرب مارے اور برابر ضرب کے
دونو مشت بستہ مونہہ پر پہنچاوے پہر سر نو آغاز کرے اور اس ذکر مین
تصور نگاہ رکہے حالت نفی مین کہ مشت بستہ ہوا لیجا کر کہولے
اور تصور کرے کہ جو سوای اللہ کے دل مین تہا باہر کیا مینے اور غیر
حق سے انقطاع اور حالت اثبات مین جو ہوا مشت بستہ مونہہ
پر لیجاوے تصور کرے کہ انوار الہی غیر متناہی ہوای ہویت سے
لیکر مینے قلب مین ڈالی اور ہستی حق اور اطلاق مطلق ثابت

طرح دوسری جلسه اور قیام و قعود جیسا کہ نوع سابق مین مذکور
ہوا اس نوع مین اوسی طریق پر عمل مین لاوے لیکن فرق یہی ہے
کہ وہان قیام و قعود مین دونون ہاتھ بجانب ہوا لیجاتا تہا اور
سوتہہ مین لاتا تہا اسمین ایک ایک ہاتھ قیام و قعود مین بہوا
لیجاوے اور بدہان لاوے اور تصور مذکور خیال رکہے اور اس ذکر مین
سر عظیم ہی ساتہہ دوام اس ذکر کے ارواح روبرو ذاکر کی حاضر
آوین اور اعانت کرین **ذکر اتہات** جو ذاکر چاہی کہ
ذکر اتہات شروع کرے چاہیے کہ باطن مصفا ہو اور ثقل طعام
معدہ مین نہو اور اس جلسہ مین زانوی چپ پر بیٹہی بجلسہ دوزانو
بطریق مربع لیکن کف پائی راست اوپر بند کیمانس زانوی چپ کے
بسختی پیوستہ رکہی اور لا آلہ کہتا سکان اول سے مثل آہوبا
پلنگ کے کودی اور الا اللہ کہتا ہوا مکان دوسری مین افتادہ
ہو وی پہر سر نو آغاز کری اگر ایک سال بلا انفصال یہ ذکر کری

تین گز زمین سی ہوا میں کری اور اگر دو سال کرے چھہ گز بلند
بلند ہووے اور اگر تین سال کری دس گز اور ایک بزرگ کو
مینے دیکھا کہ چالیس گز تک بلند ہوتا تھا پس جو کوی ساتھہ اس
ذکر کے مشغول ہووے اور زیادہ عمل کری مقام روحانیون کا
حاصل ہووے **طریق ذکر جاروب کا** یہہ ہی کہ لا آکہ کو ساتھہ
آواز دم بینی کے بالا کینچ کر زبان ساتھہ تالو کے چسپیدہ کر
اور جس قدر ہو سکے کشش دم مین ساتھہ لا آکہ کے مد و شد کری اور
ساتھہ گردن کے استادہ ہووے اور جب دم دماغ مین تنگی کری
اوسوقت رہا کری الا اللہ کی دل پر ضرب مارے اور گاہی لفظ
اللہ کو ساتھہ آواز کشش دم کے اوپر کھینچی اور بقدر امکان مد و شد
کری اور ام الدماغ مین دم بند کری اور تصورات صفات کا
کہ امہات صفات ہین عمل مین لاوے کہ وہ صفات ہفت گانہ
یہہ ہین سمیع بصیر علیم متکلم مرید حی قدیر جب دم تنگی کرے

دم کو رہا کری اور دل پر ضرب مارے اور نو دونہ نام ہی ذکر

چار ضرب میں بعدہ شدت کشش دیتی ہیں اور دل پر ضرب کرتی ہیں

اور یہ مبتدی پر دشوار ہی جبتک کہ حبس دم استعمال نکری

طریق دوسرا ذکر چار ضرب کا یہ ہی کہ سانس بآواز دم منہ کے بقو

واظہار تمام لا الہ کو کشش دیتے ہوئے خواہ بیٹھ کر خواہ اوپر زانو کے

استادہ ہو کر اور الا اللہ کو دل پر ضرب کری بلا نقص ساتھ

حبس دم کے ذکر یا ... طریق ذکر ارہ کا یہ ہی کہ دو زانو بیٹھے

اور دونو ہاتھ دونو زانو پر رکھی اور لا الہ کہتا ہوا ساتھ

کشش دم کے سیدھا ہووے اور الا اللہ کہتا ہوا ضرب مارے

اور یہ بھی طریق ہی کہ کھڑا ہو کر دونو ہاتھ نیچا کرے اور بطرف

زمین نیچ ہو کر لا الہ کو تحت ناف سے بعد و شد نکال کر جبتک سر اور

کمر و پشت برابر ہووین پھر خم ہو کر الا اللہ کی دل پر ضرب مارے

جسطرح نجار ارہ چوب پر جاری کرتا ہے اسیطرح آواز اور کشش

کو تختہ دل پر جاری کرے تا ناہموار سبی ہموار ہو اور بعض ان

اذکار مین یہی کہتے ہین اور بعض ہو اور حی اور بعض یا اللہ اثمار

اس ذکر کے بی نہایت و بی شمار ہین کسب سے ظاہر ہونگے **ذکر**

نفی واثبات بہی نماز فجر و عصر کے کہ محل نوافل نہین معمول

اور مختار ہی جان ای سالک طالب صادق کو لازم ہے کہ مدام

بحضور تمام بذکر قیام کری چنانچہ امتثال باوامر الٰہی اور اجتناب

نواہی کرنا منجملہ قیام سی ہی بذکر لسانی یعنی کہ ہرگز برخلاف

کتاب الٰہی اور سنت نبوی کے عمل نکرے اور حتی الامکان

فرمودہ پر ثابت قدم و راسخ دم رہی اور اپنی تئین زمرہ

مسلمین سے جانی اور غرض حضور ی سے ذکر میں یہہ ہی کہ بی غرض

اور بی طلب عوض یا جلال صاف مشتغل بذکر ہو وے اور سب

عوض اجبار ی دوستی و محبت رکھی اور خواہش اپنی در میان

اور کار پر اد و ست ترک کری اور طلب کو چھوڑ دے کہ طالب بندہ

راہ ہی جو مطلوب کہ بعد از طلب حاصل ہووی وہ بقدر حوصلہ
طالب کے ہی لازم ہی کہ ترک طلب مراد اپنی سی کری اور جو چیز کہ
عالم مین واقع ہو مراد اپنی تصور کری تا آسودہ و شادمان ہووے
فرد تا ترک مراد خود نگوی صد بار ؛ یکبار مراد در کنارت ناید
اور چاہیی بہ تلقین مرشد طریقت مشغول بذکر ہووے اور بہ سیکی شکم
عادت کری کہ پر شکم کہانا عادت ہی ستوروں کی اور پیوستہ
با وضو رہی اور او پر ادائی فرائض اللہ اور سنت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے مستعد و مقید ہووے اور ساتھہ قرات
کلمہ طیب و شہادت اور توحید و تمجید اور کلمہ استغفار وغیرہ ادعیہ
اور مناجات کے اوقات اپنی معمور رکہی اور اکثر اوقات درود
پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بحضوری تمام بہیجتا رہی اور تلاوت
قرآن اور صوم و صلوٰۃ اور صدقات نافلہ خوگر ہووے اور دایم
مشغول بذکر اور قایم اللیل اور وہم خودی اپنی کا درمیان سی دور کرے

اور بانکار متنوعہ کہ مشایخ طریقت سی حاصل کیی ہوں ہیکدلی و یک

زبانی ذاکر رہی **ابیات** خیز در کاسۂ زر آب طربناک انداز

حالیا غلغلہ در گنبد افلاک انداز ✤ چون گل از نکہت او جامہ قبا کن حافظ

وین قبا در رہ آن دلبر چالاک انداز ✤ جان کہ مومن محب وہ ہی نہ بغیر

اسکی شکم خو پذیر ہوے نقل ہی کہ نتیجہ گرسنگی سبب حجانی از ترک

سیری تمام شیطانی ہی سعادت مثل علم و حکمت کے گرسنگی میں

مندرج کی ہی اور شقاوت مثل جہل و معصیت کے سیری مین **بیت**

با گرسنگی خو بمی پذیر است سعید ✤ در سیری بدبخت نزد کر است بعید

جان کہ محب مدام آرام پذیر یا بعہ ہوتا ہی اور جو دل کہ خالی ذکر اللہ سے

ہووے وہ دل تصرف ابلیس مین ہوتا ہی یکانگی ذکر مین ہی اور بیگانگی

غفلت مین **ایضا** وقتی کہ بذکر جہر مشغول ہو پانسو مرتبہ سے ہزار کی

اور زیادہ جسقدر چاہی شروع ذکر نفی و اثبات سی کہ لا الٰہ الا اللہ

ہی کری اور لا الٰہ الا اللہ کو بمدکشش دیکر بجانب راست لیجاوے

اور لا الٰہ الا اللہ کو دل پر ضرب کرے اور اگر دل چاہے ذکر نفی و
اثبات کو موقوف کر کے بطریق شغل یاد کرد مشغول ہووے اور پھر
بذکر اثبات یعنی صرف الا اللہ کے بمد و شد مشغول ہووے او دل پر ضرب
کرے اور پھر حبس کر کے ساتھ شغل یاد کرد مشغول ہووے پھر اسم ذات
یعنی صرف اللہ ساتھ مد و شد کے دل پر ضرب کرے اور پھر قاعدہ معہود
یعنے حبس دم کے شغل یاد کرد میں مشغول ہووے اور گاہے اسم ذات کی
چار ضربیں کرتا رہے جانب راست اللہ چپ اللہ پیش اللہ او دل پر
ضرب کرے اور اثبات چار ضربیں بھی اسی طور ہے اور کبھی زانو پر
استادہ ہو کر دل پر ضرب کرے اور متواتر اسی طرح عمل میں آوے
یعنی زانو پر استادہ ہو کر حق بسوی آسمان کہے اور دل پر ضرب
کرے شیخ محی الدین عربی قدس سرہ شرح رسالہ کلمۂ طیبہ میں فرماتے
ہیں کہ کلمہ طیبہ کے تین حرف ہیں کہ مقابل اونکے چوبیس ۲۴ عالم
ہیں نو ۹ برزخ علویہ و سفلیہ اور گیارہ ۱۱ افلاک اور چار علویات

کہ وہ حقایق ہیں اوایل عوالم اختراع کے پس چوبیس عالم ہیں کہ
ہر عالم میں حقیقت ایک حرف کی نورانیہ سے ہی پس بنورانیت
ان حروف کے ہر عالم کا ظہور متحقق ہوا ہی اور حقیقت عالم علوی و
سفلی کی بذات عرش ثابت ہی پس بذات عرش دو سطر ہیں مرقوم
ہیں ایک بنور ابیض اور دوسرے بنور اخضر اور وہ سطرین کلمہ کی لا اله
الا الله محمد رسول الله ہیں پس بان دو سطر نورانی کے عرش قایم
و مستقل ہی پس معلوم کر حقیقت اس لطیفہ روحانیہ کی اور اسمیں
ہیں تامل کرتا سر حال منکشف ہووے اور آٹھہ ملایک حاملان عرش
ہیں اونہیں سے انوار ملکوتیات و جبروتیات و ملکیات صادر
ہوتی ہیں اسلیئے کہ عالم علوی تمام انوار ہی اور نور الانوار حق
سبحانہ تعالی ہی کہ خود فرماتا ہی اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
پس ہر ملک کے واسطے تین حرف ہیں اس کلمۂ طیبہ سے تا ظاہر ہو
بسبب ان حروف کی جو کہ افق ملکوت و جبروت سا تہہ اوسکے

پیر ہی پس نور ملکوت عقل دراز کرتا ہی اور نور جبروت ارواحکو
اور نور ملک قلوب کو روشن کرتا ہی پس ضرب دینی تین سے
آٹھ مین چوبیس حرف واسطے آٹھ ملایک کے بالتمام پہنچے سمجھیہ
اسی لیے کہا ہی جو کوئی لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہی عرش عظیم
حرکت مین آوے اور ذکر کلمۂ توحید کا انس بحضرت قدس بخشتا ہی
ایسا جو کہ ذاکر زیادہ ہو انس اوسکا زیادہ جو کوئی ہر صبح بطہارت
ہزار بار کلمہ طیبہ کہی اسباب رزق اوسکے واسطے خواہ روحانی
خواہ جسمانی مہیا اور آسان ہووے اور جو کوئی سوتی وقت ہزار
بار کلمہ پڑہ کر سووے روح اوسکی بزیر عرش قوت کہاوے بسبب
قوت اپنی کے اور جو کوئی بوقت استوا ہزار مرتبہ کلمہ کہے
شیطان ہزیمت کہا کر پنہان و پوشیدہ ہووے **ایضا** جو کہ
وقت دخول شہر یا خروج ہزار بار کہی خدا تعالی اوسی خوف و خطر سے
مصئون و مامون رکہے **ایضا** جو کوئی کلمہ بحضور و فکر تمام ہزار بار

پڑھ کر یجات ظالم جبار اور عنید بدکردار کے دم کری حق جل او تعالی
اوسی پائمال کری اور نیست و نابود **ایضا** جو کوئی چاہی کہ
اطلاع اوپر غیوب کے اوسی حاصل ہوا اور اسرار ملک و ملکوت
منکشف ہو ذکر کلمہ مداومت کری **ایضا** جو کہ کلمہ طیبہ کو ستر
ہزار بار کہی اوسی اللہ تعالی بہشت مین داخل کرنی **طریق**
تفکر و تصور ذکر نفی و اثبات کا چار قسم ہی اول یہہ تصور
کرنا کہ نہین معبود یحق مگر اللہ جل ذکرہ دوسرے وہ کہ نہین کوئی
موجود ممکنات سی مگر حق ہی موجود ہی تیسری وہ کہ ممکنات
سیکو نفی کری اور اپنی تئین اثبات چوتھے یہہ کہ جس شی کی
نفی کری اوسی شی کو اثبات ہر تفکر و تصور کا ایک تیسرا
ہی موافق اوسوقت کے حسب الارشاد مرشد کے عمل کری بیان
ذکر اثبات مین کہ الا اللہ ہی اور اوسی ملکوتی بھی کہتین
سند فقط ذکر یک ضربی کی جو پہلے مذکور تمام انواع اثبات

نگاہ رکہی اور بائی زانوی چپ پر ضرب کری اور یہہ کہ
بظاہر زبان الا اللہ کہی باطن مین تفکر اونہین کلمات خمسہ کا
کہ نفی و اثبات مین کہی گئے حاضر رکہی اور یہہ فکر سب اذکار ملکوتی
مین ملحوظ رکہی اور عین ذکر دونو مین نقش اللہ برزخ تصور مین
رکہی تا فواید بسیار اور ثمرات بیشمار ظہور کرین **ذکر دو ضربی**
ساتہہ دو کوب کے جو سالک چاہی کہ ذکر دو ضربی ساتہہ دو کوب کے
اختیار کری اول جلسہ معہود نگاہ رکہی بعد ازان ایک ضرب
زانوی چپ پر دیوے اور ایک ضرب نیم رخ ہو کر آرنج چپ پر دیوے
لیکن دونو جگہہ الا اللہ کہے پہر ساتہہ حملہ کے دو کوب بحبس دم الا اللہ
کہتا ہوا نفس خود مارے اور سر اوٹہاوے اور پہر سر نو آغاز کرے
ذکر سہ ضربی اور سہ رکنی مین جلسہ معہود ملحوظ رکہی ایک ضرب
الا اللہ کی بجانب راست اور ضرب دوسری بطرف چپ اور ایک
ضرب دل پر مارے **ذکر چار ضربی** اور چار رکنی مین بہی رعایت

جلسہ مسطورہ ایک ضرب لا الہ کی جانب راست اور ضرب
دوسری جانب چپ اور ضرب دل پر اور ایک ضرب جانب پیش عمل
مین لاوے **ذکر پنج ضربی** اور پنج رکنی کہ اول برعایت جلسہ
معہودہ ایک ضرب الا اللہ کی جانب چپ اور ایک جانب راست
اور ایک دل پر اور ایک جانب پیش اور ایک بطرف آسمان
عمل مین لاوے **بیان ذکر ذات مین** اور وہ کلمہ ہی اللہ کا
اور اسی ہی سلسلۂ عالیہ قادریہ مثل کلمہ الا اللہ کے ایک ضرب
سی بارہ تک ضرب کرتے ہین اور اوسی ذکر حضور ہی کہتے
ہین اور آسان ترتیب ضربون مین از روی فہم و عمل دو یہ ہے
کہ کلمہ اللہ کو راست و چپ و بر ... بر تن آسمان و جانب دل
پانچ ضرب دیوے اور ... ست و جا تصور کری اس لیے
کہ غیر کو اصلا و مطلقا و ... وجود حق سبحانہ تعالی
کو انتہا مین کہ مقید ہو کسی مظہر ... سند ذکر ...

فرمایا سید محی الدین ابو محمد عبد القادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ
عنہ نے کہ اسم اللہ وہ اسم اعظم ہے جو دعا کرے مستجاب ہووے شرط یہ کہ
وجود غیر قلب میں نہ ہووے چاہیے کہ بعد از کسب لا الہ الا اللہ کے
ساتھ ذکر اسم ذات کے کرے یا اللہ ہے اس روش سے مشغول ہووے
کہ جو یا اللہ زبان سے کہے یا اللہ یا احد یا اللہ یا صمد تصور کرے
اور جانب چپ یا اللہ یا صمد اور جانب راست یا اللہ یا احد دل پر
ضرب کرے اور واسطے قضائے حاجت کے ایک اسم اسماء صفات
سے کہ مطابق حاجت کے ہووے ساتھ اسم ذات کے منضم کر کے مشغول
ہووے امید کہ حاجت روا ہووے ۔ بجہت مغفرت ذنوب و
تقصیرات کے باسم یا اللہ یا غفور یا غفار کے مشغول ہووے ۔
بجہت شفاء مریض اور ازالہ مرض کے ساتھ ذکر یا اللہ یا شافی
انت الشافی کے مشغول ہووے چاہیے کہ حرف ندا کو دل سے
نکال کر لفظ اللہ کو دل پر ضرب کرے اور شغل یا ہو اوپر قیاس

درویش شغل یاد اللہ کے ہی حیان کہ جو کوئی بر خلاف ہوائی نفسانی

کی غفلت سے روگردان ہو کر مشغلہ ذکرو عبادت شعار اپنا کری بیشک

سابقہ درجہ قرب و معیت حق کے پہنچی اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَلٰكِنَّ

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

یعنی البتہ وعدہ اللہ کا راست ہی لیکن بہت لوگ نہین جانتے

وہی جلاتا ہی اور مارتا اور اوسیکی طرف تم سب کے بازگشت۔

ای غافل عیش و خوشی حیات اس جہان بے ثبات کی عین وہم

خیال ہی جسکا نقش مثل نفوس کفار سابقہ تنعم حیات دنیوی کی

صفتون مشغوف ہوا وہ شخص تنعم حیات ابدی سے بی نصیب

محروم رہا اور لذت قرب الہی سے بعید اور عمر عزیز اپنی لطلب

لہو و لعب اور تفاخر و تکاثر اور زینت و آرایش بدنی مین ضایع

کرکے بخسران و نقصان ابدی فایز ہوا اکثر مردم اہل دنیا نی طلب

ان لذات فانیہ مین حیات جاودانی کو فراموش کیا ہی لازم ہی

ہر انسان کو کہ ہر آن اسم ذات زبان دل پہ بہر حال جاری رکھے

تا ببرکت اسم ذات کے بدرجۂ قرب و معیت کے پہنچے اس لیے کہ ثمرہ ذکر کا

حضوری ہے اور حضوری بغیر امتثال یا وامر و اجتناب از نواہی

اور بتوکے ہوا پرستی اور باز رہنے کے گمراہی سے حاصل نہیں ہوتے

جبتک خودی سے ہاتھ نہ اٹھاوے خدا پرست نہووے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ

حق تعالی نے خرید لئے مومنین سے نفوس و اموال ٭ بیکسے تبہ

وعدہ جنت کے ۔ پس واجب ہے کہ نفوس کو بریاضات مرتاض اور

اموال کو بمحبت الٰہی صرف کرے اور خیر و شر اور نفع و ضرر

اور خوف و رجا سب کچھ حق سے جانے اور جبتک کہ افعال کو

بجانب خلق منسوب کرے شرک خفی میں گرفتار رہے جاہیئے یہ

کہ غیبت و حسد اور بدگوئی و عیب جوئی اور ترش روئی سے

دل برداشتہ ہو کر شرک خفی سے پاک ہووے اور شربت توحید بمذاق

جان چلبی **بیت** شق بهو نفس مشنود این جهان ؛؛
اسپ شہوت از حدود دین دبیرون ران ؛؛ خدا تعالی جو کچھ
کرتا ہی پوچھا نہیں جاتا اور عباد سوال کئی جاتے ہین لا یسئل عما
یفعل وہم یسالون ؛ **فصل** بیان انفاس مین اے عزیز
صلاح دل حاصل نہین ہوتی بجز پاس انفاس کے اور مراتب پاس
انفاس تین ہین تزکیہ تصفیہ تجلیہ تزکیہ پاک کرنا ہی دل کا اوصاف
ذمیمہ سی طالب کو چاہیئی کہ اول نفس کو پاک کری اور نفس بی ریاضت
ومجاہدہ وطاعت پاک نہووی بس جو کار یا ستقامت پہنچا نفس پاک
ہوا اور صفات تزکیہ نی ظہور پایا اور تصفیہ صاف کرنا دل کا ہی
بحصول صفات حمیدہ اور تصفیہ دل بی پاس انفاس متعسر و
ناممکن اور پاس انفاس یہ ہی کہ طالب بر آمد و در آمد نفس میں
ذاکر ہووی اس لئی کہ واسطے ہر چیز کے ایک صیقل ہی اور صیقل
قلب کا ذکر ہی اللہ تعالی کا اور اسی کا نام تجلیہ ہی طالب کو لازم ہی

کہ ابتداء حال مشغول ہو بذکر جلی یعنی بذکر زبان تا حضوری دل
حاصل ہووے اور روزنہ اوسکا کشادہ اسلیئی کہ دل دو سوراخ
رکھی زیر سینہ و بالینہ وقتی کہ سالک ذکر جلی بزبان خلوت مین بعد
چار الفی لا کے کہ نفی الہ باطلہ کی ہی الا اللہ بقوت تمام بطریق
صداکے قلب پر مارے در بالینہ کشادہ ہووے اور در زیر سینہ بذکر
خفی کشادہ ہووے اور طریق اوسکا یہہ ہی کہ راہ دم بند کری تا کہ
تنگی نفس باہم پہونچی اور درہ فرودینہ وا ہووے اور ایک عمود
نور احدیت سی فرود آوی لیکن یہہ سوراخ فرودینہ غیر مرئی ہی
نہایت باریکی سی چاہیئی کہ ایک ساعت اس سے غافل نہووی کہ کثرت
ذکر جلی سی باب ذکر خفی وا ہووے اور مقصود دل حاصل اور
طاعت دو قسم ہی ظاہری اور باطنی طاعت ظاہری صوم و
صلوۃ اور کم خوری و کم گفتاری اور کم خوابی اور کم اختلاطی
بمردان ہمہ اوقات اسمین مشغول رہی اور طاعت باطنی یا بیس

انفاس ہی کسی وقت اوس سے غافل نہو وی طاعت خفا ہی
کراما کاتبین لکھتی ہین اور تفکر و ذکر باطنی معاملہ ہی باخدا
اوسپر بجز اوسکے اور کوئی واقف آگاہ نہین اور اس سے
انوار تجلی حضرت قدس بباطن بندہ فرود آتی ہین اور روشنی
نفس حاصل ہوتی ہی اور نفس صفت دل پیدا کرتا ہی اور دل
صفت روح تصفیہ اسیکو کہتی ہین ای عزیز مراد روشنی سے
یہہ ہی کہ حضرت آفریدگار پیش از خلقت خلق واحد و فرد و صمد
وحی و قیوم تہا چاہا کہ وحدانیت اپنی اظہار کری اول روح
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کی جیسا کہ حضرت نی فرمایا ہی
اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ مِنْ نُوْرِیْ مین نور خدا سی ہون
اور خلق میری نور سی مخلوق ہی پہر حق تعالی نے اوس نور دلکو
پیچھے سات لاکہہ سال کے قبضہ قدرت اپنی مین پیدا فرمایا د
نور دل نی التماس کیا الٰہی وسیدی ایں بے طاقتِ فراق ...

تجہسی نہین رکہتا اسقدر مدت دراز تونی عشق و محبت اپنی مجہی پرورش
کیا اب مین جدا نہین ہوسکتا حکم الٰہی صادر ہوا کہ تجہی بجز خوشنودی
ورضا میری کچہہ کام نہین ہمنی واسطے اظہار و علامت اپنی کے تجہی
پیدا کیا ہی ازان بعد نور دلکو درد فراق سی نو لاکہہ سال عالم محبت
مین رحمت خدای عز و جل سی اس قدر آب چشم سی روان ہوا کہ
دریا ہوگیا اوسی بحر الحیوان کہین پہر حق جل ذکرہ نی تازیانہ قہر
اوسپر مارا غلبۂ قہر سی ہوا اور آتش پیدا ہوی اور سختی نور آتش
محبت سی ایک اوس نور سی عزرائیل کو پیدا کیا دوسرے گندم
بعد ازان وہ نور دل نو لاکہہ سال مثل چرخ پہرا اور اجزا اوسکے
ذرہ ذرہ ہوی پس ازان اون اجزار نور دلکو حضرت حق جل ذکرہ
نی تین قسم کیا قسم اول سی تمام سر اور قسم دویم سی تمام جانین
اور قسم سیوم سی تمام نور پیدا کیی پس نور دلکو منکسر کیا اور
فرمایا مین نزدیک شکستہ دلونکی ہون بعد ازان حق تعالی نی

بقیہ اجزاء نور کو ہر دلکو نو سو برس اور پرورش کیا بعد ازاں
بقیہ گوہر سے دنیا گوہر پیدا کئی اول اونسی گوہر سموات
وارض پیدا کیا پھر گوہر عرش پھر گوہر کرسی پھر گوہر لوح
پھر گوہر قلم پھر گوہر بیت المعمور پھر گوہر بہشت پھر گوہر دوزخ
پھر گوہر شمس پھر گوہر قمر پیدا کئی پھر عالم غیب سی ندا آئی
کہ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰهِ تَعَالیٰ یعنے دل مومن کا تخت
ہی اللہ تعالے کا وہ بہت فراخ وکشادہ ہی کرسی سے اور دل کو
گوہر اس سبب سے کہتی ہین کہ حق تعالی نے گوہر کو گنج کیا ہی
اور اس گنج مین سات گنج ہین اور ہر گنج مین ایک گوہر رکھا
ہی گوہر عشق گوہر محبت گوہر سر گوہر روح گوہر معرفت
گوہر فقر گوہر ذکر باطن حق سبحانہ تعالی نے ان کنوز سبعہ کو کئی ہزار
سال پوشیدہ رکھا پھر حضرت حق جل ذکرہ نے آدم کو خلعت
وجود آراستہ کرکے فرمان دیا کہ ہمنے تجھے خلیفہ اپنا کیا اور تجرید

فرمان رب جلیل صادر ہوا کہ آدم کو تخت نشین کرے جب آدم
تخت نشین ہوا ملائکہ کو حکم ہوا کہ سب آدم کو سجدہ کریں سبنے
سجدہ کیا مگر ابلیس نے اس حکم سے ابا کیا اور سرکشی پھر جبرئیل علیہ
السلام کو حکم پہنچا کہ بقالب آدم علیہ السلام نفخ روح کرے تا قدرت
بھی ظہور پاوے پس بعد پہنچنے روح کے بجسد آدمؑ اوسے دو قسم
کیا ایک قسم نے سر میں جگہہ پکڑی نام اوسکا عقل ہوا اور قسم
دوسری جسد میں گئی وہ مسمی بہ نفس و دم ہوئی ازاں بعد آدم
علیہ السلام ہشیار ہوے حضرت رب العزت نے اونمیں پانچ
چیزیں پیدا کیں گرسنگی تشنگی لذت قوت ماسکہ قوت دافعہ
پس جب آدم نے سر بر داشتہ کیا دیکھا کہ اشجار گندم پیش نظر
جلوہ گر ہیں پس بوسوسۂ شیطانی آدم علیہ السلام نے دست دراز
کیا اور خوشۂ گندم تناول کیا جو اندرون شکم کیا تمام قالب آدم
علیہ السلام گوشت و خون ہوگیا اور دل کہ پارۂ نور تھا وہ بھی

گوشت ہوا اور اعضا متمثل ہونے شروع ہوئے اور قوت و نور

پیدا و ظاہر ہوا اور پہلوی چپ آدم علیہ السلام کے حضرت حوا متولد

ہوئین اور آدم علیہ السلام بہشت سی دنیا مین آئی ای عزیز خاموشی

اختیار کر کلام لغو اور بیہودہ او رضا سی کہ خواجہ بایزید بسطامی

قدس سرہ لکہتی ہین کہ کوئی چراغ روشن تر خاموشی سی نہین اور

خاموشی راحت ہی واسطے کراما کاتبین کے اور وہ آمرزش طلب

کرتے ہین اوس بندہ کے لئے ای عزیز آدمی مین عیوب بسیار اور بے شمار

ہین سب تعلق بگویای رکہتی ہین جسنی زبان اسکی اختیار کے

تمام عیوب اپنی پوشیدہ کئے **بیت** او باہمہ در حدیث و گوش

ہمہ کر ؛ او باہمہ در جمال و چشم ہمہ کور ؛ اور لکہا ہی کہ رات

دنکی چوبیس ۲۴ ساعات ہین ہر ساعت مین آدمی ایک سو

تراسی دم لیتا ہی کہ رات دن مین چار ہزار تین سو بانوین دم ہوتے

ہین اور ہر دم سی روز قیامت باز پرس ہوگی — اور اذکار

سوائی اقسام مذکورہ کے اور بہی چندا قسام ہین کہ بحیز تحریر
آتی ہین از انجملہ ذکر عبرت ہی بجلب معین دایم الحال بہمہ احوال
مشغول ہووے اسطور سی کہ جو چیز دیکہی انکہہ بند کری اور کہولے
بتصور اسم ذات کے اگر کوئی ایک اربعین اس ذکر پر مواظبت
کری ایک حالت اوسی پیش آوی کہ بظاہر و باطن ہستی مطلق
ظہور کری اور ذکر استیلا ایک ذکر ہی کہ اعضای ظاہری
کو حرکت دیوی چاہیی کہ خانہ فکر سے بصفحہ باطن کلمہ طیبہ کو
انشا کری اوس سے خطرہ بندی حاصل ہووے اور اسکے دو
طریق ہین با ضرب و بی ضرب سند عشقیہ کی با ضرب اور سند
نقشبندیہ کی بی ضرب طریق اول اسطرح پر ہی کہ کشش مین
لفظ اللہ بدل کہی دوسری یہہ کہ لفظ ہو تحت ناف سی بام
الدماغ پہنچاوے اپنی فکر مین نہ بزبان پس بعد سات مرتبہ کے
بفکر ہو دم کو زیر ناف پہنچاوی ذکر حیران طریق ذکر حیران

اگر سالک چاہی کہ بذکر حیران مشغول ہووی پس اوسمین کوئی

جلسہ معین نہین لیکن اول معدہ صاف چاہیئی بعد ازان دائم

الحال بجمیع احوال مواظبت ساتھ اس ذکر کے کری اس طریق سے

کہ حبس دم کرکے سات بار زیر ناف سی تصور مین لفظ امدد کو

ببالا کشش دیوی اور فرو گذاشت کری ہر کشش مین امدد ل

کہی اور دم کو بتصور ہو تحت ناف سی بالا کشش دیوی جو سات

نوبت اسطریق پر ایکدم مین تمام کری پس دم کو بتدریج فرو گذاشت

کری پہر سر نو آغاز کری بعد چالیس ہزار کے کشایش حاصل

ہووے کہ دل خود بخود دلی اختیار بذکر حق ذاکر ہووے پس ازان ایک

حالت ایسی ظہور پکڑی کہ سالک قید اسما و صفات سی خلاص

پاوی اور بوادی حیرت کہ مقام ہی تجلی انوار کا وہان پہنچی

ذکر کبریا ذکر کبریا مین جلسہ معہود نگاہ رکہی اور پشت کو خم

کرکے سر کو میان کتفین چسپیدہ کری اور دم کو بتصور ہو تحت

ناف سی بالا کہینچی اور حبس کر رکہی جو طاقت نہ رہی پہر سر نو آغاز
کری تہوڑی مدت مین بمواظبت اس ذکر کے متصف بتجلی ہوگا
لیکن سند تصور کی مرشد سی معلوم کری **طریق استیلا**
و عشقیہ مین جلسہ معین نہین ہمیشہ جس حال مین ہو مواظبت
کری جیسا کہ کاتب قلم اپنی سی حروف ظاہری کاغذ پر لکہتا ہے
اسیطرح سالک قلم خطرہ اپنی سی حروف کلمہ طیبہ کے لوح باطن
پر لکہے باین صورت کہ اول زبان کو بکام چسپان کر کی نفس
کو درمیان بند کرہی اور لام کو کتف راست سی آغاز کری اور
بجانب راست ناف کے لیجاوے اور برابر ناف پر قلم خطرہ کو گردش
دیکر الف لا کو جانب جیب سی بالا کہینچی تا سر الف بکتف
چپ پہنچی اور ناف درمیان کرسی لا کے پڑی اور اوسکو
درمیان ناف الف و لام لا کے مرتب رکہی اور الا اللہ دل پر لکہے
ذکر استیلا و نقشبندیہ مین کوئی جلسہ معین نہین دائم

پس اصل دوسرے ساتھہ استعمال اسم ذات کی یہاں ہی ارادہ وحفظ
وایسا ہی کرے جیسا بکلمہ توحید کیا تہا خفی وجہر مین اور اس شغل مین
تین چیز پر نظر رکہی تصور صورت پیر کا بخارج اور تصور اسم ذات
بقلب اور تکرار ذکر بزبان یہا سکت کردئی درمیان تر ہی ہنی ہی
مطلوب اہل وصول کا بشغل اسم ذات کے بنظر تو سلسلہ علیہ قادریہ
کے اور یہہ اسم ذات اسم ہی نہایت بزرگ وشامل کفر واسلام
جامع بجمیع اسما اور کوئی چیز اس اسم سے خارج نہین اور یہی اسم اعظم
ہی صاحب صفات سہ گانہ ایجاد وابقا وافنا کا تمام مخلوقات
اور ذوات موجودات ان تین صفت سی خارج نہین لیکن اس اسم
اعظم سی کوئی واقف نہین مگر بعض مشایخ کاملین بہ سبیل ندرت
فصل بیان اشغال مین طریقہ فقرا مین ایک شغل آواز
ہی کہ نام اوسکا سلطان الاذکار ہی اور وہ تین قسم ہی ایک
وہ کہ باہم حرکت دو چشم سی پیدا ہووے جیسے کہ حرکت دو دستے سے

آواز ظاہر ہووے اور حرکت یکدست ہی صدا ظاہر ہووے دوسری

وہ کہ بی حرکت جسم کثیف اور بی ترکیب لفظ عنصر آتش و باد اونکے

اندر سی ظاہر ہووے اور اس آواز کو بسیط و لطیف کہتی تیسری

ایک آواز ہی ہیچ کہ بلا واسطہ ہمیشہ ظاہر ہووے اور یہہ آواز دم

یک نہج پر ہووے اور کم و بیش نہووے اور تغیر و تبدیل اوسمیں راہ

نپاوی اور بی جہت ہووے اگرچہ تمام عالم اس آواز سی مملو اور

پر ہی لیکن بجز اہل دل اس آواز پر کوئی نہ مطلع ہووے اور نہ سنے

اور یہہ آواز پیش از آفرینش موجودات تہی اور ہی اور ہوگی اور

اسکو آواز مطلق اور بیچہ کہتی ہین اور کوئی شغل فایق و بالاتر

اس شغل سے نہین اسلیئے کہ ہر شغل باختیار شاغل صادر ہووے

جو شاغل ایک لحظہ اوس سے باز رہی منقطع ہووے مگر یہہ شغل بے

بے ارادہ شاغل بطریق دوام بے انقطاع و انفصال میسر ہووے

اور اکثر احادیث صحیحہ سے کہ صحاح ستہ مین مسطور ہین ظاہر

ہوتا ہی کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش از بعثت اور بعد از بعثت
ہمیشہ متوجہ ساتھہ شغل کے ہوئی ہین لیکن کسی ایک نے علماء قشیری سی
یہہ مقصد نہین پایا اور راہ اوس طرف نہین لیگئے ہین خدیجہ کبری
رضی اللہ عنہا سی مروی ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل از
بعثت اندک طعام ہمراہ لیکر غار حرا مین کہ ایک غار ہی حوالی مکہ
مین مشہور و معروف تشریف لیجاتے اور اوس مجاز مین ساتھہ اسمی
ذکر کے مشغولی فرماتے تا اثر اس شغل سی صورت جبرئیل علیہ السلام
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظاہر ہوئی اور ابتدا اردو ہی
آشنا ورکی ہی تہی ازان بعد ہوا جو ہوا ای یار جو توجا ہے کہ
مبارک سلطان الاذکار کو شروع کری چاہیئی کہ شب یا بروز صحرا
مین کہ تردد آمد و شد مردم سی محفوظ ہو یا کسی حجرہ مین کہ وہان
آواز کسیکی نہ پہنچے جاکر متوجہ بگوش اپنی کے نشست کری اور تہ
توجہ مین جسقدر ہوسکے غور کری کہ بالتحقیق ایک آواز لطیف

جلوہ کرے اور وہ آواز رفتہ رفتہ ایسی غالب ہووے کہ جمیع
جہات سی ذاکر کو احاطہ کری اور کسی جگہہ اور کسی وقت اوس سے
جدا نہووے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی کیفیت نزول وحی
سی کوئی سایل ہوا آنحضرت نی فرمایا گاہی مجہی ایک آواز آتی
ہی مثل آواز جوشش دیگ اور گاہی مانند آواز زنبور شہد اور
کبہی صورت پذیر ہوتا ہی فرشتہ بصورت آدمی کہ مجہسی ہمکلام
ہوتا ہی اور احیانا مین ایک آواز سنتا ہون مثل آواز جرس
جیسا کہ حافظ شیرازنی اشارہ طرف اس معنی کے فرمایا ہی بیت
کس ندانست کہ منزلگہ معشوق کجاست : این قدر ہست کہ بانگی جرسی می آید
اور گاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سوار شتر ہوتی تہی اور
وحی نزول کرتی اور اسقدر شدت و زور ہوتا کہ ناقہ خم ہو کر زمین
پر بیٹہہ جاتی اور یہی مضمون مسطور با حادیث ہی اور اشارہ ہی
سلطان الاذکار کہ انبیا کو اسی آواز سی آیات وحی اور احکام

الحال سب احوال مین مواظبت کری اس سند پر کہ زبان کو
بکام چسپیدہ کری اور دم اندر نگاہ رکھی اور بقلم فکر سر الف
لا کو سر ناف پستان راست سی کشش دیوی اور پستان راست کی
درمیان کرسی لا کے واقع کری اور سر لام کو اوپر بہر قلب کے پہنچا وی
اور آلہ متصل کرسی لا کے کرا وپر پستان راست کے واقع ہوا ہی
لکہے اور الا اللہ محمد رسول اللہ متصل قلب کے **دوسرا طریق**
یہہ ہی کہ زبان بکام چسپیدہ کر کے دم کو نگاہ رکھی اور بفکر خطرہ
تمام کلمہ طیبہ کہی اور چار نوبت بحبس دم انصرام پہنچا وے
ذکر خفی ناسوتیہ اول چاہیی کہ پاس انفاس بنفی و اثبات
آمد و شد نفس مین نگاہ رکھی بوقت برآمد نفس کلمہ لا تصور
کری اور بہنگام درآمد کلمہ اثبات کہ لا آلہ الا اللہ ہی تصور کرے
ذکر خفی ملکوتیہ مین بوقت برآمد دم کلمہ الا اللہ تصور کرے
اور ذکر خفی جبروتیہ مین اول بجلسہ معین بحبس دم متصور اسم اللہ مجردہ کو

بالاکشش دیوی پہر سا تہہ اوسی تصور اسم کے نیچی لاوی اوپر بالی
اسی طریق پر مواظبت کری **ذکر لا ہو تیہ** بعد ملاحظہ جلسہ
مذکور کے پشت خم کری اور سر کو درمیان کتفین لسینہ چسپان کری
اور دم کو بتصور ہو تحت ناف سے بالاکشش دیکر حبس کری جب
بیطاقت ہو بتدریج دم کو براہ بینی فرو گذاشت کری پہر آغاز
کر کے ہزار تک پہنچاوی بعد چار ماہ کے ثمرہ اس ذکر کا ظاہر
ہووے **ایضاً** ذکر اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی
بلحاظ جلسہ معہودہ بفکر نگاہ رکہی اور حبس دم کرے بی حرکت
لب بشغل مذکور مشغول ہووے جو اللہ حاضری کہی اِنَّ اللہَ بِکُلِّ
شَیْءٍ مُّحِیْطٌ تصور کری اور جو اللہ ناظری کہی اِنَّ اللہَ بَصِیْرٌ
بِالْعِبَادِ تصور کری اور ہنگام کہنی اللہ شاہدی کے اَیْنَمَا تُوَلُّوْا
فَثَمَّ وَجْہُ اللہِ یا شَہِدَ اللہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ تصور
کری اور بوقت اللہ معی کہنی کے وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ

تصور کری پہر یہ تو اللہ معی اللہ شاہدی اللہ ناظری اللہ بہا حاضری
ساتہہ تصورات مذکورہ کے بطریق تواتر یعنی ہیچ وقت دل مشغول اس ذکر سے رہے
یہہ ذکر فواید کثیرہ بخشتی ہے۔ جان کہ مشرب علیہ قادریہ دو اصل ہین
بیان کیا ہی اصل اول نفی و اثبات اور وہ عبارت ہی کلمہ توحید
سی اور وہ طریقہ سنیہ مین دو وجہ سے استعمال کرتے ہین۔ ایک
بطریق جہر دوم بطریق خفی اور خفی پہر دو قسم ہی اول بخروج
نفس ملاحظہ نفی کرے اور بدخول اثبات اور ثانی عکس ہے
اول کا لیکن بجمیع احوال جہر و خفی مین ملاحظہ صورت پیر اپنی
اور معنی کلمہ توحید سی غافل نہووے اور دونو طریق ذکر خفی مین
تحریک لسان نکری بلکہ بحال خود چہوڑ کر قلب سی مستمع ہووے کہ دل
تکرار کلمہ توحید کری اور جمیع طرق مسطورہ مین عدد طاق یعنی
تین یا پانچ یا سات یا نو پر محمد رسول اللہ کہی خفی مین خفی اور
جلی مین جلی اور ایک طریق استعمال کلمہ توحید کا یہہ ہی کہ

اولاً قدم بمتابعت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بظاہر و باطن اور
بقول و فعل مستحکم رکہی بعد ازان مشغول بمراقبۂ وحدت وجود
ہووے کہ عین معنی کلمۂ طیبہ کے ہین بی اشتراط طہارت اور بے
تخصیص وقت اور بی ملاحظۂ پاس نفس اور بدون ملاحظہ حرف
کلمہ کے بلکہ فقط ملاحظۂ معنی کرے بہر حال نشست و برخاست
اور رفتار اور خواب و خورد و پوشش مین اور وہ اسطریق پر ہے
کہ پہلے نفی غیر کری ظاہر و باطن مین پس وقتی کہ نفی غیر متحقق
ہووے نرہی مگر ثبوت حق اور ایسا خیال کری کہ وہ میری دلمین
ہی یا میری ساتہہ ہی رباعی جام جہان نما دل انسان کامل است
مرآت حق نما بحقیقت ہمان دل است ؛ دل مخزن خزاین سر الہی است
مقصود ہر دو کون ز دل جو کہ حاصل است بیت او در دل من است و
دل من بدست او ؛ چون آئینہ بدست من و من در آئینہ فرد تو مباش
اصلا کمال این است و بس ؛ تو ز خود گم شو وصال اینست و بس ؛

انہی معلوم ہوتی تھے اور اولیا اس آواز صرف کی جہت دلی
انقطاع سی جمعیت و لذت اور وجد و ذوق دریافت کرتے
ہین یہانتک کہ تمام اشغال و لذات بھول کر اسی لذت اور بحر ہوت
مین مستغرق رہتے ہین کہ تمام وقت انکا ہر دم پیدا ہوتی ہو یا محبوب
غوث الثقلین قدس سرہ فرماتی ہین کہ سیفمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
چھہ سال غار حرا مین شغل سلطان الاذکار رہی اور ...
غار مین بارہ سال شغل سلطان الاذکار مشغول رہا اور آخر
بکشایش عظیم واصل ہوئی پس جو طالب کو شغل سلطان
الاذکار یہہ مرتبہ حاصل ہووے حفظ اوسکی مین کوشش بلیغ
صرف کری تھا نکہ ملکہ ہو جاوے جیسا کہ صحرا اور حجرہ مین
سنتا تھا بازار اور مجمع خلایق مین سنے اور بوقت غلبہ اس
شغل لطیف کی آواز اوسکی آواز دف و دہل و نقارہ ... سے
کرتا اسلئیے کہ اصل ہی جمیع اصوات کی اور سب اصوات ...

ہین اوسکی لیسن بوقت کمال اس شغل کے سالک بحر لطافت
مین مستغرق ہووے اور دریای حقیقت دلمین جوش زن ہووے
کہ سرچشمہ ہی حقیقت وجود سالک کا اوسوقت خودبخود ہر صدا
وندا کہ ہی وجود مین آوی کہ ہر رنگ لی اوس ہر رنگ سی صوت
ہستی پکڑی ہی اور چونکہ وہ لی نہایت ہی صوت اور رنگ
اوسکے بہی لی نہایت ہین اور صدا وندا ابہی لی نہایت جیسا کہ
وہ ذات ساتہہ کسیکے مشابہ اور مانا نہین اسیطرح یہ آواز بہی
ساتہہ کسیکے مماثلت نرکہی **نقل ہی** کہ ایک فقیر ابتدای حال مین
ایکروز طالب اس ذکر کا ہو کر ایک بزرگ پاس گیا اور پہلے اسکے
ہی وہ فقیر خالی مشغولی سی نہ تہا بلکہ مشغولی اوسکی نے ایک
صورت پیدا کی تہی مگر ہوس باقی تہی اوس بزرگ نے فرمایا کہ
سبب تیری ہلاکے یہہ ہی کہ تو مشغولی بصورت سرمدی کہ اوسے
صورت لایزال ہی کہین اور جو کہ مین اوسی انہد کہین اختیار

کر میںنے کہا کس طرح تو سی فرمایا دونو سوراخ گوش اپنی کے انامل
سبابتین سے محکم بند کر اور متوجہ ہو کہ تیری دماغ مین ایک آواز
مثل آواز افتادگی آب کے بلندیسی مسموع ہووے چاہیی کہ تو متوجہ
بسماعت اوس آواز کے اور ایک لحظہ اوس سے غایب و
غافل نہو اور جب رسوخ پیدا ہو قدری اون دونو انگشت کو
سست کر اور پہر متوجہ ہو کہ شور اوس عالم سی وہ صوت
تجہسے غایب نہووے بحدیکہ بلا وضع سبابتین وہ صوت حاصل
ہووی اور شور عالم و عالمیان مانع و مزاحم نہووے و تیرے تئین
اوس مقام مین ایک شوق بہم پہنچی کہ بیان و نوشتہ سی خارج
ہی اور بعضی فلفل کو پنبہ مین پیچیدہ کر کے صماخ اذنین مین
محکم رکہین کہ بحرارت فلفل وہ صوت قوت پکڑی اور بعضی
سی یہہ سنا ہی کہ فلفل کو پارچہ حریر سرخ پیچیدہ کر کے گوش
مین محکم رکہین تا حرارت زیادہ حاصل ہووے اور صوت

بہت قوت پکڑی اور دو فصل بعد گذرنے ایک سال کی کہ واسطے

بعض چشم کے بہت مفید ہی غرضکہ اوس فقیر کو اس شغل نہایت ہی

ترقی اور کشود حاصل ہوئے جسکا کہ وہ طالب تہا بخوبی حصول اوسکا

بہم پہنچا اور اون بزرگ نے فرمایا کہ میان میر لاہوری اور آنکی

یاری بھی شغل کرتی تہے غرضکہ میں یہہ سخن بخدمت ایک شیخ شیخ

یحیی کی کے نقل کیا اونہوں نے فرمایا یہہ شغل نہایت مفید ہی

کہ خاطر مشتتہ میں جمعیت پیدا کری اور سب طرفسی یکسو ایس

مراقبہ کو وحی قدیم کہتی ہیں اور شغل [illegible] بہی مسمی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غار حرا میں مشغول ہوتے تہے

اور تمام اہلبیت اور صحابہ متفق ہیں کہ غار حرا میں یہی شغل

اول لکہی گئی ایک بہ آورد و برد اور دوسرا سلطان الاذکار

شغل آنحضرت تہا بیان شغل امہات و اوراد

[illegible] ملفوظات میں عبد اللہ شطاری

رحمۃ اللہ علیہ سے شغل امہات درمیان مشایخ چشتیہ علیہ اور شطاریہ

کے ساتھ سے پایہ کے مشہور ہی اور اعاظم اذکار دونو سلسلہ علیہ سے

ہی اور یہ شغل سے پایہ تین رکن رکھی ایک اسم ذات بمقام حدیث

نفس دوسرا ملاحظہ صفات بمقام خطرہ تیسرا خیال برزخ مرشد

اسی لیے اس شغل کو بابر توسے پایہ تشبیہ دی ہی کہ ابریق بقیا پایہ

قایم ہی اسی طرح یہ شغل امہات و صفات عبارت ہی سمیع

بصیر علیم سی بواسطہ ہونی اونکے ام اور اصول سایر صفات

اور تصور صفات یا اسم ذات اصطلاح مشایخ مین مسمی بعمل احمد ہی

اور ارادہ تصور صورت مرشد کا واسطے اور رابطے او برزخ

مین اس لیے ہی کہ تصور مرشد رابطہ و واسطہ ہی درمیان حق تعالی

اور مرید کے اور شرایط اس ذکر کی سات ہین شد و مد اور تحت

یہ تین داخل ہین بمنزلہ رکن کہ بدون ان تین کے شغل درست

نہین ہوتا ہیں چاہیے ان شرایط کے ذکر سے رکنے ذاکر ہیں انہی

ہوتا ہی بعضی فوق کو شرط ہفتمی شمار کرتے ہیں اور داخلے

بمضمون اس بیت مشہور کے بیت برزخ و ذات و صفات و شدو

مد و تحت و فوق ۞ می فزاید طالبانرا کل نفس ذوق و شوق

ساتھہ اس تقدیر کے ذکر ہفت رکنی ہوتا ہی ثلثہ مذکورہ اور

محاربہ و مراقبہ اور محاسبہ و مواعظہ اور یہہ متداخل ہیں

تداخل محاربہ کا شد میں ہی اور تداخل مراقبہ بملاحظہ اور بعضی

نے ملازمہ بجہت رفع عطلت و غفلت اوابات پر زیادہ کیا

ہی اور یہہ تینون خارجی ہیں پس ساتھہ ان ہفت شرایط کی ذکر سہ رکنی کو

بمبالغہ رعایت ان شروط کے ذہ رکنی کہتی ہیں اور باعتبار فوق

یازدہ رکنی اور باضافت تعظیم و حرمت دوازدہ رکنی اور شد و

مد اور تحت عبارت ہین کشید اسم ذات سے ساتھہ مدِ سنہ الفی کے

زیر ناف سی بشدت و شفقت تمام اور محاربہ اشعار ہی حرب و جنگ

کرنا ذاکر کا ساتھہ نفس اپنی کے او. نثار کرنا جان کا بیش جانان

بیت بہر روشش کہ میسر شود بکن جہدی : کہ خویش را بسر کوئی آن نگار کشی : اور مراقبہ ہی مشتق رقیب سی بمعنی محافظ ہونی کے دلپر کہ خطرہ غیر راہ نپاوے اور محاسبہ حساب اعمال و اقوال و احوال سالک کا سب حال مین اور مواعظہ اشارہ ہی وعظ و پند ذاکر سی اپنی نفس کو نیس جبوقت حق تعالی کو سمیع باقوال اور بصیر باعمال اور علیم باحوال سمجھا ارتکاب بنا مرضیات الٰہی ناسزا اور اکتساب ملاہی و مناہی ناروا رباعی کار من گویم کہ از ہمہ کار ترا : آرد ز ہمہ سو بسوی آن یار ترا : گر دست دہد حضوری عرفانی : کن ضبط نفس از ہمہ گفتار ترا : اور تسلیم مطالعہ ہی عظمت پروردگار اور دیکھنا اپنی تئین بعجز و افتقار اور حرمت دوام توجہ بکعبہ حجاز اور قبلہ نیاز اور اجتناب محرمات و بدعات سی اور تا غدر باشات سی بلکہ مباحات سے اور باوجود ان تمام حسنات و خیرات کے اپنی تئین قاصر و خاسر سمجھنا اور حق کو سب سی الی نزدیکی بردار رباعی

هر چیز که در چشم تو آید زیبا ∴ آن صورت نقش هست نقاش هوا

این زنده نازی شماری یه حق ∴ او هست غنی است و از همه پیدا

جو وجود هر چیز کا ارکان اور شرائط پر موقوف ومنحصر هی اول

شرائط اور ارکان اذکار بیان جیسا تحریر میں آ گئے بالفعل طریق اذکا

مذکوره بترتیب وتسهیل لایا جاتا هی اور طالبین حق سے امید ملازمت

و دوام اور سعی تمام دی رکهتا هی طریقه ذکر اسم ذات شهودیه باید

ستا هجمال اولیا رساله سلاسل میں لکها هی طریق ذکر یه هی

که چشم بسته مربع بروش مشایخ یا دو زانو بروش جناب رسول الله

صلی الله علیه وآله وسلم بیٹهه کر مد سے الف الا کی یا الا کشید کر کے یا

الله دل پر ضرب کری اور اسم ذات معنی بیچون وبیچگون تصور کر کے

سمیع دل سے کهی یه لفظ الله کو بیستهی مسطور گشتش دیگر بصیر

بدل اندیشه کری پهر الله کو با البیحا کر علیم تصور کری اور اسم

ذات کو ساتهه صفت سمیعی و بصیری و علیمی کے موصوف کری اور

ان دونوں طریق میں باسم ذات وصفات اخفا ہی اور کہنا سمیع
علیم بصیر کا ... ہے یہ نزول اور تصور علیم بصیر سمیع بااسم
ذات موسوم ہی بعروج پہر تکرار سمیع بصیر علیم کی نزول ہے
چاہیی کہ یہہ نزول وعروج دونو طریق مرقومہ میں بعد مواظبت
اور استعمال ایکدم میں کہکر پہر سبز تو آغاز کری اور اسیطرح اگر
مزاج وقوت یاری دیوی طاق طاق زیادہ کری عارف اسرار اللہ
الہ آبادی شیخ محمد افضل الہ آبادی نے طریقہ سابق ہی کو ایکدم
میں اکتالیس بار تک پہنچایا تہا اور یہہ معنی جان بازون حب
دل ہیں صعب و مشکل ہیں اور نزدیک لاف زنون کے از قبیل
خطرۂ جان اور وجہ تسمیہ سمیع وبصیر وعلیم کی بنزول وہ ہے
کہ احاطہ سمیع کا احاطہ بصیر سی کمتر ہی اور احاطہ بصیر کا وسیع
ہی سمیع سی اور کمتر احاطہ علیم سے اور اس مقام میں منزل
عقل وشہادت سی بمقام غیب ترقی کرتا ہی اور تجلیات

سبحانی اور انوار ربانی بہ بصیرت دل دیکھتا ہی اور تلوین
حال ہی دور ہوتا ہی اور یہی معنی ہین عروج مین کہ احاطہ علیم
اوسع واشمل ہے بہ نسبت احاطہ بصیر و سمیع کے اور محیط بجمیع
عوالم موافق قول حق سبحانہ کے وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور
عارف اس مقام مین پہنچکر محو بعلم حق اور عالم بعلوم مطلق ہوتا ہے
اور غیب و شہادت بچشم بصیرت اوسکی یکسان اور شاہد
وحدت کو بعین کثرت نظر کرتا ہی پس باعتبار سیر ترقی عروج کے
ہی اور باعتبار رجوع نزول مین اور یہی معنی ہین نزول و عروج
عروج مین یعنی اللہ علیم باحوالنا و بصیر باعمالنا و سمیع
باقوالنا کے مایل ہووے اور نزول مین عکس اسکا اندیشہ کرے
کہ حق شنوا ہمارے اقوال کا ہی اور بینا ہماری افعال کا اور دانا
باحوال ہمارے کے اوپر ساتھ اس اندیشہ کے مناہی و معاصی سی باز
رہی اور زبان کو کلام فضول اور جوارح کو افعال نامعقول سے

نگاہ رکھی جو مواظبت اس نسبت کے طالب اخلاق ردیہ بشریہ
سی رہائی پاوے اور ثمرۂ آثار وانوار سی اوسپر تابش شروع کرے
چاہیئی کہ بوقت کہتی سمیع کے اندیشہ کری کہ ذات میری شنوا ہے
بشنوائی حق اور بینا بہ بینائی حق اور دانا بدانائی حق اور یہہ
تصور بطریق قرب نوافل ہی اور نوافل عبارت ہی ہونے
حق سی مخفی و مستور آئینہ عبد مین باین حیثیت کہ ہووے حق سمع عبد
اور بصر عبد اور علم عبد پس سالک اس قرب مین خود فاعل و مدرک
ہووے اور جو سالک اس مقام سی ترقی کرے چشم بصیرت کشادہ
ہووے اور بوقت تصور تین صفات امہات کی ایسا ملاحظہ کرے
کہ حق شنوا ہی ساتہہ شنوائی میرے کے اور بینا ساتہہ بینائی میرے کے
اور دانا ساتہہ دانائی میرے کے اور یہہ تصور بطریق قرب فرایض
کے ہی اور قرب فرایض عبارت ہی فناء ذات سالک سے
باین حیثیت کہ ہووے عبد سمع حق اور بصر حق اور علم حق پس

اس قرب مین حق سبحانہ فاعل و مدرک ہی اور سالک معہ قوی
اور اعضا اور جوارح اپنی کے بمنزلہ آلہ اور واسطے کے بس نگاہداشت
واسطہ مین مرید شیخ مین فانی ہووے اور برکت فنافی الشیخ سی
فنافی اللہ حاصل ہووے اور اس مقام مین مرید کو خود اور غیر خود سے
آگاہی نرہے ذاکر و ذکر مذکور مین محو ہووے بیت توحید حلول
نیست نابودن تست ؛ ورنہ بگزاف آدمی حق نشود ؛ یہہ جو تحریر مین
آیا ترتیب ذکر امہات و ملحقات کی ہی اب شروع ہوا فوائد ذکر اثبات
وغیرہ کا سطرین آتے ہیں طریقہ ذکر اثبات یہہ ہی کہ
باآداب جلسہ مرقومہ بیس دم کر کے ہمزہ و لام اللہ کا باشد و مد بلا حظہ
و واسطہ بالا کہہ کر صفات امہات کشترا مین تصور کر کے
ہمراہ ہائی اللہ کے مرۃ بعد اخری ضرب کریں اور پہر سر نو آغاز کریں
اور بعضی ان اسما و صفات نزول و عروج کو بملاحظہ واسطہ
ہائی اللہ مین ضرب لاتے ہین اور پہر سر نو آغاز کرتے ہین اسمائ

یہہ ہین ر ع ب س د ق ر ح ن ش جان کہ عین عبارت ہی

علیم سے اور ب بصیر ادر س سمیع سی اور دال دایم سی اور قاف

قایم سی اور ح حی ہے اور نون ناظر سی اور شین شاہد سی طریق

اسکا یہ ہے دستور مذکورہ ہی کہ شد بہمزہ اور مد بلام اللہ حبس دم کرکے

تصور اسماء مذکورہ کا کشش اسمین کرکے ہمراہ دل پر ضرب کری

ایضا طریقہ شغل سہ پایہ اعاظم اذکار سلسلہ علیہ قادریہ و

چشتیہ وشطاریہ سی ہین اور نشست رکہنی کا آہٹہ چنبر پر قایم ہے

اور وہ ارکان اس بیت مین مندرج ہین **بیت** برزخ و ذات

وصفات وشد و مد * تحت و فوق طالبان برای نماید کل نفس

ذوق وشوق طالب کو چاہیئی کہ مربع بیٹھے اور دونو ہاتہہ دونو زانو

پر رکہی اور چشم ولب بند کری اور زبان بکام چسپان کری اور حبس

دم اسم سمیع زیر ناف سی کہینچی اور بام الدماغ پہنچا دی اور [illegible]

تصور اسکا کری پہر اسم بصیر دل پر لاوے اور بی بصیر تصور کرے [illegible]

ناف پر اسد علیم لا کر بے نطق تصور کری اور ہمزہ اسد کو تحت ناف

سی پشت و مد لام بالا کشش دیگر ہائی اسد کو باواز حسن و نرم

اسطرح کہ مصاحب سنی باشارہ دم دل پر ضرب کری اور بوقت

شد ہمزہ مدام سمیع کو ساتھ خیال مرشد کے بدل گذار کر اور عین

سمیع کو بوقت ضرب ہائی اسد سی بدل تمام کرے دوبارہ بصیر

کشش اسم اسد مین ملحوظ رکھ کر رار بصیر ساتھ ضرب ہائی اسد

کے باتمام پہنچاوے اور اسیطرح علیم ہنگام کشش اسد کے خیال مین

لا کر میم علیم کو ساتھ ہائی اسد کے تمام کری اور چاہیئے ذکر سہ

پایہ مین کشش دم ہردم فوق المقاد ہووے تا موجب منع انتشار

ہوا ہووے اور حرارت باطنی ظاہر اور دسومات باطنہ گداختہ

ہووین اسلیئے کہ ہوا گرمی رکھی اور ساتھ باہر آنے ہوا کے گرمی

بدسومات باطنہ نہین پہنچتی اور خطرات فاسدہ اور وساوس

باطلہ دلمین گذرتے ہین جو دم بستہ ہو حرارت دم کی اوس

میری باکو پہنچی گداختہ ہووی اور صفائی دل پیدا ہووی اور
خناس مقہور ہووے اور جسقدر گشتش دم فوق المعتاد ہووے قبض
دلتنگی و خطرہ بندی شتاب ہووے اور محجوبیت بزودی پیدا ہووے
اور حرارت دم تمام اندام مین سرایت کری او ر ذکر تمام اندام و
اعضا اور گوشت و پوست مین جاری ہووے اور آتش محبت دلمین
افروختہ لیکن گشتش دم اور خطرہ بندیکو خلو معدہ طعام و شراب
سی شرط ہی خصوصا بابتدا رحال ابیات کجا ذکر کنند در ابیان راز
بسختی نفس میکنید یاد راز ؛ جان بازکہ وصل او بدستان ندہند
شیراز قدح شرع بمستان ندہند ؛ جان کہ ذکر پاس انفاس بہی اس
ذکر مین ہی اگر تمام اوقات انفاس کو بذکر مشغول رکہی اور خطرہ حاصل
غیر کا دلمین نلاوی بیت پاسبان دل شو اندر کل حال
تا نیاید ہیچ در دانجا مجال ؛ ہر خیال غیر حق را در دان
این ریاضت سالکان را فرض دان قطعہ ہر نفس کہ میرود از عمر گوہر است

کانرا اخراج ملک و عالم بود بہا ÷ مپسندکین خزینہ دہی ایگان باد

ونکہ روی بخاک تہیدست بی نوا ÷ **شغل آئینہ** آئینہ مقابل

چشم رکہی اور عکس اپنی پر ناظر ہووے جیسا کہ حرکت و سکون عکس کا

شخص سے ہی اسیطرح بحکم اَلْمُؤْمِنُ مِرْءَۃُ الْمُؤْمِنِ یعنی مومن

آئینہ ہی مومن کا اس سے نظر کری کہ حرکت و سکون رب روحی

کہ عکس ہے رب الارباب کا بحکم لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ

اللّٰہِ نہین حرکت کرتا کوئی ذرہ مگر بحکم الٰہی رب الارباب سی

تصور کری **شغل مرشد** تصور مرشد چشم بستہ بیٹہہ کر علوم کرے

یہانتک کہ ظاہر سالک خود مرشد اور عین صورت مرشد ہوجاوے

اور جو قول و فعل کہ سالک سے سرزد ہووے بجانب مرشد نسبت

کری اور شعور اپنی سی دور ہووے تا فقط وہی شعور مرشد باقی رہے

شغل اسم جامع اول بطریق تصور صورت و معنی کے

اپنی تئین برزخ صغری و کبری قرار دیوی اور وہ ذات کہ جامع

غیب مطلق اور شہادت مطلق ہی اوسی ہی اپنی پر ثابت کری
اور چشم کو وا کر سکے بطرف موجودات دیکھکر مرتبۂ جمع دلمین متصور
کری اور مرتبۂ جمع وہ ہی کہ اپنی تئین سب اشیا مین دیکہی کہ یہی
جامع تمام اشیا مین ظاہر ہی اور پہر چشم بستہ ملاحظہ مرتبۂ جمع
الجمع دل مین خیال کری اور جمع الجمع اوسی کہین کہ تمام اشیا کو
اپنی وجود مین دیکہی **طریق شغل خیال یا خیال بر خطرہ**
کہ بیاطن بیاطن سالک ظہور کری جانی کہ یہہ خیال ہی اور منتظر
وقت رہی کہ باطن یعنے رب الارباب سے کیا ظہور کری اور کیا حکم
جاری ہووے جو حکم کہ صادر ہووے معلوم کری کہ یہہ فرمان اوسکا ہے
اگر موافق شرع ہو عمل مین لاوے وگرنہ بخیال بجا لاوے اور معطل نہ
چہوڑی **شغل سیر الی اللہ** وسیر مع اللہ وسیر فی اللہ یہہ ہی
کہ ہر شئی منظورہ مین کہ نظر کری معیت حق باخود او بشئی خود متصور
کری اور سیر فی اللہ فنا فی اللہ ہی یعنی ذات وصفات اپنی

ذات حق محو اور فنا کری اور خود بعدمیت محض توجہ کری اور یہ
ذات و صفات حق کری کہ تمام سمع سمیع اوسکے ہین اور تمام بصر
بصیر اوسکی ہی علی ہذا القیاس باقی صفات کو تصور کرے

شغل نفی و اثبات چار طرح ہی اول وہ کہ نفی کری باطل کو
اور اثبات کری حق کو یعنی کوی معبود نہین مگر معبود بحق دویم نفی
کری ممکنات کو اور اثبات کری واجب الوجود کو یعنی نہین کوئی
موجود مگر واجب الوجود سیوم نفی کری ممکن و واجب کو اور اثبات
کری مرتبہ اطلاق یعنی نہین کوئی وجود بغیر وجود شہادت کہ مرتبہ
وجود مطلق اور اشارت [illegible] بحق کری چہارم ایک تجلی
[illegible] اور [illegible] قید [illegible] کری اور یہ سب اوسکے ایک
چراغ روشن کری اور چشم بصیرت جمیع حواس ظاہری و باطنی کو
متوجہ بالکلیت دل کرے اس طرح جو اسباب آئینہ مین مستعد ہو وین
[illegible] تکرار [illegible] آئینہ مین نظر کرنا تا اوس حواس کو

دیکھی اور اسقدر ملازمت و مداومت کری تا خورشید انند ہو جائے

ایسا تابان درخشان کہ عرش سی فرش تک کچھ مخفی نہ رہے اور جدھر

جسمیں نظر کری تصرف اپنا دیکھی اور جو پائے اپنی ذات میں

پاوی ہرگز غیر کو وہان نپاوی شغل کنز الاسرار اول

اپنی شیخ حق تصور کری بلکہ عین جانے بعد ازان بیاقی صفات

موصوف کری اس طریق پر احدیت مالک الملک ہی عالم الغیب

والشہادت از روی سر و علانیہ یعنی جیسا نہا ہی غیب اوسکو معلوم

ہی اور شہادت کو کہ ظاہر ہی ایسے عالم کہ قدیم الذات

اور صفات ہی ایسا قدیم کہ دایم و قایم حاضر و ناظر و شاہد

پس جسطرح کہ یہ صفات ذات باری تعالے قدیم ہیں تھی اور

انھیں سالک دیکھے اسلیئے کہ وہی حق منزہ ہی اور بہ خلق کی

مشبہ ہی کہ الحق المنزہ ہو الخلق المشبہ قول ہی ابن عربی

کا شغل مبدا و معاد مبدا اوسی تصور کری نزول کی

باوجود احدیت شیون اور وحدت صفات اور واحدیتہ اسما
اور اعیان ثابتہ ارواح عقول و نفوس مجردہ مین بمرتبہ مثال و
خیال ایک نام پایا ہی اور اوسنی ذات نی بمراتب ستہ ظہور کیا
ہی اور معاد سی عروج تصور کری کہ جو چیز شہادت نظر بمراتب
ستہ ترتیبا نظر آتی ہی جیسا کہ مبدا مین کہا گیا ویسی ہی عروج
ہی تا کہ تعکس ہے اوسکا اور بمرتبۂ اصل کہ مبدا ہی پہنچاوے کہ یہہ
ذات وہی ذات ہی **شغل آسمان** دو ساعت بعد برآمد
خورشید بوقت صباح یا بوقت عصر بجانب آفتاب پشت دیکر
استادہ ہووے اور نظر اپنی سایہ اپنی پڑالی بجدیکہ دیکھی وہ سایہ
طویل ہوا اور یا فوق آسمان پہنچا اور افق سی تا آسمان اسپر ہمت او
کری کہ آسمان اول شق ہووے بہد آسمان دویم بہد سیوم اسطرح
آتی تا ... ہو وین وہانسی وہ سایہ بعالم معانی پہنچی گا بحکم
الم تر الی ربک کیف مد الظل یعنے کیا نہ دیکھا تونے

بجانب پروردگار اپنی کے کہ کیونکر دراز کیا سایہ - اوسوقت یہہ
انسان گم گشتہ بحقیقت انسانی پیوستہ ہوگا اور بالیقین معلوم کرے
گا کہ متصرف بعالم وہی حقیقت ہی اور عالم مین جو کہ نشو و نما ہوتا
ہی اوسی سے ہی بلکہ تمام ظہور اوسکا ہی اور انسان کامل مثل شجر ہی
اور تمام عالم اغصان اوسکے پس جو سالک کہ اشتغال ساتھ اس
شغل کے کری ثمرہ تخلقوا باخلاق اللہ حاصل ہووے **شغل ہفت**
پیکر معرفت حقایق اشیا جو عارف باعمال شریعت اور اوصاف
طریقت اور احوال حقیقت کامل ہووے اوسوقت طالب ہو حال
اپنی کا کہ زاغ و باز نے آشیانہ جلال و جمال سے پرواز کر کے ساتھ
کونسی راز کے ہمراز ہوئی ہین اور زاغ نے صفت باز قبول کی ہی
یا نہین اور برنگ اصلی کہ بیرنگی ہی راہ پائی یا نہین جب یہہ
مقام حاصل ہو صفت عشق نگاہ رکھی اسلیئی کہ عشق ایک راز
ہی کہ بی رازونکو محرم راز کری اور محرم رازونکو راز سی خارج

ونیز پس اگر سالک کو خواہش اطلاع کی اس اسرار پر منظور
ہو تو مجھے کہ ماہیت شہود کہ روح الامیت ہی حاصل کری اور داہن
ہستی اپنی اسکا بگرنا اور آپ کو ایک روحانیت نظارہ کرتی ظاہر
و باطن او سکا رنگ ندیر ہو اور سر وعلانیہ کو ازروی شہود
از روی وجود او صفت بیخبر کو ایک بیک نظارہ کری اور مناظر غیر
منظر مین ملاوی شغل جالم جبقائی اول معلوم کری کہ کاسہ
سر مردم دو طرف کہی طرف پس معدن ہی ظلمات کا اور طرف میل
مخزن ہی نور وعقل کا اور درمیان دونوکے ایک روزن ہی حد فاصل
جب اسکو آغاز نوم ہوتا ہی ایک ابر رقیق کہ خورشید کو محجوب
کر لے اوس روزن مین پہنچتا ہی اور غفلت و بیخودی آغاز ہوتے
ہی بحدیکہ جب شم پر پہنچی پس خواب غلبہ کری پہر گوش و زبان معطل
ہو کر دل صنوبری پر پہنچی پس مردم کو بیہوش کری اور بخواب لیجاوی
پس سالک چاہیے کہ فکر اپنا بزیر اوس سوراخ کے پہنچاوی اور وہان

متفکر رہی تا خواب غلبہ نہ کرسکے حواس مشغولی مین رہی تمام مغیبات

مثل ارواح و ملایک اور ماہیت عالم صغیر و کبیر او سپر مکشوف

ہووینگے اور کچھہ مخفی نرہے ذکر گنج اسرار جو چاہی شغل گنج

اسرار مشغول ہووے اور مقطعات حمعسق بلاحظہ کری حم عبارت

حق مطلق سے کہ جمیع تعینات سے مبرا و منزّاہی اور حسق عین عبارت

ہی سر قدیم سی جو وہ سر کہ بذات قدیم تہا لسبب تنہائی جوش مین

آیا ہر چند انہ سین عشق نے ظہور کیا کہ کنت کنزا مخفیا فاحببت

ان اعرف تہا مین گنج پوشیدہ پس چاہا مینے شناخت اور

عرفان اپنا اشارہ ہی طرف اوسکے اپر ار ... انواع ... عاشق ...

معشوق پر دوی ظہور آئی کہ فخلقت الخلق لاعرف پس پیدا کیا

خلق واسطے عرفان اپنی کے کہ قاف عبارت او ... سے ...

حق مطلق نے بصورت عاشق و معشوق ظہور کیا او تمام تجلیات

متجلی ہوئین جیسا کہ سنے معنی حمعسق معلوم کیے پس بجسم لستہ ...

کو ایک حبس مین سو بار اسم اعظم کہا جاتا ہی لیس اسم اعظم کو
متصف بصفات نو دونہ نام تصور مین دل صنوبری پر
بشدت ضرب کری تا آثار اوسکے بعمل روشن و ہویدا ہووین
اور جو شغل سے فارغ ہووے دایم اوس حقیقت منزہ عن تعینات
کو بجود ملحوظ و مفہوم کری تا وہ حقیقت اوسکی دلپر متجلی ہووے
اوسوقت جانے کہ تمام عالم ساتھ اس حقیقت کے قایم ہی اور
وہ سب اشیا مین ہویدا بلکہ سب وہی ہے کہ متصف بصورت
اہل عالم ہوا ہی اور تمام اہل عالم سے مقدس و منزہ **شغل**
فانی و باقی طریق اوسکا وہ ہی کہ جو فانی تصور کری
چشم کشادہ رکھی اور جو چیز نظر مین آوے فانی دیکھی اور بوقت
تصور باقی چشم بستہ رکھی اور ہستی حق تصور کری **شغل**
نفی فی النفی وہ ہی کہ ہر شئی منظورہ و متصورہ مین حق کو
تصور کری — اور شغل اثبات فی الاثبات یہ ہی کہ ہر شئی منظورہ

ومتصورہ مین رہی شئی واحد تصور کرے **شغل النفی عین**
الاثبات وہ ہی کہ بجاے ہر شئی منظورہ چشم بستہ تصور کری
نیستی اوس شئی کی پہر چشم کشادہ بخود نظر کری کہ مگر مین اوس
سبب سے کہ تمام اشیا نی انسان سی ظہور پایا ہی اَلْاِنْسَانُ
سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ یعنی آدمی میرا سر ہی اور مین سر اوسکا۔
شغل خلوت در انجمن یہہ ہی کہ خلا و ملا مین ہمیشہ یہہ خیال
کری کہ حق حاضر ہی بحضور خود اور ناظر ہی بنظر خود اور شاہد
بشہود خود موجود بوجود خود ظاہر بظہور خود اور دایم بحق مشغول
رہی لیکن کوئی حال اوسکے سی آگاہ و خبردار نہووے **اور**
شغل ہوش در دم یہہ ہی کہ انتقال ہر دم بیاد حضوری حق ہووے
اور غافل نہووی **اور شغل نظر بر قدم** یہہ کہ آمد و رفت مین نظر
بر پشت پا رکہی ما نگاہ بجای نا اتفاقی واقع نہوا اور نہ دل پراگندہ
اور شغل سفر در وطن سی مراد یہہ ہی کہ صفات بشری سے

بصفات ملکی سیر کری تا اخلاق مذمومہ با اخلاق محمودہ انتقال
کرین اور از خود رفتگی اور بحضور حق پیوستگی ثمرہ عشق اور
نتیجہ محبت مفرط کا ہی جو کہ غایب از خود بیشتر حضوریت
اوسکی معشوق زیادہ تر اور باقی مراقبات اسماء اللہ اور
آیات اللہ سی اسی پر قیاس کرے وگرنہ ایک مراقبہ اسم ذات
سب حال مین کافی ہی کہ وہ اثبات ہستی حق ہمہ اوقات اور
فناء ہستی خود اور جمیع کاینات کی بقول و فعل اور اسم اللہ
باطن مین تصور کری تا باقرب الایام صفاء دل اور حضور
باطن حاصل ہووے اور عاملین اس فن نے لکھا ہی کہ
دم تین قسم ہی ایک قسم وہ کہ بالا و زیر آتا جاتا ہی اور
تیسری وہ کہ بدام حرکت کرتا ہی تا خون کو بجایا عضا گرم
رکھی اور جو عضو کہ اوسمین خون نفوذ نکری وہ عضو افسردہ
ہووے اور کچھ حرکت اوسمین نرہی اور یہہ سب دم نفذا [illegible]

پیدا ہووین جسکو محافظت دم منظور ہووے لازم ہی کہ غذای
لطیف کہاوے لیکن اوس دم کو کہ قسم دویم ہی نگاہ رکہی اور
خروج کرنے ندی مگر بوقت حاجت وضرورت کہ اس محافظت
مین چند اشیا حاصل ہووین ایک وہ کہ ہمیشہ تندرست رہے
اور عمر دراز ہووے اور پیر وضعیف ہووے کہ اس دم کو آبحیات
کہین اور جو ارادہ محافظت دم کا کری پس بعد از ادای نماز
تہجد اس حلیہ سی نشست کری کہ پاشنہ پای چپ بمقعد رکہے
کہ راہ ہوا بند ہو اور پاشنہ پای راست بیخ آلت پر تا فجر
اکثر اشیا معاینہ کری اگر چاہی کہ عالم غیب کو مشاہدہ کری
نظر اوپر پرہ بینی کے رکہی اور لفظ احمد کو بدل سنیا کری جو
بکمال پہنچے سحر وزہر کارگر ہووی اور نہ علت اور مستجاب
الدعوات ہووے اور ہر دو عالم اوسپر مکشوف ہووین —
روشن دوسری شغل سفر در وطن کی ہاتہہ تمام اشغال بیہودہ سے

باز رکہی اور خلوت نشین ہو کر دلکو بعالم بالا خویشی اور آشنا ئی

دیوی اور بیحرکت زبان دلمین یزدان یزدان کہی جس لغت مین

کہ جانتا ہو تازی و فارسی و ہندی مین کہنا رواہی فی الجملہ اگر

چندی چشم پوشیدہ تصور اوس صورت کا کہ دیکہتی سی میان

دو ابرو پدید آوی کری اور بعد ازان بدل متوجہ ہووے اور چشم

گوش بند کری اور بیکی اور جمعگی دل اوسطرف متوجہ کری پس دیکہے

حق دیکہنی کا اور پاوی حق باقی کار رباعی گر در دل تو گل گذرد

گل باشی ؛ ور بلبل بیقرار بلبل باشی ؛ تو جزوی حق گل است

گر روزی چند ؛ اندیشہ گل پیشہ کنی گل باشی ؛ شغل حبس دم

بطور قلندریہ مربع بیٹہہ کر اور رگ کیماس بقیہ اکر چشم ولب

بستہ زبان بکام چسپان کر کے حبس دم کری اور لا کو تحت سی

دیگر قدری سرنگون ہو کر از جنبش دیگر الہ کو اوپر زانوی راست کے

ضرب کری اور الا اللہ کتف راست پر ضرب کری اور تمام کر

ایکدم مین دس مرتبہ کہی اور جسقدر زیادہ کریگا فایدہ زیادہ

دیوی اور جسقدر دم سی حرارت باطن زیادہ ہووے اور انوار تجلیات

روشن ذکر و شغل بطور قادریہ نقل ہی کہ ایک مرید مریدان

حضرت سی یاد خدا مین مشغول تہا ایک پیرمرد پیدا ہوا اور کہا مین

تجہی ایک شغل سے تعلیم کرتا ہون چاہیئی کہ تو اوسکے ساتہہ مواظبت

و ذاکر رہی اوسنے بتواضع اجابت کی پیرمرد مذکورسنے ترتیب ان

سن عن نقل کی اوسنی اخذ کیا اور یہہ ماجرا بخدمت شیخ اپنی کے

عرض کیا حضرت نے تبسم کرکے فرمایا وہ شیطان لعین تہا تجہی کلمہ

حق تعلیم کیا آیندہ اگر پہر تجہی بامور باطلہ فریب دیوی اور راہ

لیجاوے زنہار اپنی پاس راہ ندینا اور کلام اوسکا ہرگز قبول

نکرنا کہ نام اسکا فرقصہ ہی طریق اوسکا یہہ ہی کہ سیرت پر بیٹہکے

اور دونو پانو استادہ کرکے اور دونو ہاتہہ سی دونو زانو بکڑ

کے اور سر زانوں پر رکہکر چشم ولب بند کری اور زبان بکام

چسپیدہ حبس دم کری اور لا کو تحت ناف سی کشش دیکر یام

الدماغ پہنچاوی اور الا اللہ کو دل پر ضرب کری اور مبتدی

بطریق عروج و نزول کہ نہ عددی ہووے ساتھہ تین دم کے کرتا

رہی جو اوپر مواظبت حبس دم کے قادر ہووے تو عدم ایک

دم مین ظاہر ہووین پس بقوت مزاج طاق طاق زیادہ

کری اور ترتیب عروج و نزول نفی و اثبات بذکر جہر کہ تجربہ

مین آی ہون وہان سے معلوم کری شغل یا نو دراز کرے

لا کر شش دم کو یام الدماغ حبس کری جو طاقت نگاہ داشت

دم ہو سکے یا آہستگی رہا کری اور پھر ساتھہ اسی دستور کے کشش

دیکر بدماغ گرہ دیوی اس شغل سی روح قید بدن سے جدا ہو کر

اور سیر عالم علوی و سفلی کری فرد ناوجودت وجود ثانی

در تواز کاملی نشانی نیست شغل محمود انظر بیتا از پہر

نہاتی اور پہچونی حق تصور کری ایک آنکہہ بند کری اور دوسری

سی دیکھے اور اسیطرح چشم بند ذاکری اور چشم وا بند اور یہ
مقید بخلوت وجلوت نہین جس کام مین ہو البتہ نظر دل
پیشانی پر ہووے اور کبھی روا نرکھے کہ اس خیال سی مانع ہے سبب
اس شغل سے تجلیات بی نہایت اور عجایب بے نہایت پیدا
ہووین اور عالم مثال منکشف ہووے اور بعضی آیت اَللّٰہُ
نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ سی سراغ طرف اسی شغل کے لیگئے
ہین، اور یہہ شغل اعاظم شغل اس جماعت سے ہی **شغل پیران**
قادریہ قدس اللہ اسرارہم شب جمعہ سی تا شب شنبہ مینا غہ
وقت سمیع بصیر علیم کلیم حی قدیر مؤید دایم قایم حاضر
ناظر شاہد کو التزام کری بعد از چلہ کیفیت اوسکی معلوم
کری لیکن فرق یہی ہی کہ کلمہ الا اللہ کو دل اور پیشانی پر
ضرب دیوے بچیس دم یا زیادہ رکن مذکورہ بجا لاوے جبکہ لفظ ثنا
آوی اندیشہ اپنا کری اور خطرہ مین لاوے کہ شاہد مین ہون

اور بوقت ضرب مایل تر بز مین ہووی اور نہایت اس کسب کے
دواز دہ رکن کو ایکدم مین پانسو مرتبہ پہنچانا ہی اور تاثیر اس
عمل کی کسب سی روشن ہووے **شغل پیران چشت**
قدس سرہ اسرارہم شب شنبہ سی تا شب یکشنبہ بمساعدت وقت
اختیار کری یعنے دل صنوبری پر لفظ اللہ برنگ طلا قرار دیکر
اور لفظ اللہ پر تشدید تصور کری اور صورت حسنۂ مرشد
خیال کری و ٹھیک یہہ تصور پختہ ہوا سی صورت مرشد سی کی خیال
مین معہ تشدید مستقر و متصور ہوئی ہی صورت جمیلہ حضرت
محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم طلب کری سابقہ فضل وکرم
حق تعالی سے وہی صورت مستحسنہ مرشد کی صورت منورہ و
متبرکہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی ہوجاوے جو جمال
باکمال حضرت کا بتشدید راسخ و ثابت ہوا نبی علیہ الصلوۃ
والسلام سے لقاء حق جل ذکرہ طلب کری کہ بعد تجلیات انوار

الٰہی کامیاب ہووی انشاء اللہ تعالی اور یہ عجب شغل ہی
کہ اکثر مہمات مشاغل اور اشیاء مستغفرہ اوسی صورت جمیلہ
سی حل اور حاصل ہووین **شغل پیران سہروردیہ**
قدس اللہ اسرارہم شب دوشنبہ سی تا شب سہ شنبہ بمساعدت
وقت وقتی کہ دم راہ بینی سی بر لاوی خیال کری کہ لفظ اللہ بے
حرف ہو نکلا ہی اور وقتی کہ دم اندر لیجاوی ہو کہ تمہ ہی لفظ اللہ
کا تصور کری اور ان دو دمونمین بلفظ اللہ اپنی تئین فرو لیجا کہ
تم کرے اور آرام پاوی اور اگر خودی کو بطریق مذکور محو نکریگا
اور غرو نہ لیجائیگا آرام نپاویگا پس برآمد و درآمد دم مین ہی
لفظ اللہ منظور رکھی **شغل پیران فردوسیہ و شطاریہ**
قدس اللہ اسرارہم شب سہ شنبہ سی تا شب چہار شنبہ شغل امہات
کرے یعنی سمیع بصیر علیم اسطرح تو سے کہ اول لفظ اللہ بزبان
جاری کری بحبس دم اور بدل ملاحظہ کری **شغل پیران** [illegible]

قدس اللہ اسرارہم شب چہارشنبہ سی تا شب پنجشنبہ بمساعدت
وقت کلمۂ ہو ساتہہ دم کے زیر ناف سی بالا کشید کری اور
نیچی جانی نذی بحدیکہ تبارک سر پہنچی جو بیتاب ہووے دم لیوے
پہر اسی طور بکار لیجاوے اور نام اس سلسلہ کا سلسلۂ طبقات
بہی ہی اور سر حلقہ اس سلسلہ کے حضرت شاہ بدیع الدین مدار
کہ بچند واسطہ بحضرت عبد اللہ علمدار حضرت محمد مصطفی صلے اللہ
علیہ وسلم ہاتہہ پہ ہیں اور بحضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی
اللہ عنہ سلسلۂ ونکا منتہی ہوتا ہی تقوی وطہارت میں بہت
تردد ومبالغہ رکہتی تہے جو کوئی اپنی تئیں بمریدان حضرت شاہ
بدیع الدین مدار منسوب کری اور مرید ہووے اگر قدری شرع
شریف سی منحرف وبرگشتہ ہووے بلا میں پڑی کہ مردود دو
جہان ہووے نعوذ باللہ منہا لیس حج کہ جانے کو بیچ ادہر شریعت
مصطفوی کے قایم وثابت رہونگا مرید ہووے دگر نہ ہووے

شغل پیران نقشبند قدس اللہ اسرارہم شب پنجشنبہ سے
تا شب جمعہ تمام عدت وقت لفظ اللہ برنگ طلا دل صنوبری پر
متصور ہووے باین حد کہ بغیر تصور نقش اللہ نظر سالک مین کوئی
چیز جگہہ نہ پکڑی اور نقش اسم ذات ہیکل سالک بالکہ عین ذات
ہو جاوے اور باقی حالات بکسب روشن و ہویدا ہووین —

فصل

اشغال مشایخ جیلانیہ مین اور وہ یار ہین امام
طریقت شیخ ابی محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ و
عنہم اجمعین کے پس اول تلقین اونکی جہر ہی ساتہہ ذکر اسم کے
اور مراد اس جہر سی جہر غیر مفرط ہی پس منافات نہین ہی
اور اوس حدیث مین جس سے نہی ذکر جہر ثابت ہوتی ہی ع ہ
یہہ ہی اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم و لا
غائبا الحدیث یعنی اعتدال کرو ذکر مین اپنی نفوس پر کہ تم
نہین پکارتے کرا اور نہ غایب کو — پس ایک اوس سے

اسم ذات ہی ساتھہ ضرب واحد کے اور طریق اوسکا یہہ ہی کہ کبھی
بشد و مد لفظ اسیہ بجہر بقوت قلب اور حلق کے پہر د رنگ کری
اسقدر کہ عود کرے دم او سکا پہر اسیطرح بار بار کری اور
ایک کر دو ضربی ہی او صفت اوسکی یہہ ہی کہ بیٹھے نشست نماز
کی اور ضرب کری اسم ذات ایک مرتبہ بزانوی راست اور ایک بار
بقلب اور بار بار کری یہہ بلا فصل اور سزاوار ہی ہونا ضرب
قلبی کا بقوت و شدت تا تاثیر پذیر ہو دل اور حاصل ہو جمعیت
خاطر اور دیا ساتھہ تین ضربات کے اور طریق اوسکا یہہ کہ بہ نشست
چار زانو ماری ایک ضرب بزانوی راست اور ایک بزانوی چپ
اور ایک بقلب لیکن ضرب قلبی سخت تر اور بلند تر چاہیے
اور دیا چار ضربی ہی اور اوسکی صفت یہہ ہی کہ نشست کے
مربع اور ضرب کری ایکمرتبہ بزانوی راست اور دوبارہ بزانوی
چپ اور تیسری مرتبہ بقلب اور مرتبہ چہارم بہ پیش لیکن ضرب چہارم

شدید اور بلند ہو ضربات تین سی اور ایک اوس سے نفی و

اثبات ہی اور وہ کلمہ لا الہ الا اللہ ہی اور اوسکا طریق یہہ ہی کہ بہ

نشست نماز رو بقبلہ بچشم بستہ کہی لا گویا کہ اخراج کرتا ہی اوسے

اپنی ناف سی پہر کشش دی اوسکو یہانتک کہ پہنچاوے بہ شانہ راست

پہر کہی الہ گویا کہ نکالتا ہی اوسی ام الدماغ سی پہر ضرب دی

الا اللہ کو بشدت و قوت اوپر قلب کے اور ملاحظہ کری نفی

محبوبیت یا مقصودیت یا نفی وجود غیر اللہ سی اور اثبات

اون صفات کا واسطے حق تبارک و تعالی کے اور ایک

طریق ذکر یہہ ہی کہ تمام اہل سلوک بعد نماز فجر و عصر جمع ہوویں

اور حلقہ باندہ کر بذکر اللہ مشغول ہوں تو ایمیں اثر فوایدہیں کہ

وہ نہیں حاصل ہوتے تنہائی میں لیس چکیف بر ہو طالب پر

اثر اسم ذکر جلی کا اور مشاہدہ کری اوسمیں نور لیس حکم کیا

جاوے بذکر خفی اور مراد اس اثر سی برانگیختگی شوق اور اطمینان

قلب ہی ساتھہ اسم اللہ تعالی کے اور نابود ہونا احادیث
نفس کا اور اختیار کرنا حق تعالی کو ہر ماسوئی پر اور جسنی دوام
کیا اوپر ذکر اسم ذات کے شبانہ روز میں چار ہزار مرتبہ ساتھہ
پیش پہنچانے شرایط مذکورہ کے اور دوام کیا اوسپر دو مہینے
یا زیادہ البتہ مشاہدہ کری اوسمین بالضرور تاثیر خواہ عینی ہو
خواہ زکی **طریق ذکر خفی** ایک اوس سے اسم ذات ہی ساتھہ
امہات صفات کے اور راہ اوسکی یہہ ہی کہ بند کری دونو
انکہیں اور ملاوی دونو لب اپنی اور کہی بزبان دل اللہ
سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا کہ نکالتا ہی اوسی اپنی ناف سے
طرف سینہ اپنی کے اور سینہ سی طرف دماغ کے اور دماغ سے
بجانب عرش پہر کہی اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع بطریق ہبوط
اور پہران منازل کے جسطرح صعود کیا اوپر اون منازل کے
پس یہہ ایک دورہ ہی اور کرتا رہی اسیطرح اور بعضی اہل

اسکا ان سے زیادہ کرتے ہیں اسقدر پر اور بعض اوس سے
نفی و اثبات اس طریق پر ہی کہ ہووے بیدار و آگاہ اپنی انفاس
پر جس وقت بر آید نفس بطبیع بدون قصد و ارادہ کہی بخروج
لا الہ بزبان دل اور بہنگام دخول الا اللہ کہا اکابر نے
یہی ہی پاس انفاس اور اوسی بڑا اثر ہی نفی خطرات اور
زوال حدیث نفس میں جس وقتکہ ظاہر ہو اثر ذکر خفی اور
معلوم ہو طالب میں اوسکا نور اوسوقت حکم کیا جاوے
بمراقبہ اور مراد مراقبہ سی اثر شوق اور غلبۂ محبت اور انصراف
عنان عزیمت بجانب فکر و اثیار اللہ عزوجل سکے اور اجتماع
ہمت اوپر طلب اوسکے اور دریافت حلاوت بخیا موشی اور
نفرت کلام و اشتغال سے بکار دنیا لیکن مراقبہ نزدیک
صوفیہ کرام کے بہت طرح پر ہی کہ جامع ان سب کا ایک امر
ہی وہ یہ کہ جو آیۃ یا کلمہ بزبان تلفظ کرے یا خیال کرے پس

اور یہبھی معنے اوسکے اچھی طرح پہر خیال کرے یہہ معنی اور کیفیت
و صورت تحقق اونکی پہر خاطر جمع کرے اوپر اس صورت کے
اسقدر کہ نہ گذری خطرہ ماسوی اللہ کا اور حاصل ہو استغراق
و غفلت ماسوی سے پس تلفظ کرے سالک اللہ حاضری اللہ
ناظری اللہ معی یا خیال کرے دلمین پہر تصور کرے حضور حق
سبحانہ اور نظر و معیت اوسکی خوب طرح مع تقدیس و
تنزیہ اوسکی جہت اور مکان سے یہانتک مستغرق ہوجاوے
اس تصور مین یا تصور کرے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ
کو اور تصور کرے معیت باری عزاسمہ کی کہڑے اور بیٹہے لیٹے
خلوت و جلوت و شغل جو بیکاری مین یا تلفظ کرے آیۃ
اَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یا اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ
يَرٰى یا نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ یا
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيْطٌ یا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ

ہستی حقیقی ہین یا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ
وَالْبَاطِنُ ط پس یہہ مراقبات فایدہ مند ہین واسطے
تعلق دل اپنے ساتھہ اللہ عز وجل کے و لیکن مراقبہ مفید قطع
علایق اور تجرد تام اور سکر و محو کے لیئے یہہ ہی کُلُّ مَنْ
عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَ
الْاِكْرَامِ ط ہی او صفت اوسکی یہہ ہی کہ تصور کری نفس
اپنی کو مردہ اور خاکستر کراوڑا لیگئین اوسی ہوا مین اور
آسمان کو شگافتہ اور ہر شی کو باطل الترکیب و رہیات اور
خیال کری اللہ کو باقی و موجود پس قایم رہی اس خیال پر تا دیر
کہ فایدہ بخشی محو کا اور اسیطرح اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ
مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلَاقِيْكُمْ اور اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ
الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ط پس جب ظاہر
ہووی اثر مراقبہ کا طالب مین اور دیکہی نور اوسکا اوسوقت

امر کیا جاوے بتوحید افعالی اور معلوم کیا چاہیئے کہ شارع علیہ
الصلوۃ والسلام نے راغب و برانگیختہ کیا اوپر دو چیز کے ذکر
اور مراد اوس سے ذکر ملفوظی ہی اور اوپر فکر کے اور مراد اوس سے
مراقبہ ہی — قول مجرب ہی بعض مشایخ سے بنا بر کشف وقایع
آیندہ کے راست و درست یہہ کہ اعتکاف کرے طالب بخلوت
اور غسل کرے اور لباس پہنے احسن لباس اور خوشبو لگاوے
اور بیٹھے سجادہ پر اور رکہے مصحف کشادہ بیطرف راست اور
ایک بجانب چپ اور ایک روبرو اور ایک پیچھے اور دعا کرے
بنا بر کشف واقعہ معینہ کے بکوشش بہت پھر شروع کرے
اسم ذات سے بستگی چشم پس ضرب کرے اکیس تیہ مصحف جانب
راست اور پھر بجانب چپ ازان بعد پس پھر سجادے تاکہ پاوے
اپنے نفس مین کشایش نور اور دوام کرے اسپر سات روز
یا مثل اوسکے یا خلوت پس البتہ اوسے کشف ہوگا اور ایک

ایک طریق یہہ ہی کہ ذکر کرے اللہ تعالی کو ساتھہ ان اسمائے کے
یا علیمُ یا مبینُ یا خبیر ساتھہ مراعات شروط مذکورہ کے
جیسیکہ بیان کیا ہمنے ذکر مین ساتھہ ایک ضرب یا تین ضربات
کے واللہ اعلم اور کہا مشایخ نے قول مجرب بنا ر کشف
ارواح ساتھہ شرایط مذکورہ کے یہہ کہ ضرب کری بطرف
راست سبوح اور بچپ قدوس اور بجانب آسمان رب الملائکہ
اور بقلب الروح — اور واسطے تحصیل امور مشکلہ سخت کے ساتھہ ان
شروط کے نماز پڑہی تہجد کی جو اندازہ کیا اوسکے لیے پہر ضرب
کری بجانب راست یا حی اور بجانب چپ یا وہاب کری یہہ ہزار
مرتبہ اور واسطے کشایش خاطر اور برفع بلیات کے ضرب
کری لفظ اللہ و لا الہ الا ہو بقلب جسطرح وصف کیا ہمنے
نفی و اثبات مین اور لفظ الحی بطرف راست اور القیوم
بچپ اور جب ارادہ کری یہہ کہ دعا کری خدای عزوجل سے واسطے

شمار مریض کو ہے یا گرسنگی یا کشایش رزق یا مقہوری دشمن پس
الحسنے
چاہیے کہ طلب کرے اسم مناسب بنا بر حاجت اپنی کے اسماء
سے اور ذکر کرے کلمۂ اللہ ساتھ اس اسم کے یہ دو ضرب یا تین یا
چار ضربات سے پس کہے یا شافی اور یا صمد اور یا رزاق اور یا
مذل یا سوائے اسکے واللہ اعلم **فصل** باشتغال مشایخ چشتیہ
اور وہ اصحاب ہیں امام الطریقہ خواجہ معین الدین الحسن
چشتی کے اور چشت ایک قریہ ہے واسطے شیوخ چشت رضی
اللہ عنہم کے کہا اونہوں نے آئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ طرف
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا یا رسول اللہ بتاؤ مجھے اقرب
طرق بجانب خدائے تعالی اور افضل نزدیک حق تعالے اور آسان
تر بنا بر عبادت پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
لازم کر اپنے پر ذکر بخلوت پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
کیونکر یاد کروں میں یا رسول اللہ پس ارشاد کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم نے بند کردو نو آنکھیں اپنی اور سن مجھسے تین بار لیس
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا الٰہ الا اللہ تین مرتبہ اور
حضرت علی سنتے تھے پھر کہا علی کرم اللہ وجہہ نے لا الٰہ الا اللہ
تین بار اور پیغمبر علیہ السلام سماعت فرماتی تھے پھر تعلیم و
تلقین فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حسن بصری کو اور
اسطرح ہمارا تک کے پہنچا ہم تک اور یہہ حدیث اہین مشایخ
کرام کے نزدیک منقول و معتبر ہی لیکن اوپر قوانین اہل حدیث
کے اسمین بحث ہی طویل لیس جب ارادہ کری شیخ تعلیم و
تلقین اپنی مرید کی حکم کرے اوسی بروزہ لیس اگر ہووے روز
پنجشنبہ تو بہتر ہی پھر امر کرے مرید کو استغفار دس مرتبہ اور پڑہ
درود پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دس بار پھر کہی اللہ تعالے
فرماتا ہی اپنی مضبوط کتاب مین کہ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ میں کوشش کرنہ آوی بچہ کو ئی

زمانہ ووقت مگر تو ہووی ذاکر اور جائے کہ دل تیرا موضوع ہی بر
پستان راست تیر یکی دو انگشت بصورت شگوفہ صنوبر اور اوسکی لئے
دو دروازے ہین فوقانی و تحتانی کشایش باب فوقانی کی ساتھہ
ذکر جلی کے ہی اور تحتانی کی بذکر خفی پس جب ارادہ کرے تو ذکر جلی کا
پس بیٹھہ چار زانو اور پکڑ رگ کیماس ساتھہ سر انگشت قدم راست
اپنی کے اور جو کہ متصل ہے اوسکے اور بہ یقول شاہ عبد الرحیم
محدث دہلوی قدس سرہ وہ رگ ہی بہ شکم زانو بزیر جانب زانو
اور گرفت اوسکی بصفت مذکورہ مفید ہی نفی خواطر اور جمعیت
ہمت کو گرمی پیدا ہوتی ہی دل مین گرمی عجیب پس چاہئی کہ نشست
کرے یہ نشست نماز درو بقبلہ باجتماع عزیمت پہر کہی لا الہ الا اللہ
ساتھہ شد مد کے اور باخراج قوت درون دل سے اور اخرا
کرے لفظ لا ناف سی اور کشش دیوی اوسی تا شانہ راست
اور لفظ الہ کو ام دماغ سے اشارہ کرے ساتھہ اسکے کہ طاقت سے

نکالی لاحب من سوی اللہ اپنی باطن سے اور ڈالا اوسے
پس پشت پس دم لیوے دم دوسرا اور ضرب کری الا اللہ کو بے قلب
مین بشدت و قوت اور ملاحظ کرے مبتدی نفی معبودیت غیر
اللہ سی آور متوسط نفی مقصودیت کی آور منتہی نفی وجود کی
اور شرائط اعظم اس ذکر مین جمع کرنا ہمت کا اور سمجہنا ہی
معنی کا اور سزاوار ہی واسطے صاحب ذکر جلی کے یہہ کہ
کم خوری نکری نہایت بلکہ کافی ہی اوسی خالی رکہنا چہارم معدہ
اور لایق ہی کہانا چیز چرب کا تا کہ نہ پریشان ہو دماغ ذاکر اور
جب ارادہ کری پاس انفاس کا پس ہووے بیدار و واقف اوپر
انفاس اپنی کے پس بوقت خروج نفس ہمراہ خروج کہی لا الہ
گویا کہ خارج کرتا ہی محبت کل چیز کی سوی اللہ اپنی باطن سے اور
بوقت دخول دم کہی الا اللہ گویا کہ داخل کرتا ہی اور ثابت
محبت اللہ کی اپنی دل بین قول ہی حضرت صوفیہ کرام کا

کہ رکن اعظم سلوک مین بستگی دل ہی بشیخ اوپر راہ محبت و تعظیم
اور ملاحظہ صورت شیخ کی اس لئیے کہ واسطے اللہ تعالی کے مظاہر
ہین اکثر پس نہین کوئی عابد غنی ہو باز کی مگر تحقیق ظاہر ہووے
اللہ تعالے رو برو اوسکے اور ہووے معبود طالب کا اوسکے مرتبہ مین
اور اسی سر کے لئی نازل ہوئی شرع باستقبال قبلہ اور استواء
اوپر عرش کے اور فرمایا رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب
نماز پڑہے کوئی تم مین سی پس نہ تہوکی آگے رو اپنی کے اس لیے
کہ حق تعالی ہی درمیان اوسکے اور قبلہ اوسکے اور پوچہا
کسینے ایک دختر سیاہ رنگ سی کہان ہی اللہ پس اشارہ کیا
طرف آسمان کے پہر سوال کیا اوس سے مین کون ہون پس اشارہ
کیا ساتہہ انگشت اپنی کے کہ اللہ نے بہیجا تجہی پس کہا وہ تہی مومنہ
پس نہین خوف تجہی یہہ کہ نہ توجہ کری تو مگر بجانب خدا اور
نہ بستہ کری دل اپنا مگر ساتہہ خدا کے اگرچہ ہو متوجہ بجانب خرش

اور تصور نور کی جو رکہا ہی وہ اوسپر اور وہ رنگ ہی روشن
تر مثل رنگ ماہ یا بتوجہ بجانب قبلہ ہیکہ اشارہ فرمایا طرف اوسکے
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس ہوا مراقبہ اس حدیث کا واللہ
اعلم پس جب منور ہو طالب بنور ذکر حکم کرے اوسے مراقبہ
اور ہی مراقبہ مشتق رقیب سے اس لیئے کہ طالب پاسبانی کرتا ہی
اپنی دلکی یا پاسبانی کرتا ہی اللہ کی جیسے اللہ تعالے پاسبانی
کرتا ہی اوسکی پس کہی ساتہہ زبان اپنی کے یا خیال کری اپنی دلمیں
اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی یا خیال کری
اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ ط یا یہہ خیال کری کہ اللہ حاضر ہی
درمیان طالب اور درمیان قبلہ کے کہ طالب اوسی مشاہدہ
کرتا ہی - کہا مشایخ نے جو ارادہ کرے دخول کا اربعین
مین لازم ہی اوسپر مراعات چند امور کی دوام صیام اور
دوام قیام اور تقلیل کلام و طعام و منام اور صحبت با نام

اور دوام او پر وضو کے بحالات بیداری و نزدیک خواب
اور ربط قلب دایم بشیخ اور ترک غفلت بالکل بلکہ غفلت کو
حرام جانے پس بوقت داخل کرنے پانی راست کے حجرہ مین اعوذ
باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی اور
پڑھی سورہ والناس تین بار اور جو داخل کری بائی جیب کہے
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ كُنْ لِي كَمَا
كُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِي مَحَبَّتَكَ
اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَاشْغَلْنِي بِجَمَالِكَ وَاجْعَلْنِي
مِنَ الْمُخْلَصِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اَمِحْ نَفْسِي بِجَذَبَاتِ
ذَاتِكَ يَا اَنِيْسَ مَنْ لَا اَنِيْسَ لَهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِي
فَرْدًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ط پس کہڑا ہووے اوپر مصلے
کے اور کہی اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اکیس بار

پھر پڑھی دو رکعت اول مین آیۃ الکرسی اور دوسری مین آمن الرسول
پھر سجدہ کری سجدہ دراز اور کوشش کری دعا مین پھر کہے
یا فتاح پانسو مرتبہ پھر مشغول ہووے یا ذکار مذکورہ اور کہا صوفیہ
کرام نی جب داخل ہو مقبرہ مین پڑھی سورہ انا فتحنا دو رکعتون مین
پھر بیٹھے رو بمیت پشت بکعبہ یس پڑھی سورہ ملک اور تکبیر و
تہلیل اور پڑھی سورہ فاتحہ گیارہ بار پھر قریب ہووے میت سے
پس کہی یارب یارب اکیس ۲۱ مرتبہ پھر کہی یا روح ضرب کری اوسی
آسمان مین اور یا روح الروح ضرب کرے اوسکو بقلب یہانتک
کہ پاوی کشادگی اور نور پھر منتظر رہی میت سی فیضان کا اپنی
قلب پر اور چشتیہ کے ہان صلوٰۃ معکوس ہے نہین پائی حدیث
اور نہ قول فقہا سے سند اوسکی کہ اعتماد کرین ہم اوسپر اسی لیئے
چہوڑ دیا ہمنی اوسی اور علم ہی خدا کے نزدیک اور صوفیہ کے ہان
ایک نماز ہی نام اوسکا صلوٰۃ کن فیکون ہی کہا اوہنون نے جیسی

پیش آوی کوئی حاجت دشوار پس چاہیئی کہ پڑھی ہر شب شبون

چارشنبہ اور پنجشنبہ وجمعہ سی دو رکعتین پڑہی پہلی رکعت مین

سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص سو بار اور رکعت دوسری

مین فاتحہ سو مرتبہ اور اخلاص ایکمرتبہ اور کہی سو بار ای آسان

کنندہ دشوار یہا ای روشن کنندہ تاریکیہا اور استغفار سو

مرتبہ اور درود شریف سو بار اور دعا مانگے اللہ عزوجل سی بحضور

قلب پس جب ہووے تیسری کرے اسیطرح پھر اوتاری دستار

یا کلاہ اپنی سر سی اور کری [illegible] آستین اپنی گردن [illegible]

مین اور طلب کری اللہ تعالی سی حاجت اپنی پاس [illegible] ضرور

مستجاب ہو دعا اوسکی واللہ اعلم **فصل** اشغال [illegible]

نقشبندیہ مین اور وہ ہین اصحاب امام طریقہ حضرت خواجہ

بہاء الدین محمد نقشبند بخاری رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین کے

کہا اونہون نے راہین وصول کی بجانب خدا تین ہین ایک

اون طرق ثلثہ سی ذکر ہی پس بعض اوسمین سے نفی و اثبات ہی اور
وہ منقول ہی متقدمین مشایخ نقشبندیہ سی اور صفت اوسکی یہہ کہ
غنیمت جانی فرصت کو تشویشات خارجیہ سی مثل استماع سخنان
مردمان اور داخلیہ مثل گرسنگے زیادہ اور غضب و الم اور سیری
مفرط سی پہر یاد کرے موت کو اور حاضر جانی اوسے روبرو اپنی
اور مغفرت طلب کری اللہ تعالے سے بصدور معاصی پہر ملاوے دونو
لبا اپنی اور بند کرے دونو انکہیں اور حبس دم کری شکم اور کہے
بدل کلمہ لا اخراج کری اوسی ناف سی بجانب راست اور کشش دے
اوسے تا کہ پہنچے طرف بازو کے پس حرکت دیوے بازو اپنی کو بجانب
راست پس کہی آلہ پہر ضرب کرے دلمین بسختی الا اللہ کو
قول ہی صوفیہ کرام کا کہ حبس دم کو خاصیت عجیبہ ہی بگرمی
باطن اور جمعیت ارادہ اور ہیجان عشق اور بریدگی سخنان نفس
اور آہستگی کرے حبس دم مین تا کہ گران نہو اوسپر اور مزاد بجنس

حبس غیر مفرط ہی اور درمیان اس حبس دم اور حبس دم جوگیون کے
جدائی اور فرق عظیم ہی اور اسیطرح واسطے عدد وتر کی خاصیت
عجیبہ ہی پس کہے اول یہہ کلمہ ایک بار اپنی دلمین ایکدم مین پہر
کبہی تین مرتبہ ایک دم مین اور اسیطرح باہستگی پہنچاوے اکیس[۲۱]
بار تک ساتہہ رعایت عدد وتر کے اور شرط اعظم ملاحظہ ہی نفی
معبودیتہ یا مقصودیتہ یا وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سے اور اثبات اوسکا
اللہ تعالیٰ کے لیئے اوپر وجہ تاکید اور اجتماع خاطر کے نہ مثل گردش
خطرات اور احادیث نفس کی اور جسنے پہنچایا اکیس[۲۱] مرتبہ تک
اور نہ کشادہ ہوا اوسکے لیئی دروازہ جذب اور انصراف
باطن کا بجانب حق سبحانہ واجب ہی اشتغال باسم ذات اور
نفرت اشتغال اور ہی پس شناخت ضرور ہی کہ علم اوسکے سنے
نہ قبول کیا پہر سر نو آغاز کرے ساتہہ ان شروط کے تین سے
اکیس[۲۱] تک ۞ اور بعض اوس سے اثبات مجرد ہی اور نہ تہا یہہ

طریق نزدیک متقدمین کے استخراج کیا ہی اوسی خواجہ محمد باقی یا جو کہ
اونسی قریب تہے زمانہ مین واللہ اعلم اور یہ قول ہی شیخ عبد الرحیم
والد شاہ ولی اللہ کا کہ نفی و اثبات بہت مفید ہین و اسطے سلوک
کے اور مجرد اثبات نہایت فایدہ مند ہہا جذب کے لیئے اور صفت
اوسکی یہہ ہی کہ نکالے اللہ اپنی ناف سے بشدید تمام اور کشش دیوے
اوسے کہ پہنچے ام دماغ تک باحبس اور زیادتی سکے بتدریج تہا تک
کہ بعض اونسی کہتا تہا اوسی ایکدم مین ہزار بار آور شاہ ولی
اللہ قدس سرہ نے دیکہا ایک عورت کو مخلصات شاہ عبد الرحیم والد
اپنی سے کہ کہتی تہی لفظ اللہ ہزار مرتبہ ایکدم مین بلکہ اوس سے
زیادہ ہی اور سنا مینے شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کو کہ حکایت
کرتی تہے اپنا حال کہ مین بابتداے حال کہتا تہا نفی و اثبات
ایکدم مین دوسو بار و اللہ اعلم اور یہ طریق دوسرا مراقبہ ہی اور
اوسکی صفت یہہ ہی کہ بند کرے دم بزیر ناف حبس اندک بعد متوجہ ہو

بجمع ادراک طرف معنی مجرد بسیط کے وہ کہ تصور کرتا ہی اوسے

ہر ایک بوقت اطلاق اسم اللہ کے ولیکن کم جدا کرتا ہی اوسی لفظ

سی پس چاہیئی کہ کوشش کری یہہ طالب جدا کرنا اس معنی کا

الفاظ سی اور توجہ کری اوسکی طرف غیر مزاحمت خطرات اور

توجہ سی طرف غیر کے اور بعض سے نہین ہو سکتا اسطرحکا

ادراک پس مشایخ نے حکم کیا ایسی شخص کو بدعا اور طریق اوسکا

یہہ کہ ہمیشہ پکاری اللہ کو ساتھہ قلب اپنی کے کہی ای رب تو ہی

مقصود میرا بیزار ہو کر آیا مین تیری طرف ہر ماسوی تیرے سے

اور مانند اسکے مناجات سے اور بعض مشایخ حکم کرتی تہی اوسے

ساتھہ تخیل خلاء مجرد یا نور بسیط کے پس باہستگی پہنچتا تہا طالب

اس تخیل سے بجانب توجہ مذکور کے اور تیسرا اون طرق کا

رابطہ ہی بشیخ اور اوسکی شرط یہہ ہی کہ ہووے شیخ قوی التوجہ

دایم یاد داشت پس جب طالب بصحبت شیخ حاضر ہو خالی

کری ذات اپنی کو ہر چیز سی مگر محبت شیخ اور منتظر رہی فیضان
شیخ کا اور بند کرے دونو انکہین یا کشادہ رکہی اور دیکہی
درمیان ہر دو چشم شیخ کے پس جب فیضان کری کوئی چیز پس
چاہیئی اتباع اوسکا بجمعیت قلب اور محافظت اوسپر اور
جب غایب ہو شیخ سالک سے خیال کری صورت اوسکی بجانب
راست اپنی بوصف محبت و تعظیم پس فایدہ مند ہو صورت شیخ
سی مثل صحبت شیخ کے اور واجب ہی سالک پر وقتی کہ
ہووے کسی ہیات پر اور حاصل ہووے اوسی کوئی چیز اس
مقصد سی یہہ کہ نہ بدلے اس ہیات کو پس اگر ہووے استادہ
نہ بیٹھے اور اگر ہووے نشستہ نہ استادہ ہووے اور بعض مشایخ
حکم کرتی تہے ساتہہ خیال کرنے قلب کے مکتوب اوسپر اسم اللہ
کا بزر اور شیخ عبد الرحیم قدس سرہ لکہتی ہین کہ حکم کیا
مجہی خواجہ ہاشم بخاری نے ساتہہ کتابت اسم ذات کے حال

اسکے تہی عمر میری دس برس کی پس اکثر کتابت کی مینے اسم ذات
کی اور حاصل ہوئی جمعیت قلب یہانتک کہ تہا مین مشغول
بکتابت کتاب پس لکہہ گیا مین اسم ذات قریب چار ورق کے
اور نہ معلوم ہوا اور خواجہ خورد لکہتے تہے بہ نر انگشت
اوپر چارون انگشت اپنی کے کوئی شی بحالت نشست اور کلام
اور ہر کار اپنی کے پس سوال کیا اونسے شیخ عبد الرحیم قدس
سرہ نے فرمایا مین ابتدا مین اسم ذات لکہتا تہا اب ہوگئی
عادت غیر منقطع واللہ اعلم اور نقشبندیہ کے ہان کلمات
ہین کہ اوپر بنا ہی اونکے طریق کی بعض اونسے اشارہ ہی
طرف ان اشغال کے اور بعض بحالت شروط تاثیر اون اشغال
کے پس ہم ذکر کرتے ہین اونہین ہوش در دم نظر بر قدم
سفر در وطن خلوت در انجمن یادکرد بازگشت نگہداشت
یادداشت پس یہہ منقول ہین خواجہ عبدالخالق غجدوانی سے

اور یہہ اونکے تین اشتغال اور منقول ہین خواجہ نقشبند سے وقوف زمانی و وقوف قلبی و وقوف عددی لیکن معنی ہوش دردم کے بیداری ہی ہردم پس ہمیشہ ہووے بیدار پرسان اپنی نفس کا آیا وہ آمد و شد دم مین غافل ہی یا ذاکر اور یہہ ہی طریق تدریج کا بجانب دوام حضور واسطے مبتدی کے پس جب متوسط ہووے سلوک لازم ہی کہ ہووے پرسان نفس سے ہردم باین طریق کہ تامل کرے ہر ساعت آیا داخل ہوئی اوسمین غفلت یاد الہی سی یا نہین پس اگر داخل ہوئی غفلت آمرزش چاہی اور ارادہ کرے اوسکے ترک کا آیندہ اور اسطرح کرتا رہی تا پہنچے بسوی دوام اور نام اس اخیر کا وقوف زمانی ہی استخراج کیا ہی اسکو خواجہ نقشبند نے جیسے کہا کہ توجہ بجانب دریافت علم کے ہردم پراگندہ کرتی ہی حال متوسط کا پس سزاوار بمتوسط استغراق ہی توجہ مین بجانب اللہ تعالی اسطرح کہ نہ مزاحم ہو اوسی علم

اسس توجہ کا اور معنی نظر بر قدم سکے یہہ ہین کہ واجب ہی
سالک پر کہ نہ دیکھی بجال رفتار اپنی کے مگر بجانب ہر دو قدم
اپنی کے اور نہ بحال نشست مگر سامنی اپنے اس لیئے کہ نظر طرف
نقوش مختلفہ اور الوان معجبہ کے فاسد کرتا ہی حال سالک کا اور
منع کرتا ہی اوسی اوس چیز سے کہ وہ اوسکی راہ پر ہی اور
اوسیکے حکم مین گوش رکہنا طرف اصوات اور احادیث
لوگون کے ہیہ ہی بہ نسبت مبتدی کے لیکن منتہی پر واجب ہی
تامل بحال رفتار اپنی کے قدم پر خواہ ہر کدام منہج کے ہو اسی لیئے
کہ بعض اولیا سی ہوتے ہین اوپر قدم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے اور اوسکے لیئی جامعیت تامہ ہی اور بعض ہوتے
ہین اوپر قدم موسی علیہ السلام کے اور علی ہذا القیاس پس
جب شناسا ہوا اپنی متبوع کا پس چاہیئی کہ ہووے احوال اور
واقعات اوسکے مناسب بواقعات اپنی متبوع کے واللہ اعلم

اور معنی سفر در وطن کے انتقال ہی صفات بشریہ خسیسہ سے
بجانب صفات ملکیہ فاضلہ کے پس واجب ہی سالک پر تفحص
نفس کرنا کہ آیا اوسمین بقیہ محبت خلق کا باقی ہی پس جب معلوم
کرے کچھہ چیز اس سے سرزد توبہ کرے اور معلوم کرے کہ یہہ ہی
صنم اوسکا پھر کہی لا اِلٰہ الا اللہ یعنی نفی کی مینے اپنی دلسی فلانی
چیز اور ثابت کیا مینے حب اللہ کو اوسکی جگہہ اور یہہ اسلیے کہ
عروق محبت داخل قلب مین اکثر ہین پوشیدہ نہین ممکن استخراج
اونکا مگر بجستجوی بسیار اور واجب ہی سالک پر تفحص اس امر کا
کہ آیا دل اوسکے مین کچھہ حسد و کینہ و اعراض باقی ہی پس توڑی
اوسی کو اومت اس کلمہ کے اور معنی خلوت در انجمن کے یہہ ہین
کہ مشغول رکھے قلب اپنا بخدا تمام احوال مین در سر و کلام و
خور و نوش اور رفتار میں پس واجب ہی کہ حاصل ہو واسطے سالک
کے ملکہ توجہ کا بجانب حق کسی وقت ساتھہ ان اشغال کے کہنا

حضرت خواجہ نقشبند نے اسیطرف اشارہ ہے بقول حق عزوجل

کے رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

یعنی مرد ہین کہ نہین باز رکہتی او نہین تجارت اور نہ بیع یاد خدا

سی — بلکہ حق یہہ ہے کہ نشان مند ہوتا بلباس فقرا ورد دوام

تعلق ساتہہ خدا کے ہوتا ہے اکثر مظنہ دکہاوے سناوے کا بس

بہتر یہہ ہے کہ ہووے بلباس علم اور دیانت و اچہا دعبادات

مین اور رہووے قلب باحق کہاہے خواجہ علی رامیتنی نے فارسی

مین بیت از درون شو آشنا و زبرون بیگانہ وش

اینچنین زیبا روش کم می بود اندر جہان ؛ اور معنی یاد

کرو کی ذکر ہے اللہ تعالی کا یا ساتہہ نفی و اثبات کے یا بمجرد اثبات

جیسے گذری تفصیل اوسکی اور معنے بازگشت کے یہہ ہین

کہ رجوع کرے بعد ہر تین یا پانچ مرتبہ کے ذکر سے بجانب مناجات

پس دعا کرے اللہ عزوجل سے بجامع ہمت اپنی کے یاد

اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ تَرَکْتُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ لَکَ

اَتْمِمْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ وَارْزُقْنِیْ وُصُوْلَکَ التَّامَّ

یہہ شرط عظیم ہی درمیان پس نہین سزاوار سالک کو غفلت

اس سے کہ ہمنی نہین پایا جو پایا مگر ساتھہ برکت اسکے اور

نگاہداشت عبارت ہی دور کرنے خطرات اور احادیث نفس

سی پس لایق ہی سالک کو بیداری بیچ ترک کری کوئی خطرہ

کہ گذرے دلمین کہا خواجہ نقشبند قدس سرہٗ نے کہ روکے

خطرات کو سالک باول ظہور او نہین خطرات کے اس لئے کہ بعد

ظہور مایل ہوتا ہی طرف اونکے نفس اور اختیار کرتا ہی پس بہا

دشوار ہوتا ہی زوال اونکا ہی طریق ہی حاصل کرنے ملکہ

خلو لوح ذہن کا خطور و خطرات اور احادیث نفس سے

اور یادداشت عبارت ہی توجہ صرف مجرد الفاظ اور

تخیلات سی طرف حقیقت واجب الوجود کے راست یہہ ہی کہ

نہین مستقیم ہوتا مگر بعد فناء تام اور بقاء کامل کے واسطے علم
اور وقوف زمانی کی تفسیر ہم ذکر کر چکے لیکن وقوف
عددی پس وہ محافظت ہی اوپر عدد طاق کے اور گذرا بیان
اوسکا اور معنے وقوف قلبی کے توجہ ہی بجانب قلب کے وہ
مودع ہی بجانب چپ بزیر پستان اور حکمت اس توجہ مین
ایسی ہی جیسے حکمت ضربات مین نزدیک جیلانیہ کے
اور واسطے نقشبندیہ کے تصرفات عجیبہ ہین جس مراد و مقصد پر
اپنی ہمت مصروف کرین ہو وے وہ کام موافق ہمت کے
اور منجملہ تصرفات تاثیر رسانی ہی طالب مین اور دفع
بیماری بیمارسی اور افاضۂ توبہ اوپر گناہ گار کے اور تصرف
بقلوب مردم اور ورای اوسکے تصرفات ہیں کہ احاطہ اونکا
دشوار ہی اور باصطلاح نقشبندیہ لطائف ستہ ہین یا
جہات و اعتبارات واسطے نفس ناطقہ کے اور ہر لطیفہ کو

ان لطایف سی ارتباط ہی ساتھہ ایک عضو کے بدن سے

فائدہ اول مقامات توبہ ہی اور آخر مقامات حیرت اور

بعض نے تسلیم ورضا کو کہا ہی اور بجائی حیرت رکھا ہی اور

حیرت دو قسم ہی مذمومہ وممدوحہ حیرت مذمومہ نام ہی شک

کا اور حیرت ممدوحہ مقابل ہی شک کے حیرت مذمومہ نصیب

ہی عوام کا اور حیرت ممدوحہ حظ خواص کا لیس اول العوام

آخر الخواص ہی اور بدایۃ الجہال نہایت العلما مصرع

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ٭ پس یہہ تمام تربیات

باشتغال واذکار وافکار تربیات اصطلاحیہ ہین لیکن تربیت

بہمت موقوف ومنحصر اس سبب تکاپو پر نہیں پیر کو چاہیی

کہ تجلیہ مرید بشریعت غراو ماوی اور امداد شیخ بحق مرید حاضر

یا غایب بہمت ہووے کہ ساتھہ ہمت شیخ کے ابواب فتوحات

اوپر مرید کے کشادہ ہووین اور یہہ طریق بہت نادر ہی اکثر

بوالہوس بسبب عدم ریاضت و مجاہدہ طالب اس طریق کے
ہین اور آرزو کرتے ہین پس ہر صاحبدل پر واجب و متحتم ہی
طلب کرنا شیخ کا پس اگر مبتدی ہی اور امتیاز مصلح و مفسد مین
نہین کرسکتا مصلح کو مفسد اور مفسد کو مصلح جانتا ہی پس دونو
صورت مین غلط کار ہی۔ شیخ شرف الدین یحیی منیری قدس
سرہ بحل اس مشکل کی فرماتے ہین کہ عادت الٰہی اور سنت خدائی
واسپر جاری ہی کہ کوئی عصر مشایخ و زہاد اور عباد و اوتاد
اور اخیار و نجبا اور نقبا و ابدال اور اقطاب و غوث اور
تمام اہل اللہ اہالی خدمات وغیرہ سی خالی نہین رکہا اور نہ
رکہی گا پس ضرور ہی طالب صادق کو کہ بخدمت ایسی شیخ کے
مشایخ سی کہ اوپر جادۂ شریعت کی راسخ اور سنت نبوی کے
ثابت ہووے اوسکی صحبت مین بکرات و مرات حاضر ہوکر
متفحص ہووے دل اپنی کا کہ ہجوم وساوس و ہواجس اور انوار

خطرات کہ حاوی دل اوسکیکے رہتی تہے فی الجملہ نجات اور دوام
انقلابات قلبی سی رہائی پاتا ہی یا اوسی حالت سابقہ پر آلودہ
و آغشتہ بخطرات رہتا ہی پس اگر قدری بہی رہائی محسوس ہووے
صحبت اوس شیخ کی ہاتہہ سی نہ دیوی اور لازم پکڑی کہ آیندہ امید
وہی ہی نفی خطرات کی تمامہ اور اگر کچہہ تفاوت کسی حال اپنی مین نہ پاوے
جانی کہ نصیب میرا آگے اس شیخ سے نہین دوا اپنی دروازہ
دوسرے سے طلب کرے لیکن باطن اپنی مین انکار نکرے ::
فصل آدمی تین قسم ہین ایک قسم مشابہ ہی بہ بہایم
کہ ہمت اونکی ہمیشہ بخورد و پوش و نوش اور شہوت رانی مصروف
ہی اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ اشارہ ہی طرف اونکی اور دل
اونکے مین بجز حب دنیا مطلق ایمان نہین قسم دوسری مشابہ
بملایک کہ ہمت اونکی مدام بعبادت و تسبیح و تہلیل منحصر ہے
وہ اولیاء اللہ ہین کہ دل اوپر دنیائی فانی اور حظوظ نفسانی

سے رکھیں اور رغبت اوپر آخرت کی کہ باقی ہی رکھیں اور
اپنی تئیں اس جا میں برنج عبادت رکھیں تا بدرجات و مثوبات
عقبی فائز ہوویں لیکن ہنوز دون ہمت ہیں کہ بغیر حق کے ساتھ مشغول ہیں
فرد آن ہمہ کہ بجز روی تو جائی نگرانند ÷ کوتہ نظرانند چہ کوتہ نظرانند
پس اگر بوقت ذکر و مراقبہ خطرہ ظہور کری طرف اوسکی ملتفت
ہنو کہ طالب رابطہ اور بکار مشغول ہووے اسلئے کہ مبتدیونکو
یہہ خطرات پریشان اور وساوس ہرزہ باثنای مشغولی
بعبادات پیش آتے ہین اس سے تنگدل ہونا نچاہیئے بلکہ گواہ
عدل اوپر حسن استعداد اور اہلیت اپنی کے جان کر شکر الہی
بجالانا چاہیئے کہ احداث خطرات و وساوس نفسانی و شیطانی
اوپر اندازہ قلت و کثرت مناسبت استعداد کے ہی لیکن طریق
دفع خطرات کا یہہ ہی کہ التفات و مبالات اونکی طرف
نکرے اور اونسی حساب نہ پکڑے اور بمدافعت اونکے مقید

ہوتی اسلیے کہ مدافعت خواطر ردیہ متعذر ہی اسلیے کہ

اکثر خدشات ہر خطرہ سی متولد ہووین لیس بانذک مدت باطن

سالک پریشان ہو کر محل ہنگامہ ارواح خبیثہ ہووے اور منجر

بہلاکت پس جبکہ ملکہ حضوری اور آگاہی حاصل ہووے خطرات

خودبخود مندفع ہووین اور اذکار تین ہین ایک استیلای

ذاکر کا ذکر پر اور وہ یہہ ہی کہ ذاکر ذکر باختیار اپنی کرے

اور نام اسکا کشایش ہے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی

قدس سرہ العزیز کو دو سال کشایش مین گذری ازان بعد استقامت

حاصل ہوئی بحدیکہ تیس برس خطرہ غیر سینہ مبارک اونکے

مین نگذرا اور منزل دوسرا استیلا ذکر کا ذاکر پر اور جو

کار اس سے تجاوز کرے اور ناتہہ بدامن مطلوب پہنچے استیلا

مذکور ذکر ذاکر پر پیش آوی اور وحدت حقیقی اور مکاشفہ تحقیقی

رخ دکہاوے بیت چون نماند در دل از اغیار کام ۞ برد

از محبوب برخیزد تمام ؛ اور یہہ منزل تیسری ہی ذکر و ذاکر سی
اور اس منزل مین بعضے بغلبہ حال مسلوب العقل ہوئی ہین اور
یہہ حال اونپر تا آخر عمر طاری رہا ہی پس بطریقۂ صوفیہ نام اونکا
مجنون ہی مثل ابی عقال مغربی اور امثال اوسکے اور بعض اوسے
وہ ہین کہ امساک کی گئی ہی عقل انسانی اونکی اور نکات کلیہ
و جزئیہ سی اور باقی رہی ہی عقل حیوانی کہ مدرک ہی بعض جزئیات
کی پس کہا وین اور پیوین اور تصرف کرین بے تدبیر ایسی لوگ
مستور ہین عالم حس سے اور بعض پر یہہ حال دائم نہین رہتا
کبھی ایسا ہو جاتا ہی کہ رجوع و آمیزش مردم کرتے ہین —
فائدہ معلوم کرنا چاہیئے کہ اہل طریق نے نبی اور ولی مین فرق
کیا ہی انبیا مالک ہین احوال اپنی کے اور اولیا مملوک محققین
اس مقام مین لکھتے ہین کہ مراد بعدم آگاہی ہی بحق سبحانہ اور
غیبت ماسوی سے اور مراد بوجود عدم دوام اس علم کا ہی اور

ممکن ہی تحقق دوام پیش از وجود فنا اور دوام عدم بمرور زمان
ہو سکتا ہی کہ ضعیف ہووے یا بمرتبہ کہ زایل ہووے اور شخص
بطبیعت اپنی کے عود کری بخلاف وجود فنا کہ صاحب اوسکا بوجود
طبیعت عود نکری اور یہہ بہی معلوم کرنا ضرور ہی کہ طریقۂ بزرگوارن
دوام حضور ہی مع اللہ یعنی آگاہی دل بحق سبحانہ اس وجہ پر کہ
کسیوقت مین اوقات سی غفلت طاری نہووے اور یہہ آگاہی
بمنزلہ ملکہ سالک ہوجاوے بذہولت ماسوی اور آگاہی ذہولت
ماسوی ہنین ہوتی بلکہ شعور بحق سبحانہ بشعور دکثرت جمع ہووے
اول کہ جسمین ذہولت ہو ماسوی سی عرف اس طایفہ مین اوسے
حال کہین اور قسم دوسری کہ جسمین ذہولت ماسوی سی نہووے
علم اور علم مندرج بحال جانین اور بہتر ہی کہ جبتک بی شعوری
کثرت خلق سی حاصل نہووے شعور بحق کہ مرتبہ ہی علم کا ظہور نکری
اور جو علم کہ ناشی ہو عین سے حکم عین کا رکہی اسلیئے اس علم کو مندرج

حال مین رکھین اور محسوب حال سے شمار کرین آور طریق تحصیل
نسبت آگاہی منحصر ہی تین قسم مین اول طریق ذکر کہ وہ
سب سے احکم ہی اور اساس اوسکا محکم دوسرا طریق طریق توجہ
اور مراقبہ کہ وہ ارفع و اعلی ہی لیکن حصول اوسکا بغیر
تصرف کشش الہی بوجود سالک متعذر ہی اگرچہ بیان توجہ
اور مراقبہ کا سابق بہی گذرچکا ہی لیکن اس جگہہ اور طرح
بیان کیا جاتا ہی اور تیسرا طریق ہی رابطہ کا کہ اقرب
طرق و منشا ہی ظہور عجایب و غرایب کا اور بنظر حقیقت
طریقۂ تحصیل نسبت آگاہی منحصر ہی دو نوع مین ایک طریق
ذکر دوسرا طریقۂ توجہ اور مراقبہ اسلیئے کہ رابطہ مندرج
ہی بمراقبہ پس اول طریق ذکر بیان کیا گیا اب شروع بیان
طریقۂ توجہ اور مراقبہ اور رابطہ کیا جاتا ہی جان ای برادر
توجہ وہ ہی کہ معنی بی چون و بی چگون و بی نمون کہ اللہ کے

اسم سی مفہوم ہوتے ہین یعنی توسط عبارت عربی و فارسی
و عبرانی و سریانی وغیرہ کے ملاحظہ کرے اور دل بجانب اوسکے
حاضر رکہی اور اسپر دوام و استقامت کری بحدیکہ کلفت
درمیان سے اوٹہہ جاوے اور بعضی مشایخ اور اہل تحقیق کہتی ہین
اگر اس توجہ مذکورہ مین تعذر پاوی پس اسم ذات اپنی دل پر
تازہ کری اور مراقب ہو اس معنی کا کہ بصیرت کو قوت
حاصل ہووے اور یہہ مقصد تمامہ میسر آوی اور ایسا ہو کہ بغیر
اس مقصد کے نظر بصیرت مین کوئی چیز نرہی مثل مستغرق
بہ بحر کہ اوسی بجز بحر اور کوئی معلوم و محسوس نہین ہوتا اور
اعاظم مراقبات سی مراقبہ ہی صورت شیخ کا کہ نام اوسکا
رابطہ اور واسطہ اور برزخ صغری ہی اور مراقبہ مین صورت
شیخ اس نہج پر تصور کری کہ خودی اپنی سی بیخودی حاصل
ہووے اور صورت برزخی کہ جہت اسفل ہی نظر سی ساقط ہووے

اور نظر بدریای شہود ذات اور حضوری کی جانب اعلی ہے
باقی رہے اور منجملہ شرایط حصول رابطہ نگاہداشت ادب
ہی بہ نسبت پیر ظاہر و باطن مین اور اجتناب وقوع اوس امر سے
کہ سبب ہو کراہیت خاطر پیر کا اسلئے کہ اگر ایک ادب آداب
سے ترک کرے اتحاد و ارتباط درمیان دل پیر و دل مرید کے
نرہی لیس وقتیکہ اتحاد و ارتباط نرہا ذوق و حال کہ بواسطے
ارتباط و اتحاد دل مرید کے بدل پیر حاصل ہوا تہا نرہا اور عمدہ
آداب سے بجناب پیر وہ ہی کہ نافرمانی اوسکی نکرے اور رو بر
اوسکے کلام لغو و زاید نکہی اور صورت اوسکی خیال مین رکہکر
بجمیع قوی ظاہری و باطنی متوجہ بقلب ہووے طریق اور
مراقبہ کا کہ مسمی ہی بتجلید علم یہہ ہی کہ صورت شیخ مخیلہ اپنی
مین حاضر کرکے راہ بی نہایت بجانب مراتبہ اطلاق فرض
کری اور جانی کہ ہمراہ شیخ اوس راہ مین جاتا ہون یہانتک

کہ نہ روندہ رہی نہ راہ اور فنا مطلق ظہور کری اور جو اس راہ
مین خطرہ معلوم ہو صورت حاضر شیخ سی استمداد چاہی اور
جاوی تا کہ مطلب رس ہووے **اور** طریق مراقبہ جیب القمیص کا
طالب کو ضرور ہی کہ سب وقت اپنی تئین بصورت شیخ خیال
کری یہانتک کہ صورت اپنی فراموش کری اور صورت شیخ
بیچ محو و متلاشی ہووے اور اپنی تئین عین شیخ معاینہ کری اور
ہر قول و فعل کہ اوسسے سرزد ہو نسبت بمرشد کری اور شعور
اپنی سے درگذرے اور نام اس مراقبہ کا بطریقہ برکاتیہ قادریہ
جیب القمیص ہے **طریق** مراقبہ شیخ کا واسطے تحصیل مناسبت
بانبیاء کرام اور تحصیل اونکی ولایت کی اوپر لطایف سبعہ کے
بترتیب اول صورت شیخ بلحاظ حضرت آدم علیہ السلام دیمین
حاضر کرکے اپنی تئین اوسمین فانی کرے تا مشاہدہ حضرت
آدم ع اور کمالات اونکے مشرف ہووے اور اسیطرح صورت

شیخ بلحاظ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سر وخفی پر بلحاظ حضرت موسیٰ
اور فقط خفی پر بلحاظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اخفی پر
بلحاظ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر کرکے
ہر ایک میں اونسی فانی بمشاہدہ اوسکے اور حصول کمالات
ولایات اونکے مشرف ہووے طریق مراقبہ رابطہ ....
اس طرح پر ہی کہ صورت عنصری اپنی شیخ کی دلمین قایم
وراسخ کرے تا اثر اوسکا ظاہر ہووے اور انہدام وجود کونی میسر
آوی اور مدار طریقۂ رابطہ کا اوسپر ہے کہ درمیان مسترشد
ومرشد کے بہمی امور موافقت ہو اور کسیطرحکی مبائنت و
مغائرت نرہی کہ بصورت مغائرت ومخالفت باب فیض
مسدود ہووے اس لئے کہ صورت شیخ مورث حضور وشہود
وفنا ونیستی کی ہی اور یہہ طریق طریقۂ خاص اس خاندان کا
ہی بزرگون نے بیان کیا ہی کہ دایم ورزش اس نسبت کی کرتا

رہی یہانتک کہ ساتہہ کسی وجہ سکے اس نسبت سی خالی ہووے
اور اگر احیانا خالی ہووے پہر بطریق مذکور بر سر کار آوی اور
ہمیشہ حضوری پیشہ اپنا کرے بگوشۂ چشم دلکو بخانہ و بازار
اور خرید و فروخت اور خور و نوش تمام حالات مین حقیقت
جامعہ پر رکہی اور اوسی نصب العین اپنا کرے اور حاضر جانے
اور بتصور جزوی غافل ہووے بلکہ سب اشیا کو ساتہہ اوسکے
قایم جانے اور سعی کرے کہ اوسیکو تمام موجودات متحستہ و
غیر متحستہ مین مشاہدہ کرے تا حدی کہ اپنی تعین سب مین دیکہے
بلکہ سبکو اجزا اپنا سمجہے اور آئینہ جمال با کمال اپنی کا جانے
بیت خیر درویش است جملہ نیک و بد ؛ گر نباشد اینچنین
درویش نیست ؛ اور بوقت کلام ہی اس مشاہدہ سی غافل
نہووے اگرچہ بظاہر مشغول با مردیگر ہووے بیت از درون شو
آشنا و از برون بیگانہ وش ؛ اینچنین زیبا روش کم می بود

اندر جہان ٭ اور خلوت در انجمن سے عبارت یہہ ہی غرضکہ ہرچند
صحبت زیادہ ہووے نسبت قوی تر پس چاہیئے کہ غضب رانی سے
باز رہی کہ غضب رانی طرف باطن کو نور معنی سے خالی کرے اور اگر
نعوذ باللہ وقوع غضب ظہور مین آوے یا کوئی قصور کہ اوس سے
کدورت قوی طاری ہووے اور سررشتہ نسبت گم یا ضعیف
ہووے غسل کرے اگر قوت مزاج وفا کری باب سرد کہ نفع زیادہ
رکہی و گرنہ باب گرم اور جامۂ پاک پہنی اور جائی پاک خالی
مین دو رکعت نماز ادا کرے اور چہہ نوبت بقوت آہ سرد
کہینچے اور بطریق معہود مشغول بذکر ہووے بظاہر ساتہہ تضرع
اور زاری تمام کے آور ایک نوع توجہ کی یہہ ہی کہ طالب ذات
بحت اور معنی صرف ومجرد کے بے لبس صوت وحرف اور عربی
و فارسی سے بسمت توجہ اپنی کے رکہی جیسا کہ گذرا ذکر اوسکا
اور محققین بیان کرتے ہین کہ عبارت قوت قلبی اور قوت

عددی اور وقوف زمانی اور وقوف قلبی اور یاد کرد و بازگشت اور یاد داشت و نگہداشت سی باصطلاح اس طایفہ کے حضور دل اور آگاہی ہے تا غیر حق دل طالب قرار نہ پکڑے اور بعض اعزہ یہہ کہتی ہیں کہ بعین ذکر ارتباط و آگاہی بہ مذکور شرط ہی اور اسی آگاہی کو شہود و وصول اور وقوف قلبی کہتے ہیں بیان اشغال بطور لطایف مشہورہ کہ کئی طریق سی ہے طریق اول اسم ذات کہ ذکر قلبی ہی بعد ازان ذکر روحی پس ازان اذکار ثلثہ یعنی سر و خفی اور اخفی بعد ازان لطایف خمسہ اور جو ذکر غالب آتا ہی تمام بدن مثل دل ذاکر ہوتا ہی اور اوسیکو سلطان الاذکار کہتی ہیں اور کمال ذکر سلطان الاذکار کا یہہ ہی کہ اسم ذات رگ و پوست شاغل سے ظہور کرتا ہی کہ نہایۃ الہدایہ اوسیکا نام ہی طالب کو ضرور ہی کہ اسقدر مداومت بذکر اختیار کری

تا بذکر ملکہ حضور دل حاصل ہووی جیسے کہ سمع صفت سامع

کی اور بصر صفت باصرہ کی تا اگر چاہی کہ بتکلف ذکر و حضور

کو دل سی دور کرے دور نہ ہووے اور معلوم کیا چاہیی کہ جس طرح

دل تعلق بجانب دست چپ رکھی جیسا کہ گذرا اسیطرح روح

تعلق بجانب دست راست رکھی وہ بہی محل ذکر ہی اور مقام

کہ بزیر قلب ہی اور مقام خفی کہ تحت سینہ ہی اور مقام اخفی

درمیان قلب و روح کے یہہ بہی ہین مقام ذکر کے اور نزدیک

بعض کے مقام سر برپہلوی قلب ہی بفاصلۂ دو انگشت

جانب سینہ اور مقام خفی برپہلوی روح ہی ساتہہ دوری دو

انگشت کے بطرف سینہ اور مقام اخفی وسط سینہ یہہ سب مقامات

ہین ذکر کے اوپر کہ لا الہ الا اللہ وقتی کہ باتمام پہنچے فنا قلب

حاصل ہووے کہ دل مین ذکر عزیز ہی اور یہہ اول مرتبہ ہی

ولایت کا اور سیر جمیع اولیا کی اسی جگہہ تک ہوئی ہی اور

طریق دوسرا ذکر لا الہ الا اللہ کا یہہ ہی کہ زبان بکام چسپیدہ کرے اور دم بزیر ناف بند اور کلمۂ لا ناف سی کہینچے اور بفرق پہنچاوے اور لفظ الٰہ کو فرق سے بکتف راست لاکر الا اللہ دل پرکہ بہ پہلوی چپ واقع ہی لاوے اور اعضا و نفس کو حرکت نہ دیوی اور نفس بزیر ناف بند ہو اور یہہ کلمہ بعدد طاق کہے نہ جفت اسی لیئے اس ذکر کو وقوف عددی کہتی ہین یہہ ذکر حضرت خضر علیہ السلام نے خواجہ عبداللہ عجدوانی کو تعلیم کیا اور کہا کہ پانی مین غوطہ مار کر ساتہہ اس ذکر کے مشغول ہو اور غوطہ زنی بآب اسلئی ہی کہ دم برقرار رہی ؛ طریق تیسرا وقوف قلبی ہے اور وہ عبارت ہی اس سے کہ سالک واقف ومتوجہ دل ہووے اور نظر بدل رکہی یہ لئے بجالانی ذکر کے تا ۂ خلو ریا سوی بستہ ہووے اور تفرقہ راہ نپاوی اور توجہ بمطلب حقیقی میسر ہووے اسلئے کہ بیکاری بجی دل مقصود ہے

وقتیکہ راہ ماسوی اوس سے بند ہووے چارہ نہ رہے بجز توجہ بجانب
ذات مقدس قول ہی بزرگونکا کہ دلکو دشمن سے باز رکھی حاجت
ہنین طلب دوست کی طریق چوتھا مراقبہ ہی اور مراقبہ مشتق
ہی رقب سی اور وہ بمعنی انتظار ہی پس مراقبہ ہوتا ہی جمیع
حواس ظاہری و باطنی کا انتظار مطلوب مین اور مراقبہ کے
معنی اور بہی لکہے ہین کہ وہ علم و آگاہی ہے بندہ کی بدوام
اطلاع حق سبحانہ اوپر ظاہر و باطن سالک کے یعنی سالک
تصور کرے کہ حق تعالے دایم ظاہر و باطن میری پر مطلع ہے
لکہا ہی کہ طالب برکت مراقبہ سی بمرتبہ ولایت و تصرف بملک
و ملکوت فایز ہو سکتا ہی اور اشراف بر خواطر اور تنویر
باطن اور جمعیت خاطر اور دوام قبول قلوب مراقبہ سے
حاصل ہوتا ہی اور وہ جو بعضی محققین فرماتی ہین کہ نزمانہ
حضرت سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ و اصحاب کرام

رضی اللہ عنہم فقط صحبت تہی حلقہ نہ تہا یا وجودیکہ حلقہ نشینی پیرشیخ
و مریدین کی بنا بر ذکر و مراقبہ بہی حدیث حلق الذکر سی ثابت
و متحقق ہوئی ہی اور یہہ طریق حلقہ صحبت جمیع طرق اہل اللہ میں
عہد حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی تا حال
بمشایخ زمان رایج و معمول ہوا ہی لیکن طریق توجہ دہی بمریدین
جسطرح کہ اب درمیان بعضی بزرگون کے رواج پایا ہی حضرت
و اصحاب کرام کے زمانہ اور اسلاف عظام کے مشایخ سی نہ تہا
جسطرح سی کہ اب توجہ دینا مروج ہوا ہی اگرچہ بدعت ہی لیکن
چونکہ مسترشدین مفید ہی مستحسن اور ترک رابطہ نزدیک اہالی
طریقہ مذکورہ مبنی ہی اوپر رفع توسط کے اس لئے کہ روش اس
طریقہ کی انجام کار رفع توسط ہی کہ داد و اخذ فیض بیواسطہ
اصل الاصول سے میسر آوے اپنی توابع کو ساتہہ اس طریق کے
تربیت کرین اور ابتدا ر کار سی نسبت ترک توسط تعلیم کرنے

ہیں تا آخر الامر رفتہ رفتہ اخذ فیض بیواسطہ اصل الاصول
سی کرتے ہیں مانند متبوع اپنی کے اگرچہ تابع بابتدار کار متوسط
محتاج تعلیم لسانی اور روحی متبوع اپنی کا بضرورت ہووے
لیکن بآخر حال تعلیم ذات حق تبارک وتقدس سی بیواسطہ
پاتا ہی مثل متبوع اپنی کے اور تفصیل اس بیان کی وہ ہی کہ
واسطہ دو قسم ہی مثبت الحجاب اور مرتفع الحجاب مثلا ایک
تابع تابعان حضرت سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام سے
بواسطہ کمال تبعیت اپنی کے استعداد پیدا کرتا ہی اور قابل
اوسکے ہوتا ہی کہ بواسطے تعلیم لسانی اور روحی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق سبحانہ سی تعلیم لدنی اصلی حضرت
کے تربیت پاوی اسیطرح حق سبحانہ تابع مستعد کو خود تربیت
فرماتا ہی اور یہہ تربیت بحق اس تابع کی بواسطے متبوع کے ہی
متبوع وہی ہے اور اظہار معجزہ خبردہندہ اوسکا ہی کہ منظریہ

اسی تابع کے ظہور قبول کیا اگرچہ بصورت ظاہر واسطہ ہیں
لیکن فی الحقیقت واسطہ حقیقی ہی کہ واسطہ متبوعیت کا وہی
ہی پس جو ذات کامل ایسی تابع نے بسبب کمال متابعت کے
استعداد مذکور پیدا کیا اوسکو حضرت سرورکائنات نے اوسی
بحکمت بالغہ بنا بر تعلیم بحضرت رب العالمین تفویض کیا اور
لطف خاص خداوندی نے اوسمیں ظہور پایا اور علم لدنی اصلے
تعلیم فرمایا تا یہہ تابع کامل محبوب اوسکا معطل نرہی اور
فیض متبوع کا ظاہر و ہویدا ہووے سبحان اللہ کیا متبوع
عظیم الشان اور محبوب باہر البرہان ہی کہ ساتھہ تعلیم اپنی کے
تابع کو قابل حریم کبریا کیا اور بنا بر تعلیم اوسکو بحضرت عزت
تفویض کیا اور غیرت خداوندی نے بسبب تفویض محبوب
اپنی کے اوس تابع کو بہہ خود حوالہ نکیا پس بحقیقت یہہ فیض حق
متبوع ہی اس تابع عدیم الاستطاعت کو کیا طاقت کہ قابل اس

بارگاہ کا ہووے حقیقت مین یہہ فیض ہی متبوع کا کہ اوسی باین

نوازش سرفراز وسربلند کیا پس یہہ خادم تابع بفیض بخشی اور

تفویض متبوع کے بحق جل ذکرہ خود متبوع ہو گیا جیسا کہ ... انشا

قدس سرہ فرماتے ہین **بیت** ما مریدانیم شاگردان حق ؎

علم ما از علم حق گیرد سبق ؎ اور شرکت دولت بمتبوع نہ ایسی

کہ اوس سے توہم مساوات بمتبوع پیدا ہووے کہ وہ معدوم ہے

تدبر فانہ دقایق الاسرار **طریق دوسرا** توجہ کا یہہ ہی کہ

مرید کو نزدیک و روبرو اپنی زانو بزانو بٹھاوے اور کہی کہ

چشم بستہ بجانب دل متوجہ ہووی اور پیر بہی بجانب دل اپنی کے

متوجہ ہو کر ہمت اوپر القا نسبت کے کرے تا ... دل ...

ورود فیوضات غیبیہ اور حالات ... یہہ ہووے ...

او حصول محویت وبیخودی اور مثل اوسکے حالات ...

اس توجہ کو مشایخین ہر روز ضروری اور بعد تین روز ...

لازم جانین اور عمدہ پہچانین اور جسکو توجہ اثر نکرے پس
اوسکے واسطے شمع یا چراغ بجانب قلب رکہہ کر توجہ دیتی ہین تا
تا جلد متاثر ہووے اور بعض کے نزدیک طریق توجہ دہی اس
روش پر ہی کہ مرشد و مسترشد دونو روبرو بیٹھہ کر چشم بستہ
متوجہ بدل ہو کر ایک زمانہ مراقب رہین بعد پیدا ہونے گرمی کے
دلمین باہمدگر ہم نگاہ ہووین اور نظر مرشد کی کہ موثر ہی اور نگاہ
مسترشد کی کہ متاثر ہی باہم ازدواج پاکر حالت محویت و فنا
متولد ہووے اور تمام لطایف مسترشد کے ساتہہ کمالات استعداد
اپنی کے پہنچین اور جریان ذکر لطایف پر اور ظہور اونکے انوار
کا منظر اوایل مراتب مسترشد مبتدی سے ہی اور اگر مرید متاثر
نہووے اوسی ارباب جہل سے شمار کرین جیسے طریقۂ نقشبندیہ
کے اہل ارشاد اس مقام مین اپنی تئین ارباب علم کہتی ہین
اور مریدین کو ارباب جہل سی پس نادان سمجہہ کر مریدونکو نشانہ

فنائے قلب اور ولایت صغری و کبری اور علیا اور کمالات نبوت
وغیرہ دیتی ہین اور اگر مریدین کہتے ہین کہ ہم ان کمالات سے
کچھہ نہین دیکھتے یا نہین جانتے جواب دیتی ہین کہ تم ارباب
جہل سے ہوا اور جہلا کو کمالات کچھہ محسوس و معلوم نہین ہوتے
اور ہم کہ ارباب علم و دانش ہین مقامات ترقیات تمہارے
جانتی ہین اور مریدین بہی راست جانتی ہین اس لئے کہ بحجب
نادانی محجوب ہین اور باصالت نہ پہنچکر احوال اپنا ادراک
نہین کر سکتے اور کچھہ خبر حال اپنی سے نہین رکہتے اور جو
پیر کہ بنور شہود اصالتاً منور ہوئی ہین اور تمام احوال مرید
پیر پیلے کم و کاست مطلع رہبری کرکے نشان مقصود دیکر
اندک اندک چشم اونکی واکرکے قابل شہود اصالتا گردان
کر لایق رتبۂ مشیخت کرتے ہین اور یہہ ترقی بتوجہ اور جذب
ہی کہ تعلق بہمت شیخ رکہی **قول** ہی اہل تحقیق کا کہ مرید

اس طریقہ کا بوقت سلوک علم وخبر اوپر ترقی اپنی کی نہیں
رکھتا اگرچہ روز بروز مراتب وکمالات اوسکے بہ ترقی ہین
شیخ ترقی اوسکی جانتا ہی اور بشارت مقامات اوسے
دیتا ہی جیسا کہ خربزہ اپنی پختگی سے کچھہ آگاہ وخبردار نہین
حالانکہ دمبدم پختگی پیدا کرکر تمام سرخ وپختہ ہوا ہی اسیطرح
مرید روز بروز بنظر توجہ شیخ ترقی جدید رکہے تا کہ بعد نہایت
کمالات انسانی پہنچے اور اوسی کچھہ خبر اپنی کمال سے نہووے
شیخ تمام حالات ومقامات اوسکے دریافت کرتا ہی اور
بعد وصول اوسکو خلافت دیکر اذن واجازت ارشاد
مریدون اور مستفید ونکا فرماتا ہی پس وقتی کہ مرید ذون
بارشاد متوجہ بتربیت مریدین ہوتا ہی اور اثر تربیت
اپنی کا اونمین مشاہدہ کرتا ہی اوسوقت بشارات شیخ
پر ایمان حقیقی عیانی لاتا ہی جیسا کہ پہلے اس سے ایمان غیبی

تقلیدی لایا تھا اوسوقت یقینا جانتا ہی کہ مین کامل مکمل

ہوا ہون اور وہ جو کہا ہی کہ مرید آئینہ ہی پیر کا ہی معنی مراد

ہین کہ جو پیر معارف وکمالات اپنی منعکس ذات مرید مین دیکھتا

ہی معلوم کرتا ہی کہ مجھہ مین یہہ کمالات مضمر تھی کہ مرید مین منعکس

ہوئی پس جو ذات کمالات وحالات کا پیر مین بطریق ظہور کے ہے

اور مرید مین بطریق طلب اسی لئیے جو پیر بسبب کسی تقصیر کے مرید

رنجیدہ وکبشیدہ ہووے اور چاہی کہ سلب حالت کری توجہ اپنی

اوس سے برداشتہ کری آئینہ مرید کا بسبب تو بھی پیر کے مظلم

وتاریک ہی اسیلئے مرید صادق الارادت کو لازم ہے

کہ دایم ملازم شیخ اپنی کا ہووے تا باستمداد صحبت ظلال

کمالات پیر باطن مرید مین استقرار واستحکام پذیرہ ہووین

اور ملکات ذات ہو ر ایک طریق تربیت طالبین حق

کا یہہ ہی کہ اول تذکیہ قلبی ارشاد کرتے ہین کہ دایم نظر بدل

رکھ کر متوجہ بجناب باری عز اسمہ ہوویں تا ذکر اسم دلپر جاری
ہووے نام اسکا وقوف قلبی ہے اگر کسیکو ذکر دل جاری
ہو وے بو قوف قلبی امر کرنا چاہئیے تا جلد تاثیر کرے پس
سالک طریقت وقتی کہ بہ نہایت سلوک پہنچتا ہی موافق
استعداد اپنی کے انوار زرد و سفید اور سبز و سیاہ اور
سرخ اور لطایف اپنی باطن مین معائینہ و مشاہدہ کرتا ہی
بعضے کم اور بعضے زیادہ اگر کوئی صاحب جمعیت اوپر قبر
کسی بزرگ کے واسطے دریافت نسبت اوس بزرگ کے متوجہ ہووے
اور ہمت اپنی اوسطرف مصروف کرے پس اگر باثنای توجہ نور سرخ
یا سفید یا مانند اوسکے ظاہر ہووے جانے کہ اصل اوس بزرگ متوجہ
الیہ کی بواسطہ لطیفہ قلب یا روح کے ہی اور اگر نور دو لطیفہ کا
یا زیادہ مخلوط ہو کر ظاہر ہووے وصول اوسکا بشرکت اون دو
لطایف یا زیادہ کے ہوگا اسلیئے کہ وصول ہر بزرگ کا بوساطت

ایک لطیفہ سے کہ ہی لطایف سبعہ سی کہ بجہید اوسکے تعلق کہی

اور بعد ازین اس طریقہ مین ذکر سلطانی ہی کہ جمیع اعضا و رگ

پوست شاغل سے ایکبارگی ایک صورت و ایک صدا ظاہر

ہووے طریق تحصیل اوسکا یہ ہی کہ جمیع حواس و قوی توجہ کنندہ کے

بمنزلہ اعضا وحید کے ہووین اور بحرکت اونکی تخیل اسم ذات کا

کمرے جیسا بحرکت قلب ہوتا ہی پس جو ذکر سلطانی غلبہ کرے

اور نسبت محویت و بیخودی ظہور کرے ماسوی اللہ دلسی محو ہووے

اور انوار مثل برق اور شمس و قمر جلوہ گر ہووین اور تجلیات ملکوتیہ

و جبروتیہ ظہور کرین - ازان بعد ذکر تنزیہ ہی اگرچہ وہ باصطلاح

بعض اہل سلوک نام ہی اوس ذکر کا کہ تمام اعضا مین سرایت

کری اور ذکر تشبیہ وہ کہ مجرد دل ذاکر مین ہووے لیکن اس جگہہ

اور دو طریق سی ہی ایک وہ کہ دم بالائی ناف حبس کرے

اور ہو کو بطرف فوق ضرب دیکر ساتھہ مدّ ہو کے صدا کو کشش دیوے

رکھہ کر متوجہ بجناب باری عزاسمہ ہووین تا ذکر اسمِ دل پر جاری
ہووے نام اسکا وقوف قلبی ہے اگر کسیکو ذکر دل جاری
ہووی بو وقوف قلبی امر کرنا چاہئیے تا جلد تاثیر کری پس
سالک طریقت وقتی کہ بہ نہایت سلوک پہنچتا ہی بموافق
استعداد اپنی کے انوار زرد و سفید اور سبز و سیاہ اور
سرخ اور لطایف اپنی باطن مین معائینہ و مشاہدہ کرتا ہی
بعضے کم اور بعضے زیادہ اگر کوئی صاحب جمعیت اوپر قبر
کسی بزرگ کے واسطے دریافت نسبت اوس بزرگ کے متوجہ ہووے
اور ہمت اپنی اوسطرف مصروف کری پس اگر اثنای توجہ نور سرخ
یا سفید یا مانند اوسکے ظاہر ہووے جانے کہ اصل اوس بزرگ متوجہ
الیہ کی بواسطہ لطیفہ قلب یا روح کے ہی اور اگر نور دو لطیفہ کا
یا زیادہ مخلوط ہو کر ظاہر ہووے وصول اوسکا بشرکت اون دو
لطایف یا زیادہ کے ہوگا اسلیئے کہ وصول ہر بزرگ کا بوساطت

ایک لطیفہ کے ہی لطایف سبعہ سی کہ بجسد اوسکے تعلق کہی
اور بعد ازین اس طریقہ مین ذکر سلطانی ہی کہ جمیع اعضا و رگ
پوست شاغل سے ایکبارگی ایک صورت و ایک صدا ظاہر
ہووے طریق تحصیل اوسکا یہ ہی کہ جمیع حواس و قوی توجہ کنندہ کے
بمنزلہ اعضا وجسد کے ہووین اور بحرکت اونکی تخیل اسم ذات کا
کہے جیسا بحرکت قلب ہوتا ہی پس جو ذکر سلطانی غلبہ کرے
اور نسبت محویت و بیخودی ظہور کرے ماسوی اللہ دلسی محو ہووے
اور انوار مثل برق اور شمس و قمر جلوہ گر ہووین اور تجلیات ملکوتیہ
و جبروتیہ ظہور کرین - ازان بعد ذکر تعزیہ ہی اگرچہ وہ باصطلاح
بعض اہل سلوک نام ہی اوس ذکر کا کہ تمام اعضا مین سرایت
کری اور ذکر تشبیہ وہ کہ مجرد دل ذاکر مین ہووے لیکن اس جگہہ
اور دو طریق سی ہی ایک وہ کہ دم بالائی ناف حبس کرے
اور ہو کو بطرف فوق ضرب دیکر ساتہ مد ہو کے صدا کو شنو ہووے

تا ذوق حاصل ہووی اور لازم ہی کہ ورزش اس ذکر کی خفیہ
بدل ہووے کہ زبان کو کسی طرح اوسمین دخل نہووے اور طریق
دوسرا ذکر تنزیہ کا نفی و اثبات ہی کہ دم بالای ناف حبس کرکے
لا کو وہانسی کشش دیکر دوش راست پر لاوے اور اندک سر کو
حرکت دیکر ضرب الا اللہ دل پر مارے اور اس استعمال مین نہ عشرت
زیادہ ہووے نہ دو رنگ بین بین ہووے اور بعد از ذکر تنزیہ اور
نفی و اثبات ذکر خلو ہی طریق اوسکا یہ ہی کہ نظر تمام اعضا اپنے
پر متعین کری اور متوجہ بجانب تنزیہ بحت ہوکر صورت محمدیہ علی
صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیہ حاضر رکھکر استدعا انکشاف
تنزیہ کا کری اور شرط ہی اسمین کہ درود پڑھکر شروع کرے
دوسرا طریق ذکر خلو کا یہ ہی کہ ذاکر متوجہ بذکر ہمگی اعضا اپنی
ہووے اور ہر ذکر کو مضطبق بمذکور کرکے معلوم کرے کہ ذاکر و ذکر
ہمین مذکور ہے تا فنا و محویت پیش آوی اور حیثیت اطلاق

ذاتی جلوہ گر ہووے اور کیفیت ذکر خلو کی نزدیک بعض کے وہ ہے
کہ کانسبت حق تشبیہ سی رہائی چاہی اور بہ نسبت تنزیہ بحت اختصاص
چاہیئی کہ فکر اپنی مین ہفت طبقہ زمین اور ما فیہا کو اور آسی طرح
نو طبقۂ آسمان اور ما فیہا کو اور تمام حیوانات و نباتات و جمادات
اور افراد انسانیہ کو فکر اپنی سے رفع کرے اور بعد رفع تعینات
کونیہ تمامہا جو باقی رہی اپنی تعینین او سمین فنا کرے اور جو شاغل
اس بحر ذات مین غوطہ زن ہوتا ہی بہت دست و پا مارتا ہے
اور چاہتا ہی کہ اس بحر کو تمامہ سیر کرے لیکن جو یہہ بحر نامتنا ہی
ہی ہر چند شناوری کرتا ہی لانہایت اوسکی بیش از بیش معلوم
ہوتی ہی ناچار عاجز ہو کر بنا یافت اوس بحر اور کوتاہی ادراک
اپنی سکے اقرار کرتا ہی اور ساتھہ اس مصرع سکے مترنم ہوتا ہی
مصرع معلومم شد کہ ہیچ معلوم نشد ٭ اور بعض بزرگون نے
بعد حصول اس نسبت کی بانتہار کار شب و روز مشغول بمراقبہ

رہی ہین اس لئے کہ یہہ مراقبہ بہت عزیز و غریب ہی سوائے

پیران اس طریقہ کے اور جگہہ کم یاب اور نسبت کمالات نبوت

اور فنا اور بقاء لطایف سبعہ اجمالا اس مراقبہ سی بوجہ

اتم حاصل ہوتے ہین اگر کسب اوس سے کما ینبغی کرے اور معنی

توجہ کے یہہ ہین کہ ہمت اپنی قلب مرید پر تصور کرے باین روش

کہ خطرہ دوسرے کا اپنی دلمین آنے ندوے اور بخشوع تمام بجناب

خداوند انام التجا کرے تا نور ذکر بدل مرید قوت پیدا کری اور

بجذب قلبی بہمت باطن قلب اوسکو اپنی طرف تا ایک ساعت

کم و بیش کشش کرے اور ارواح متبرکہ اکابر اس طریق کو شامل

حال اپنے جانکر اس تصرف مین اونسے امداد طلب کری بعدہ

مرید سے استفسار کری کہ آیا وہ طریقہ سنت و جماعت اور

اتباع شریعت پر قیام رکہتا ہی اگر ساتہہ اسکے اقرار کرے

ہاتہہ اوسکا اپنی ہاتہہ مین لیکر بیعت کری اور اوسی بخدا سپرد کری

جاننا چاہیئے کہ منشاء توحید وجودی کا نفس لطیفہ قلبی سے
اور ماخذ توحید شہودیکا نفس لطیفہ روحی سی ظہور کرتا ہی اور
نسبت نایافت خاصہ لطیفہ سری کا ہی تا لاکھون سے ایک کو
ساتھہ اوسکے نوازش کرتے ہین ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ یعنے یہہ فضل
ہی خدا کا دیتا ہی وہ جسے چاہتا ہی اور اللہ صاحب فضل
بزرگ کا ہی سے یہی مرتبہ نایافت سی حقیقت نایافت رخ نما
کرتی ہی اور وہ یہہ ہی کہ جو سالک نے لطیفہ سری کو تجلیات
سی خالی کیا اگرچہ تخیل ہو مشاہدہ کا داخل ہوا دایرہ حقیقت
مین لیکن حقیقت اس نسبت سی مطلع نہین ارباب جہل سے
ہی پس اگر فضل الٰہی نے دستگیری کی جمیع مراتب عنصری اور
نوری سے اپنی تئین فوق پایا اور وہ اصل اس نسبت حقیقت
انسانی کا ہوا اور وہ ایک قابلیت ہی قابلیات نور اول سے

کہ نور محمدی ہی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اوسی شہود اول ہی
کہتی ہین اور جو ہر مرتبہ ولایت ابتدا اور وسط و انتہی رکھے
پس ابتدا مین یہہ مرتبہ علیہ آخر تبہ ولایت انبیا علیہم الصلوۃ
والسلام رہے اور وہ جو ہنگام خلو از حق مرتبہ خاصہ اور اخص
مین وصول بحق ادراک کیا تہا حالانکہ وہ حق نہ تہا اوسی در گذر
کرنا چاہیئے اور پیوستگی بحق حقیقی اور در گذر مرتبہ عرفان اور
یافت مجملہ ادراک مطلوب ہے کہ ولایت انبیا مین حاصل ہوئے
اور وسط مرتبہ مین خلو میسر آوی بے اطلاع اوپر اوسکے
حقیقت سے اور حقیقت خلو اطلاع ہی اوپر حقیقت مظہریت
صفات اپنی کے اوپر صفات واجبی کے اور اس مرتبہ مین
اگرچہ جانتا ہی کہ بعلم او تعالی مین عالم ہون او بیصر
او تعالے بصیر اور بقدرت او تعالی قادر الی غیر ذلک لیکن ہنوز
حقیقت نسبت صفات با ذات او تعالے کما حقہ اس عارف کو

مفصلا اور علما ظاہر نہین ہوئین پس وقتیکہ جانے کہ صفات
باری عز اسمہ زاید بر ذات نہین کہ عالم بعلم اور بصیر بہ بصر
الی غیر ذلک کہہ سکئے بلکہ ذات بذاتہ علیم ہی اور علم قابلیت
ذاتیہ اوسکی ہی اور ذات بذاتہ بصیر ہی اور بصر قابلیت ذاتیہ
اوسکی ہی اور اسیطرح تمام صفات پر اطلاق عینیت وغیریت
باطلاق محض پس عالم حق ہی خود بخود اور باصر حق ہی خود بخود
اور اس عارف کو بجز مظہریت نامیہ ذاتیہ و صفاتیہ دکہائی
امر دوسرا نہین بجز تعین حرف کے اس زمانہ مین ساتھہ نہایت
اس مرتبہ کے شرف پاوے گا لیکن اجمالا اور تفصیل اس مرتبہ
کے جیسی نوازین ولیکن ہر چند نسبت خلو زیادہ تر قدم بدایرہ
اس ولایت کے بیشتر پس جو وصول کہ سالک کو بوساطت
لباس حجاب کے دست ندیوی وصل متلبس ہے اور جو حجاب
گذر کر ترقی کری توجہ بی حجابی میسر اوسی آوے اور وصول بی حجاب

لباس حاصل ہووے اسلئیے کہ اللہ تعالی ورار الورا ثم وراء

الورا ہی اور نام اس وصل کا وصل عریان ہی اور اس مرتبہ

میں بہی اکثر حجب تلبیس خارجی منقطع ہوتے ہین لیکن ہنوز توجہ

کہ اخیرین حجب سے ہی باقی اور قایم رہتی ہی اور یہہ ترتیب دو نحو

مراتب وصول کی بظہور اسم الدلیل کے ہی اور ثمرہ اوسکا ظہور

علم لدنی ظلی ہی اور مدد کنندہ اس جگہہ جذبہ ہی پس لازم ہی

طالب ترقی کے یہہ کہ بچاہی مولی تعالی شانہ سی رفع اس اشتباہ

کا کہ یہہ موقوف ہی اوپر انعدام توجہ کے اور انعدام مذکور نہین

پایا جاتا مگر بعد ظہور علم لدنی بفیض خدای قوی کے کہ موصوف

ہی بصفات کلیہ از لیہ ابدیہ کے اور اس وصول مین مربوطیت

احض ہی حجب اور بعد مسافت نہین اور غیران اشیاء مذکورہ

مین متحقق جلی ہو یا خفی اور بعض محققین لکہتے ہین کہ رنگ

قلب بعالم مثال غالبا سرخ ہوتا ہی اور اگر ذکر نے غلبہ کیا اور آواز

پیدا کی تصور رنگ سرخ زرین کرنا چاہیئے اور محل لطایف دیگر کا
بیش ازین بیان ہوا حاجت اعادہ نہین اور اکثر اکابر صوفیہ
اس مرتبہ مین سکوت رکھتے ہین تا کسی ترقی حاصل ہووے پیچھے
اس سے اگر بی حجابی مین لیجاوین صاحب وصل عریان اور صاحب
اجتبا ہووے اگر یہہ دو نو قرینہ بعین شہود نایل نورانیت مطلوبہ
ہین پس صاحب اجتبا با متزاج [illegible] ہی اور مربی اوسکا اسم
ہادی ہی با متزاج تربیت اسم الدلیل کے اور ناظر لطیفہ سری ہے
اور منظور خفی اس امر کو سمجھنا چاہیئے وگرنہ امتزاج سی وارستہ
اور صاحب اجتبا خالص ہووے اگرچہ ہنوز اجتبا ظلی ہی اسوقت
مین رائی قابلیت [illegible] نورانیت اخفی ہی اور خفی مین
اخفی موجود و ہویدا ہی اور اس ولایت کو ولایت اخص کہتے
ہین اور بعض اکابر ولایت علیا فرماتے ہین جیسا کہ پیشتر بیان
کیا گیا اور بہی اس مرتبہ مین توجہ متوجہ کی برنگ متوجہ الیہ

چون معلوم ہوتی ہے پس صاحب اس مرتبہ کا حجب سی فارغ
ہوا اس لیئے کہ درمیان اخفی اور انا کے واسطہ دوسرا نہین
کہ حجاب ہوسکے جو منظور سالک نور اخفی ہی اگرچہ بہرہ بی حجابی
ذات پاک سی ہی لیکن توجہ سالک نہ کو رباقی ہی ہرچند مجہول
الکیف اور معدوم نما ہووے اسی جگہہ سی ہی کہ کیفیت معلوم غیر
معلوم ہی نفس معلوم کہ وہ معلوم ہی اور اس حیثیت کو حیثیت
مجہولہ کہین اسلیئی کہ صاحب اوسکا جاہل ہی حقیقت مطلب سے
اور یہہ جہل ہزار ترقی علم سابق پر رکہی بعد ازین اگر نوازش
کرین ناظر اخفی اور منظور ذات اللہ ہوگی اور ان دونو مراتب
مین اگر بجای توجہ علم اللہ حاضر ہی صاحب کمالات انبیا ہی
اور اگر ایمان اللہ بجای علم اللہ کے حاضر ہی اصل کمالات سے
بہرہ ور نہین ہوا اور ان دو مراتب اخیرہ کو کہ باشارہ مذکور
ہوئی پہنچنی والا سمجہی گا ورنہ واسطے مبتدی کے اجمال کافی ہی

بالفعل بیان بدایہ ولایت اور مقام خاص اور اخص الخواص

اور متوسط کا درمیان ان ولایات سے نا چاہیئے اور جانا چاہیئے

کہ بدایت کا ر سالک ولایت خاص مین لذت یابی بذکر اسمہ ہی

اور نہایت کا ر مشاہدہ مذکور اور یہہ بدایت و نہایت مصطلح

ہین صوفیہ وجودیہ کے اور اگر اس سے بہی سالک ترقی کرے بدایت

ہی بعلم حضوری اور نہایت اوسکی حضور در حضور ہی اور حضور

علمی وسط ہی اس مرتبہ کی اور یہہ تینون مراتب اخیرہ خاص الخواص

مین دست یاب ہوتی ہین از روی بدایت و وسط اور نہایت

کے اور فرق خاص و اخص اور خاص الخواص مین یہہ ہی کہ بولایت

خاص یافت مذکور و مطلوب موجود اور اخص مین مفقود غیر

معدوم یہان شاہد علم حصولی باقی ہی اور خاص الخواص مین

حقیقت نایافت موجود اور نفس یافت معدوم اور حقوق نہیہ

اس مرتبہ کی متحقق اور ظاہر ہی پس یافت مرتبہ ولایت خاص

کہ یعنی علم ہی حجاب اکبر کہ سالک ورطۂ لذات مین محتجب

شہود حقیقت مطلوب سے ہی اور بعد ترقی کے اس مرتبہ سے

حجاب مسلوب لیکن اگر نظر کرین نایافت مطلوب کہ مرتبۂ

اخص مین مطلوب ہی یہہ بھی حجاب علمی ہی کہ حجاب ہی مرتبۂ

نایافت کو کہ مرتبہ سالک کو بلذت نایافت محتجب کرتا ہی ترقی

سی اور چونکہ ان دونو مراتب مین علم حصولی ہی ناچار حجاب

ہی مرتبۂ علم حضوری کو اور بعد ان دو مراتب کے مرتبۂ خاص الخاص

ہی چونکہ اہل اوسکا بہرہ مند علم حضوری سے ہی ناچار اوسے

حجاب سی دوری ہی پس اس مرتبہ اخیرہ مین جو مرتبہ حقیقت

ایمان بالغیب کے پہنچے اور ابتدا مین ہر مومن عام مومن بایمان

بالغیب ہی پس گویا بعینہ انتہا ساتہ ابتدا سے عینیت کے رجوع

کیا یہ بدایت اور بایمان بالغیب اور مانند مومن عام کے ظاہر

ہوا اور بعضے اعزہ سے طالب اس طریق کو اسطرح سلوک

کرواتے ہین اور کہتی ہین کہ مومن چار قسم ہین منحرف مقید
متوجہ سالک واصل حاضر منحرف مقید وہ ہی کہ بحجاب
غفلت مبتلا بمعصیت ہو قید مین پڑا علاج اوسکا انابت و
استغفار ہی تا وہ کہ آثار قبولیت توجہ کی بظہور نہ آوین
اوسکے حق مین کوئی کلمہ بجز استغفار نافع نہین اور بعد
قبول توبہ جو فضل خاص رہبری کرے بکار قطع منازل
متوجہ ہوگا دینولا اس سالک کو سالک متوجہ کہین اور
جو اقسام شہوات وہوا حجاب ہین مثل تعلق باطلہ نفسیہ
وآفاقیہ کے اور تعلق تساتہہ اون دونوکے مانع ہی ظہور انوار
وحدت حقیقی کا علاج اوسکا تکرار ہی کلمہ طیبہ کا جب تک کہ
آثار ارتفاع ہوا وشہوات متحقق ہووین تکرار کلمہ طیبہ
خصوص جزو اول کہ لا الہ الا اللہ ہی حق اوسکے مین کافی ہی
کہ بفضل اخص بعد ارتفاع موانع مذکورہ واصل ہوگا او

بعد از استقرار کے اوسمین مراتب شہود و حضور انا فانا
ظہور کرین اسوقت مین اس واصل حاضر کو تکلم بہ کلام
ازلی ساتہہ لفظ اللہ کے ہووے سو رادب ہی مگر اسوقت
بھی مامور ہی بشہود اور نزدیک بعض کے شیوخ اس طریقہ
سے ہی اگر سالک کو نسبت حضور مع اللہ مین قبض و فتور واقع
ہوتو علاج رفع قبض کا یہ ہی کہ بقوت خیال صور متخیلہ
جو نسبت کہ ہووین پیدا کرکے سر اور ہاتہہ اور پانو اور تمام
جسد خیال مین موجود کرے بعد ازان اوسکو خیال سے محو
معدوم کرے اور جانے کہ وجود میرا ہی مانند اسی متخیلہ کے
علم اللہ مین ثابت ہی اور بخارج معدوم پس تکرار اور ورز
اسکا ملاحظہ سے وہ قبض دور ہووی اور جو ثابت ہوا کہ
تمام عالم مظاہر ہین حق تعالی کے پس ان مظاہر پر من حیث
التعین حکم کیا جاتا ہی بغیریت اعتباریہ اور من حیث الحقیقت

اوسپر حکم کیا جاتا ہی بعینیت اور تکالیف و عذاب و
راحت تمام راجع ہین طرف ان تعینات کے اور لازم نقص تعینات کا
وجود پر جو کہ لازم آتا ہی ظہور پر اسلیئے جو کہ صورت مرئیہ
ہی آئینہ مین قصر و طول وجوہ سی لازمہ ہی وجوہ کا نہ آئینہ
کا اور قباحت و شناعت اشیا مین لنفسہا نہین بلکہ اعتباری
ہی اسلیئی کہ قبح معاصی اعتباری ہی اور قبح رایحہ کریہہ نسبت
اوس شخص کے ہی کہ ملایم اوسکے ہنووی لیس جو چیز کہ عالم
مین ہی حسن ہووے بالاصالۃ کہ صورت حسن حق تبارک و
تقدس کی ہی اور قول ہی بعض اعزہ کا کہ توحید شہودی تعینے
وجدانی ذوقی کی تین مراتب ہین اول وہ کہ حضرت حق تجلی
افعالی سالک پر متجلی ہووے اور سالک صفات جمیع اشیا
کو اپنی صفات مین فانی پاوی اور صفات اشیا کو صفات
حق دیکھے اور جانے کہ غیر حق کو کوئی صفت نہین اور اپنی تجلی

مظہر صفات الٰہی سمجھے اور اوسکی صفات کو اپنی میں ظاہر
دیکھے اور اس مقام کو مقام طمس کہیں دوسرے تجلی صفاتی
کہ حق تعالی سالک پر تجلی صفاتی ظہور کرے کہ جمیع صفات
کو صفات حق دیکھے تیسرے تجلی ذاتی کہ حضرت حق تعالے
تجلی ذاتی اپنی سکے اوسپر متجلی ہووے اور سالک جمیع ذوات
اشیار کو پرتو نور تجلی ذات احدیت مین فانی پاوے اور
تعینات عدمی بوجود فنا کے توحید ذاتی مین مرتفع ہووین کہ
کسی شی کو غیر حق نہ دیکھے اور وجود اشیا کو وجود حق پہچانے
اور بچشم حق بین عارف کے کُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ
آوے اور بجز واجب الوجود دوسریکو موجود نہ دیکھے اور خیال
غیریت و اثنینیت نزدیک اوسکے محال ہووے اور اس مرتبہ
کو محققین مرتبہ فنا کہین اور صاحب اس مقام کا جمیع ذوات
و صفات و افعال اشیا کو مضمحل و متلاشی باشعہ انوار

ذات و صفات و افعال حق با وی اور کل من علیها فان

بنظر اس عارف کے ظاہر ہووے اور یہہ مقام تحقق ہی بوجود

حقیقی بے عدم اور علم ہی بے جہل اور قدرت ہی بلی عجز

یہہ ہی بیان توحید وجودی اور شہودی کا کہ نزدیک اکابر

فریقین مقرر ہوا ہی **اور** خارق عادت دو قسم ہین اول

علوم معارف الٰہی جل سلطانہ کہ بذات و صفات و افعال

واجبی تعلق رکھین کہ خلاف غور نظر عقل اور خلاف متعارف

و معتاد بندگان خاص اپنونکو ساتھہ اوسکے ممتاز کیا ہی اور

نوع ثانے کشف صور مخلوقات ہی اور وہ اخبار ہی مغیبات

اور امثال مغیبات عالم سی کہ تعلق بعالم رکھی پس نوع اول

مخصوص باہل حق اور ارباب معرفت ہی اور نوع ثانے

شامل محق و مبطل کو اسلئے کہ نوع ثانی اہل استدراج کو بہی

حاصل ہی اور نوع اول خدای عزوجل کے نزدیک شرافت

واعتبار رکھی کہ اوسی مخصوص باولیا کیا ہی احد اکو اوسمین
شرکت نہین دی اور نوع ثانی عوام خلایق کے نزدیک معتبر ہی
اور انظار اونکی مین معزز و مکرم و محترم اور یہہ معانی کہ اہل
استدراج سی بہی بظہور آتے ہین جہلا نادانی اپنی سے او نہین
پرستش کرین اور بہر طب ویابس کہ وہ اونکو تکلیف
کرین مطیع و منقاد ہو وین بلکہ یہہ محجوب نوع اول کو خوارق
سی خوارق نہین جانتی اور کرامات سی نہین شمار کرتی خوارق
فقط نزدیک اون بیخبرون کے علم ہی با حوال مخلوقات حاضرو
غایب کہ تعلق رکھی باوجودیکہ کوئی شرافت و کرامت
اوسمین حاصل نہین بلکہ یہہ علم سزاوار اوسکے ہی کہ بجہل
مبدل ہووے تا نسیان مخلوقات اور احوال مخلوقات سی حاصل
آوی بیستر ظاہر ہو وین مکاشفات سریہ پر منکشف ہو وین
اسمقام مین اسرار خلق اور حکمت وجود ہر شئی اور اسی کشف

الٰہی کہین بعد ازان ظاہر ہووین مکاشفات خفیہ اور منکشف ہوین

اس مقام مین امور عظام مثل علم لدنی ہنگام انکشاف صفت

علم کی اور استماع کلام غیبی معلوم کرنا چاہیئی کہ خطرہ کام ہی ابلیس یا

نفس کا جبتک قلب غالب ہنین نور قلب ورود خطرہ کو دلیر تمیز

ہنین کرتا کہ یہہ خطرہ خارج سی آیا یا اندر سے ناشی ہوا اوسی

مکروہ جانتا ہی اور اخراج کرتا ہی پس اس جگہہ نفس اور ابلیس کو

کام اپنی مین مجاہدہ واقع و درمیان ہی اگرچہ بسبب کثرت

خطرات کے جمعیت کم ہی لیکن بنور دل تمیز حاصل ہوتی ہی کہ آیا

ابلیس سے ہی یا نفس سے جیسا کہ پیش از حصول کمالات ورود خطرات

ہوتا تہا بعد ازان بہی ہوتا ہی لیکن بعد از حصول کمال پیش قدمی

ہنین کر سکتا ہر چند مسدود ہی خطرات طاقت اوسکی سی خارج

ہی لیکن تابع خطرات ہنین ہوتا اور اکثر لوگ مغلوب بخطرات

ہین کہ خود خطرہ ہوگئی ہین اور اون خطرات کو محبوب و مقبول

خیال کرنے ہیں اس لئے کہ نور دل ہی کہ ممیز ہی درمیان مکروہ
و مقبول کے ظہور نہیں کیا اور صاحب تمیز کو شکر گذاری چاہیئے
کہ بنور دل تمیز پیدا ہی کہ خطرہ کو خطرہ جانتا ہی نہ مقصود اور
رسالہ مرات البدایع میں بعض اعزہ سے مسموع ہوا ہی کہ جو نسبت
و تاثیر شغل رابطہ سے حاصل ہووے اشرف و اقوی اور الطف
ہی اوس نسبت و تاثیر سے کہ شغل ذکر یا مراقبہ سے حاصل ہووے
اسلیئے کہ جو ارتباط درمیان دل پیر و مرید کے وجود پکڑے دل مرید
کو بدل پیر بنسبت و تقابل واقع ہووے مثل تقابل آئینہ بصورت
اور بسبب اس تقابل کے جو کہ بدل پیر حاصل ہووے بمرات دل مرید
منعکس ہووے اور ظاہر ہی کہ کمالات حاصلہ پیر کہ بحسب استعداد
مرید کے دل اوسکے میں ہویدا ہوئی ہیں جو بدل مرید بطریق
انعکاس و تقابل ظہور کریں اقوی و اشرف و الطف ہونگے
اوس سے کہ بطریق ذکر یا مراقبہ حاصل ہوئی ہیں **بلیت**

ای آنکہ زما طریق اقرب طلبی ☆ دور افتی اگر ز دین و مذہب طلبی

قول ہی بزرگو نکا کہ غلبہ اور استہلاک صورت توحید ین دل پر احوال

عجیبہ واذواق غریبہ وارد ہوتے ہین اور گمان رسیدگے

وجود دیگر تا ہی اور بعض اعزہ سی مسموع ہوا ہی جسکو نہایت

توسط کہ عبارت ہی غلبہ و استہلاک صورت توحید سے

رخ دکہاوے میل بصحبت طالبین کرتا ہی اگرچہ ہنوز بکمال

کے مقام ہی فنا کا نہین پہنچا لیکن چو کہ فرط ذوق سی کمال

ذکر اور بصورت توحید پہنچا ہی صحبت اوسکی نے بطالبین

اثر کیا ہی کہ اوسی اوس سبب سے جمعیت و ترقی حاصل ہوئی

ہی اور تربیت حقانی ماذونین و متبوعین مین برکت و

خیریت ظاہر ہوئی اور نہایت درجات ذکر یہ ہی کہ مذکور

دل پر غلبہ و استیلا کرے اور غایۃ مشغولی سے بمعشوق نام

معشوق کا بہی فراموش کرے جب ایسا استغراق بہم پہنچے

اپنا وجود اور جو چیز کہ ورائی حق سبحانہ ہی سبکو فراموش
کرے اور اسی حالت فنا و نیستی کہتے ہیں اور منتہی استغراق
و استہلاک کا ہی کہ ذاکر اسطرح انوار وحدت میں محو ہوجاتا ہی
کہ بجز وحدت صرف نظر بصیرت اوسکی میں باقی نہ رہے
اور وحدت ارباب کشف و یقین سکے نزدیک عبارت
ہی تعین ذات من حیث ہی ہی سی غیر مقید باطلاق و تقیید
اور اقتضار تجلیات اور اعتبار تعینات کو یہان مجال و
دخل نہین اور یہہ مرتبہ اگرچہ بہ نسبت لا تعین محض تعین ہے
لیکن بہ نسبت ما تحت اپنی کے حکم لا تعین رکھی اور ساتھہ
کسی تعین اور وصف کے تقیید نرکھی اور ایجاب و سلب سے
مبرا نشان اوسکا بی نشان ہی اور عارفین کو اوسمین حیرانی
اور فوق و بالا اس مرتبہ کی غایۃ غایات اور نہایت
نہایات ہی اور شیوخ بارسوخ نے کہا ہی کہ دریافت

اس مرتبہ کی اور شہود اوسکا نہایت ہی درجات ولایت
کی اور کمال اس مرتبہ کا مخصوص جناب حضرت رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی اور متابعین آنحضرت
کو بہی بقدر متابعت اوس سے بہرہ اور نصیبہ حاصل ہوتا
ہی شیخ صدر الدین قونوی اپنی رسالہ مین کہ مسمی ہے
بتوجہ اتم لکھتے ہین کہ اتم توجہات بحضرت حق سبحانہ وہ ہے
کہ بعد از تعطیل قوی ظاہرہ و باطنہ کے تصرفات مختلفہ سی
اور تفریغ خاطر ہر عمل و اعتقاد بلکہ ہر چیز سی کہ بجز خدا جل
شانہ کے ہووے توجہ کرے اس طرح کی توجہ کہ روا ہی واقع میں
نہ مقید بہ تنزیہ اور نہ محدود بہ تشبیہ بلکہ اوپر وجہ مجمل ہو وانا
الوصف کے پاک و معرا تمام اوصاف و اعتقادات سی
اور مستوجب جمیع اوصاف کو اور محققین طریقہ سلوک
واسطے وصول فیض ربانی اور تجلیات رحمانی کے ارواح

ارواح مقدسہ کو وسایط لاوین لیکن بطریق جذبہ کہ طریق اہی

وجہ خاص کا کوئی واسطہ درمیان نہووے اور مقصود ذکر لا الہ

الا اللہ سی توجہ ہی بوجہ خاص اور التجا و اعتصام بصفت اوس

قیوم کے کہ قیام جمیع اشیا کا ساتہہ اوسکے ہی اور وہ مقوم ہی

سب کا اسلیئے کہ ہر موجود کو ایک وجود ہی معین جیسی شیخ عطار

فرماتی ہین **ابیات** بادشاہا دل بخون آغشتہ ایم ۞ پای تا سر چون

فلک سرگشتہ ایم ۞ گفتۂ من باشمایم روز و شب ۞ یک نفس غافل

مباشید از طلب ۞ چونکہ با لطف تو چنین ہمسایہ ایم ۞ لطف تو خورشید

ما چون سایہ ایم ۞ چہ بود ای جان بی سرمایگان ۞ گر نگہداری

حق ہمسایگان ۞ رہبرم شو زانکہ گمراہ آمدم ۞ دولتم دہ گرچہ

بیگاہ آمدم ۞ ہر کہ در کویت بدولت یار شد ۞ در تو گم گشت

وز سوی بیزار شد ۞ مبتلای خویش و حیران توام ۞ گر بدم ور نیک

ہم ز آن توام ۞ نیستم نا امید ہستم بیقرار ۞ بو کہ در گیرد یکے

از صد ہزار ۔ اور اہل تحقیق نے یہہ بہی لکہا ہی کہ پرورش
ساتہہ دونو صفات جلال وجمال کے سالک کو اوسوقت حاصل
ہووے کہ ساتہہ حقیقت ذاتی محبت کے پہنچے اور ایک علامات وصول
سی ساتہہ حقیقت محبت ذاتی کے وہ ہووے کہ جہات صفات
متقابلہ مثل اعزاز واذلال اور نفع وضرر آگے سالک کے یکسان
ہووین اور نام اس مقام کا مؤلفۃ القلوب ہی اور مؤلفۃ القلوب
دو طرح پر ہین مؤلفۃ القلوب شریعت کہ بنا بر شرکت وشمول
کے بغنایم مسلمین اور امید عطایا اور بجہتہ مامون ہونے اپنی اور
خویش و اتباع اپنی کے اسیری وقتل سے ایمان لاوین تا اگر
اونکو کچہہ عطایا سی دیتی رہین اخلاص ومحبت مین کوشش
کرین اور اگر نہ دیوین اخلاص اور محبت اونکا قصور وفتور
ظہور کرے اور مؤلفۃ القلوب طریقت وہ کہ اگر شیخ سی
خارق اور کرامت دیکہی ارادت لاوے اور بعد ارادت اگر

انوار و تجلیات مشاہدہ کرتے ہین اور خوارق کشف شیخ

کا دیکہتی رہین اخلاص و اعتقاد مین راسخ و محکم ہووین او

اگر یا مور مذکورہ فتور و قصور یاوین اعتقاد و اخلاص

اونکی مین بہی قصور و فتور ظاہر ہووے اور مرید بزمرہ مولفۃ

القلوب اوسوقت داخل ہووے اور اعتقاد و اخلاص اوسکا

اوسوقت حقیقی ہووے کہ محبت فقط بذات شیخ رکہتا ہو اور

کشف و کرامت اور انوار و تجلیات کو بجنب محبت و عشق و شغف

پیر کے ایک جو نہ خریدی بلکہ ان اشیار کو بفرط محبت اور

عشق پیر فراموش کرے اور مرادات اپنی محبت و عشق پیر

مین فنا کرے فقط مراد اوسکی ذات شیخ ہووے پس بہیہ

مرید ذات شیخ کا ہووے اور سوا اسکے جو کہ ہووے مرید ہی مراد

اپنی کا اور یقین اہل بصیرت کو کہ تامل و فکر سے بکلمات

اس جماعت کے حاصل آوی اقوی اور اعلی ہووے اوس

اوس یقین سے کہ مشاہدہ خوارق عادات حاصل ہووے بلکہ

بی امر وجدانی یقین حاصل نہین ہوتا اسلیئے کہ رفع احتمال

نہایت متعسر و دشوار ہی لیس قوت اعتقاد اور یقین مرید کی بقدر

ادراک حقایق و معارف شیخ کے ہی اور اسی جگہہ سی کہا ہی ابیات

موجب ایمان نباشد معجزات
بوی جنسیت کند جذب صفات

معجزات از بہر قہر دشمن است
بوی جنسیت پی دل بردن است

اور جو کلمات اس طایفہ کے تجلی کلام الہی سے ہو وین صفت

اون کلمات کی کما ہی بیان مین نہین آتے ابیات

ہر کرا افسانہ بنمود افسانہ است
وانکہ دیدش نقد جان مردانہ است

آب نیل است بقبطی خون نمود
قوم موسی را نہ خون بود آب بود

دشمن این حرف ایندم در نظر
شد ممثل سرنگون اندر سقر

گر تو مرد راز جوئی راز جو
جان فشان و خون کری و باز جو

پس بقدر تصفیہ دل کے علایق و شواغل و عوایق سی اور اوپر

اندازہ تامل کثیر کے بکلمات اونکے فہم معانی ظاہر ہوتا ہی اور
جمال فہم حقیقت باہر اس لیئے کہ کلمات اس طایفہ کے علم وراثت
وعیانی ہین نہ علم دراست وبیانی اور مشایخ مقتبسین انوار
حقیقت کو مشکوۃ نبوت سی ہرچند انوار بواطن باجتماع بیشتر
راہ اوپر طالب کے بواسطے اوسکے روشن تر کہ نور علی نور یہدی
اللہ لنورہ من یشاء اور اولیاء اس امت کو بہرہ علم لدنی
کا مشرب خضر علیہ السلام اور روحانیت اونکی سے مقرر ہی اگرچہ
اولیاء امت بواسطے صورت جسمانی کے کسی وقت غافل ہوویں
لیکن استمداد اور اقتباس انوار اون اولیا کا مشکوۃ روحانیت
بعض انبیا سی منافی بیعت بحضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے نہین ہی اسلیئے کہ تمام انبیاء گذشتہ مقتبسین انوار
حقیقت مشکوۃ نبوت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور
مستفید باطن مقدس آنحضرت سی ہین اور ارواح سبکی تحت

اطاطہ و حانیت حضرت کے داخل ہی اور علم لدنی ایک علم ہی کہ
اہل قرب کو تعلیم سبحانی اور تفہیم ربانی بیواسطہ معلوم و مفہوم ہووے
اور علم مذکور کو حق سبحانہ تعالے علم غیب سے دل اونکے مین داخل کری
اور علم معرفت ذات و صفات حضرت حق جل ذکرہ کے بشہادت
و وجدان تعلق رکھتی نہ ساتھہ دلالت عقل و نقل کے اور وہ اوسوقت
حاصل ہووے کہ نور حقیقت ظہور کرے اور ملاتزم ومباشر ... ل ...
بی حجاب صفات بشریہ کے اور لوح دل نقوش علوم ... وحسی
وعقلی اور سمعی وحسی سے بالکل صاف ہوئی ہو اور بندہ وجود
بشری سی نکل کر اور لون اپنی سے بلون حضرت حق سبحانہ پہنچی
ہو اور کثرت جمعیت بصورت تفرقہ بیچی حصول ملکہ جمعیت کے
نسبت آگاہی ہی وگرنہ بیشتر اوس سے نسبت تفرقہ غالب آتی ہی
اور گمان ایک جماعت کا یہ ہی کہ جمعیت بجمع اسباب حاصل ہے
اور تفرقہ بعدم اسباب لیکن جو کہ جمع اسباب سے دار ستہ اور

دست افشان ہین جمعیت اید فایز ہین فافہم اور مبتدی کو

لازم ہی کہ فقط فرایض و واجبات وسنن پر اقتصار کرے

اور باقی اوقات بذکر بسر لیجاوے اور متوسط کو بعد ازادای فرایض

و واجبات وسنن مداومت اوپر تلاوت قرآن مجید کے اولی اور

انسب ہی وہی ثمرہ کہ اہل بدایت کو ذکر مین رنج دکہاوے

اہل تلاوت کو تلاوت مین حاصل ہووے اور معلوم کرنا چاہیئے

کہ راس تمام عبادات اور مقصود اصلی ذکر حق سبحانہ سی

دہ ہی کہ علایق وعوایق اس عالم سے منقطع ہووین اور انس

ومحبت حق تعالی اوسپر غالب ہووے اور غلبہ انس ومحبت کا بجز

دوام ذکر حق تعالی میسر ہووے اور اصل مسلمانی کلمہ لا الہ الا اللہ

ہی اور وہ عین ذکر ہی اور تمام عبادات مؤید ذکر ورفوح اور

نماز تاسہ کرنا ہی ذکر حق جل اسمہ کا دلپر اوپر سبیل ہیبت وتعظیم

کے اور مقصود روزہ سی شکستگی شہوات ہی تا دل مزاحمت شہوات سے

خلاص پاکر صاف اور قرارگاہ ذکر ہووے اور مراد جح سینہ
خداوندخانہ اور شوق اوسکی لقاء کا اور ترک محبت دنیا اور
ترک شہوات و معاصی اور حقیقت ذکر کی وہ ہووے کہ سب سے
بعید گی اور بمحبت حضرت الوہیت پیوستگی اور علامت
حقیقت ذکر کی یہہ ہی کہ بوقت امر و نہی فرمان خداوند جل ذکرہ
فراموش نکرے اور امتثال فرمان بجالاوے وگرنہ وہ ذکر ذکر
نہین بلکہ حدیث نفس ہی پس لازم کہ اساس مواظبت ذکر
توبۂ نصوح پر ہووے تمام معاصی ظاہری سے بہ نسبت خلق اور
جمیع معاصی باطنی سے بہ نسبت خالق اور فایدہ کلی ذکر سے
اوسوقت حاصل ہووے کہ شیخ کامل صاحب تصرف سے
تلقین و تعلیم یافتہ ہوا اور تخم ذکر تحقیقی کا زمین استعداد دل
طالب مین بہ تعلیم شیخ صاحب ولایت کے پڑا ہو تا ثمرہ ولایت
باکمال حاصل آوے اور نورانیت کلمہ بقدر نورانیت دل کے ہی

اور نورانیت دل باندازہ زوال ہوا و ہوس اور دل شیخ
کامل پیرو شریعت مطیع ہوا نہین اسلیئے اوسکے دلمین نورانیت
حاصل ہی اور کلام بعض اعزہ سی یہہ بھی معلوم ہوتا ہی
کہ خلت نہایت مرتبہ ہی مراتب محبی سے پس خلیل وہ کہ
بہ نہایت محبی پہنچا ہو اور حبیب وہ کہ بنہایت مراتب محبوبے
فائز ہو پس حبیب کو عبور اوپر مقام خلت کے لازم ہی کہ
محب محبوب سے کچھہ دریغ نہین رکھتا اور خلیل کو عبور اوپر
مقام محبوبی کے لازم نہین پس ہر حبیب خلیل ہی بدون
عکس اور حضرت شیخ محی الدین قدس سرہ رسالہ انوار
مین لکھتے ہین کہ مشایخ کو باہم خلاف ہی کہ مقصود اس
عالم نشأ مین تحصیل مشاہدہ ہی یا عمل ایک گروہ نے
اول اختیار کیا ہی اور ایک قوم نے ثانی **وصل**
صوفیہ متاخرین سنے فواید چند ذکر کیے ہین ازانجملہ ایک

یہہ کہ لوگ پیش از تصنیف ہونی کتب علم اندکور کے علم الیقین اور
حق الیقین سا تہہ کسب و ریاضت سکے حاصل کرتی تہے اسلیئے
حصول کمال بعد سالہا میسر ہوتا تہا بعد از تصنیف ہونے
کتب عرفان سکے بآسانی و شتابی حاصل ہوتا ہی دوسرے
یہہ کہ علم الیقین بعض طالبین کو کہ قوی الاستعداد ہودین
ساتہہ تفکر و مزاولت کے علوم مین اور غور و تعمق حقایق و
معارف مین علم الیقین بعین الیقین و حق الیقین مبدل
ہوتا ہی اور بی مباشرت اکساب و اشغال حاصل
وصل جو بعضی اہل ظواہر طریق مراقبہ مین کہ فقرا
کو اولیاء اللہ سی پہنچا اور اونکو اصحاب حضرت رسالت
پناہ صلے اللہ علیہ وسلم سی شک و شبہ واقع ہی اور کہتی
ہین کہ یہہ عمل عمل لسان و ارکان ہی نماز و روزہ وغیر ہما سے
اور عمل قلبی بجز وسوسہ اور خطرات نہین ثمرہ ثواب اور

مترتب نہین پس رفع شبہ وشک اونکا ضرور پڑا۔
معلوم کیا چاہیے کہ رکن ایمان کے دو ہین اقرار لسانی
اور تصدیق جنانی رکن دائمی اور اصلی تصدیق ہی اور
اقرار رکن وقتی اور فرعی اور اقرار تمام عمر مین ایک مرتبہ
کافی ہی بلکہ بہ بعض محل اگر خوف ہلاکت ہووے عدم
اظہار واقرار باوجود تصدیق منافی ایمان کے نہین اور
ان دو رکن کے متعلقات وتوابع اکثر ہین جو کہ ذکر قلبی
سی بیاد داشت وحضور اور دوام آگاہی وحزن وفکر
اور خشوع وخضوع کے ہی خاصہ ہی قلب کا اور توابع ومتعلقات
تصدیق سے اور جو کہ ذکر لسانی سے مثل تہلیل اور تلاوت
قرآن واحادیث وغیرہا کہ قرارت علوم دینیہ ہی یہہ سب
متعلقات اور توابع ہین اقرار کے جیسیکہ مومن کو رکن
اصلی سی کہ تصدیق ہی گاہی چارہ نہین بلکہ اگر ایک آن

خانہ دل تصدیق سے خالی رہی بسبب خلو دل کے کفر ظہور کرے
اسیطرح متعلقات و توابع تصدیق سی کسیوقت جاۂ نہین
اسی سبب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دائم الحزن اور
فکر اور خضوع اور حضور رہی ہین اور اسی جگہہ سی قول ہے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ مجہی ساتہہ خدا کے ایکوقت
ہی کہ اوسوقت فرشتہ مقرب اور نبی مرسل کو میری ساتہہ
گنجایش نہین اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ آنکہہ میری سوتی ہی
اور دل میرا نہین سوتا پس اعتبار عمل قلبی کو ہی نہ قالبی کو
جو یہہ معاملہ ساتہہ درس علما ظاہری کے کہ وارث شریعت
غرا ہین اور ساتہہ تکرار لسانی و قالی کے موصوف ہا تہہ
آنا دشوار ہی دامن علماء باطن کا کہ بحضور دائمی وحقیقی
متصف ہین پکڑنا چاہیئی جیسا کہ طریقہ ہی اولیا کا کہ عمل
اوپر قول اہل ظواہر کے نارسیدگے مدعا سی خبر دیتا ہی کہ ذکر

زبان لقلقہ اور ذکر قلب وسوسہ اور ذکر روح راحت ہی
اور یہ اذکار تمہارا کار آمدنی نہیں ہین بجز ذکر روحی کے **فرد**
ہمہ ذکر لسان ہذیان ذکر قلب وسواسی ٭ کہ ذکر روح راحت داد
مارا مونہہ اینجا ٭ جو ذکر ساتہہ دل و جان کے پہنچے اور دلسی ساتہہ
تین سو ساٹہہ اعضا کے اوسوقت سب اعضا ذاکر ہووین
اور ہر کار ایک ذرہ اس اگر کا برابر کار یک الہ اور وہ نیکی
ہووے اور بجائی طاعت یکسال محسوب آور جبتک مراد اوس
مقام کو نہ پہنچے کہ ایکمرتبہ اللہ کہنا اوسکا محسوب بشصت ہزار
مرتبہ نہووے اوسکو مرید کرنا روا نہیں آور بیان اس سخن کا
یہ ہی کہ مسام ہر آدمی کے ساٹہہ ہزار ہین وقتیکہ دل ذاکر
ہوا اور دلسی وہ ذکر تمام اعضا پہنچا تمام یکبارگی ذکر میں
آوین پس ایسا ذاکر ہربار کہ لفظ اللہ کہی ہر مسام سے ایکبار
اللہ پیدا ہووے اور ساتہہ ایسی شخص کا جسپر پہنچے حق تعالی اپنی

نظر رحمت او سیر فرماوی غزل بنا بر حصول ہر مطلب

بذکر خیر تو داریم آرزو یا غوث	زیاد تو دگرم نیست موبمو یا غوث
منم مرید و غلام کمینهٔ در تو	ز خاک کوئی تو ما راست آبرو یا غوث
توئی که نام تو باشد محمد ثانی	توئی که یاد تو گویند چار سو یا غوث
فضیلتی که تراهست تا کجا گویم	جهانیان همه گویند کو بکو یا غوث
مراست فخر که دارم وسیله همچو شهی	که غیر تو دگرم نیست جستجو یا غوث
ز باغ قرب همه اولیا گل اند و	توآن گلی که هویداست رنگ و بو یا غوث
طمع ز فیض تو عشقی همین کند هردم	خیال غیر ز جان و تنم بشو یا غوث

اور اس غزل کو بحصول مقصد کے قاری رکھتا ہو قبولیت اور تاثیر
تام ہی چنانچہ متوسلان خاندان برکاتیہ غوثیہ بعد ادای دوگانہ
پس نماز مغرب رو بجانب عراق کرکے یہہ غزل پڑھتی ہین اور
بمقصد و مطلب پہنچتی ہین چنانچہ تا حال وہ مکان وسط محراب
مسجد سجدہ گاہ فرزندون اور مریدون با اعتقاد کا ہی البتہ

بیت

برزمینی کہ نشان کف پای تو بود ؛ سالہا سجدۂ صاحب نظران خواہد بود

فایدہ ضمایر اہل بصایر پر مخفی و پوشیدہ نہیں کہ تفکر بہترین عبادات اور اشرف طاعات ہی جیسا کہ کلام خیر الانام علیہ افضل الصلوٰۃ من اللہ العلام اوسپر دال اور اوسکی افضلیت پر ناطق ہی اَلتَّفَکُّرُ سَاعَۃً خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الْمُتَّقِیْنَ اَوْ مِنْ عِبَادَۃِ سُنَّتِہٖ اوپر اختلاف روایات کے یعنی فکر و تامل بصنایع و بدایع الٰہی بہتر ہی عبادات جن و انس یا عبادت ایکسال سی طالب کو لازم ہی کہ تفکر پر التزام کرے اور دایم الاوقات متفکر رہے علی الخصوص وہ تفکر کہ قید مقیدات سی معرا کر کے بمرتبہ اطلاق پہنچاوی اور کثرت موہوم اور غیریت اعتبار یسی نجات دیکر بصحرائی توحید مطلق اور وحدت صرف کہ اعظم مقامات اور غایۃ الغایات ہی واصل کر دے اسلیے چند طرق تفکر وجود کے لکھے جاتی ہیں کہ اگر طالب صادق موافق اونکے ورزش

کرے اور خود ایکدم معطل و غافل نرہے امید واہب العطیات
سی یہہ ہی کہ چند روز مین حجب تعینات اور اغشیہ تقیدات
اور کثرت وہمی اور غیریت اعتباری نظر بصیرت اوسکی سی
مرتفع ہووے اور چشم باطن بکحل الجواہر توحید مطلق مکحل ہووے
کہ اللہ تعالی ہر چیز پر قادر اور باجابت سزاوار ہی **تفکر**
جان کہ انسان مین ایک خاصیت ہی کہ جسوقت کسی چیز کی طرف
بتوجہ تمام اور میل تام متوجہ ہووے متلون بلون اوس شی کے
ہووے اور ساتھہ صورت اوسکے مصور ہوتی کہ خود وہی شی
ہو جاتا ہی اور مقصود حضرت حق عزوجل کا پیدا ئش اس
خاصیت سی انسان مین وہ ہی کہ انسان بجانب اوتعالی و
تقدس سی متوجہ اور مایل ہووے اور نقوش غیر کہ وہمی ہین
لوح سینہ سی محو کرے لس حاصل وہ ہی کہ دایم میل اوس کا
طرف حق تعالی کے ہووے اور کلام لایعنی و بیہودہ کو بجانب

اپنی راہ تدبیری اور وقتیکہ باثبات حق اور نفی غیر سواطبیعت و
مداومت کری اور متیقن و راسخ ہووے کہ موجود وہی ذات
حق ہی اور ماسوا اوسکے کوئی موجود نہین بلکہ خیال باطل اور
وہم فاسد ہی اور بظاہر و باطن وہی ذات واحد ہی اور ایک
ساعت بدون اس فکر کے نہ گذری اوسوقت ایک حالت
عجیب تر عطا کیجاوے اور صفای دل اور قرار و یقین حاصل
ہووے اور تمام ہموم و غموم سے راحت پاوے اور یہ بقا کہ بعد
اوسکے فنا نہین باقی اور زندۂ ابد ہوگا کہ پیچھی اوسکی موت
نہین اور نہ مریگا بعد ازان فکر دوسرا واجب ہی طالب پر
کہ ہمیشہ ذات اپنی کو باین وصف موصوف و ملاحظہ
کری کہ مین الطف لطیف بدون کیفیت و کمیت ہون
اور حی دایم قایم و عالم اور مجھہ مین اور قالب مین کچھہ نسبت
و تعلق نہین مگر تعلق لباس بملبوس اور مین بذات قایم

ہوان نہ بقالب اور مجہی انتقال و زوال اور حرکت و سکون

نہین اور ہمیشہ برقرار ہون اور مجہی کسی پر اعتماد نہین اور نہ

کسی سے امید اور مجہی تغیر و تبدیل اور ابتدا و انتہا نہین سب

مین ماسوی سے مستغنی اور ہر عیب نقصان سے منزہ اور مجہی کسی

اختلاط و آمیزش نہین اور مین یا آسمان و زمین موجود اور

غیر میری موجود نہین اور مین ہی مرئی و مبصر اور مقصد متکلم

و خطاب نہ غیر و سوا میرے پس جبکہ طالب اس فکر پر مداومت

مداومت کری اور اوسی یہہ حالت حاصل اور مکشوف ہوو

بالتحقیق اوسوقت واصل مطلوب بلکہ عین مطلوب ہووے رباعی

نی دولت جم طلب نہ جاہ سکندر	آدم نشود کسی بگاو و خرو اسپ
بہتر ز تو ہیچ چیز در عالم نیست	دست از ہمہ بازدار و در خود بنگر

اور ایک طریق تفکر یہہ ہی کہ جانی اور تصور کری کہ مین دریا

علم معرفت ہون اور معدن عیش و راحت دریائی ذخار ہون

کہ ساحل وانتہا نرکہون تمام ارواح واجسام امواج وحباب
میری ہین مجہسے پیدا ہوتے ہین اورمجہی مین فنا جسوقت مین
موج مارتا ہون عالم ظاہر ہوتا ہی بعد ازان فانی اورمجہی
وجود وعدم عالم سے تغیر وتبدیل نہین اورنہ کمی بیشی نہین
وجود عالم سی زیادہ ہوتا ہون اورنہ عدم اوسکے سے کم جیسا
تہا ویسا ہی ہون اوروقتی کہ طالب کو یہہ معرفت حاصل ہووے
اوربصیرت اوسکی سے وجود اوسکا اورتمام آسمان وزمین
اورآفتاب وماہتاب اورجوکہ مابین السماء والارض ہیے
مرتفع ہوا یسی عالم فانی اورآسمان زمین شگافتہ اورنجوم
وکواکب مکدر ہوے اورنہ باقی رہا مگر واحد قہار اوریہی ہیے
قیامت ازان بعد وجود کثیف وفانی بلطیف وباقی
متبدل ہووے کہ پہر اوسی کبہی فنا نہین اورصاحب عیش
کامل اورلذت دایم اورنعیم قایم کہ ابد الاباد اوسے

انقطاع ہووے ہوگا بعث ودخول بہشت ہی ہی **تفکر**
جو کہ نظر کریگا طرف نفس اپنی کے بنظر بصیرت وعبرت بظاہر
باطن ایک ذات محیط بعالم پاویگا مثلا اگر کوئی بکوزہ خالی
بنظر بصیرت دیکھی بظاہر وباطن کوزہ ہوا محیط پاوے اور
سوای کوزہ شی دوسرے نہ دیکھی پس صاحب بصیرت ہونا چاہیے
اور اوپر ظنون واوہام خلق کے اکتفا نچاہیی تا مقصود سے
محروم نہووے اور شی حق حاصل ہووے **تفکر** جو کہ نزدیک
اوسکے دوست ودشمن اور نیک وبد اور خندہ وگریہ اور عطا
وغیر عطا اور مدح وذم یکسان اور برابر ہووین وہ تمام ہموم
وغموم سی فارغ ہوا اور قیود تعلقات سی آزاد اور بصرت
دایمی اور حیات ابدی پہنچا اور رقیت سی علحدہ کر فوق
بنزدیک عارفین وہ ہی جو کہ مقید ہی بتربیت ونظافت
قالب اور عشق وہ کہ رویت ورویش قالب سے بعید اور

بمعرفت نفس و فناء نفس مشغول ہیں طالب عتیق ہو نہ رقیق کہ
خلاص و نجات کثرت و انانیت سی آبحیات ہی اور عدم
رہائی زہر قاتل ہی جنہنے گمان دوئی کیا اور بوجود اپنی اور
وجود حق کے مقر ہوا بتحقیق زہر کہایا اور حرام موت ہوا اور
جسپر کہ وحدت منکشف ہوئی اوسنی حق کو دیکہا اور غیر حق
ندیکہا یہانتک کہ نفس بہی فانی ہوا اور بنوشیدگی آبحیات
زندہ ابد ہوا کہ ہرگز نہ مریگا یہی ہی مراد آبحیات سی نزدیک
عارفین تفکر اور جسنی کہ تعلقات و آرزو ؤ اور لذات نفس
کو خاک نکیا ہرگز واصل بحق نہوا اور جسنی خاک کیا واصل
ہوا اور خاک کرنا اونکا حاصل ہوتا ہی بدوام فکر کہ دایم
اوسمین متفکر ہووے کہ مین کون ہون اور عالم کیا ہی پس جو کہ
اس فکر مین مداومت کرے حق جل ذکرہ بنفسہ اوسپر متجلی
ہووے اور بچشم اوسکی ظاہر جیسی روغن شیر سی ظاہر ہووے

تفکر جسنے جانا اور پہنچا نا کہ تمام اشیا حق سے ہین اور غیر
حق موجود نہین اور اس فکر پرداوست کی پس نزدیک اوسکے
جو کہ نزدیک لوگون کے قبیح و زبون ہی حسین و عجیب بلکہ آبحیات
ہوتی ہین اسلئے کہ نزدیک اوسکی ہمہ اوست ہی اور نزدیک
لوگون کے غیر اوسکے اور قالب عنصری اوسکا صفت روح پکڑی
اوسوقت سر قول آنسرور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم احیادنا اروا حنا
ظاہر ہوے اور جسکو یہ عرفان حاصل نہین اوسکے حق مین تمام
اشیا زہر قاتل ہین **تفکر** جان اي بہائی جاہل گمان و
خیال کرتا ہی کہ جسوقت یہ وجود عنصری زایل و متلاشی ہووے
روح طیران و پرواز کرے اور نہین جانتا کہ روح کسی مکان سے
نہین آئی ہا پرواز کرکے پہر وہان جاوے پس روح دایما باقی ہی
ایک آن فانی نہین ہوتی اور یہہ قول عوام محض وہم و خیال ہے
مثلا اگر کوئی ظرف پر از ہوا شکستہ ہوتا ہی کہتی ہین ہوا

نکل گئی پس روح بسبب کمال لطافت اپنی کے محقق ہی اور ساتھہ
دوام بقا اپنی کے باقی اور عین فرحت و فرح بخش ہی اور دایم
او پر ایک قرار کے ہی بلا زوال اور منزہ و پاک ہی ماضی و حال
اور استقبال سے اور کون و غیر کو ان سے روحکو ایسا فہم و تصور کرنا
چاہئی اور ہمیشہ مسرور و مبتہج رہنا **تفکر** معلوم کرنا چاہئی
کہ عالم خیال محض اور وہم باطل ہی اگر چاہی طالب کہ اس عالم کو درمیان
سی اوٹہاوے قلب اپنا من و تو اور این و آن سے نگاہ رکہی کہ من و تو
اور این و آن نار عظیم ہی پرہیز و دوری اوس سے واجب پس شیفتہ
و مفتون بعالم وہ ہی کہ عالم کو بنظر اعتبار و غیریت دیکہتا ہے
اور فارغ عالم سے وہ کہ بنظر فنا و زوال اوسمین نظر کرتا ہی اور
جانتا ہی کہ عالم طلسم محض ہی اور نہین دیکہتا مگر ذات حق
کہ اوسمین ساری ہی پس وہ شخص دایم بفرح و بسط قایم ہی ہر ذرہ سے
لذت اور ہر شی سے ذوق حاصل کرتا ہی مثل بینا کہ دیکہنے رنگ

سرخ و سبز سے فرحت پذیر ہوتا ہے اور نابینا اوس سے محروم —

تفکر نسبت معیدات کے ساتھ ذات حق تعالی کے مانند نسبت

امواج کے ہے بدریا عارف درمیان موج اور دریا کے فرق نہین

کرتا کہ حقیقت دونو کی ایک ہی اگرچہ باسم باہم ممتاز ہین اور

جاہل دونو کو ایک نہین جانتا غیر و سوی کہتا ہے پس وہ باصطلاح

اہل طریقت مشرک ہے پس ہمیشہ متامل و متفکر ہو کہ عالم اور حق

سبحانہ مین مغایرت اسمی ہے نہ مغایرت ذاتی و عینی اور

بجانب تعین و تشخص عالم کے نہ دیکھے اس لیئے کہ عالم باعتبار

تشخص و تعین ممکن ہے اور باعتبار ماہیت و حقیقت واجب

تفکر جو کوئی بحد عرفان پہنچا اوسی عالم اور تعلقات

عالم ضرر نہین کرتی اگرچہ عالم مین ہووے اور عالم بنظر عارف

مثل اشیاء آبگینہ ہوتا ہے اور موت و حیات اوسکے نزدیک

مساوی اور کوئی شی اوسی متغیر و متبدل نہین کرتی پس زندہ

ابد ہی **بیت** ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ؎ ثبت است

بر جریدۂ عالم دوام ما ؎ تمام حمد و شکر اور ثنا و مدح حق سے

ساتھ حق کے جانتا ہی پس حامد و حمد و محمود وہی ہے اور ثنا کر

و ثنا کردہ و شکور وہی اور مادح و مدح و ممدوح وہی پس ہی کل اور

سارے کل اور منزہ کل سے **تفکر** جان کہ تمام عالم باین

کثرت ظاہری لباس ہی حق کا اور وہ باطن میں اوپر وحدت

حقیقی اور لطافت اصلی اپنی کے ہی الآن کما کان جیسا

تہا ویسا ہی ہے متغیر نہیں بسبب تغیرا کوان کے البتہ **فرد**

دم بدم گر کند لباس بدل ؎	شخص صاحب لباس را چہ خلل

پس طالب کو لازم ہی کہ بباطن سب سے علیحدہ و منفرد ہو وے

اور بظاہر سبکے ساتھ اور ہر لباس میں حق کو پہنچانے **تفکر**

جان کہ قالب تیرا گوشت و پیہ اور استخوان و پوست ہے

اور تو نور لطیف مقدس عین علم و معرفت و عین جلال

وجمال ہی پس درمیان تیری اور قالب تیرے کے کیا نسبت اور
کون مناسبت ہی نفس اپنی کو پہچان اور شناخت اوسکی
مین کوشش کر اور اوسکی فنا مین مشغول ہو اور بقالب
مشغول و متوجہ نہو بلکہ ساتھہ ذات اپنی کے اشتغال کر کہ
معدن تمام خیر ہی اور تو کل شئی اور ہر شئی تیری مین ہی پس
مدام نظر اپنی باطن مین کرتا جو کہ تیری باطن مین ہی ظاہر
ہووے تفکر درک تمام اشیا از روی ظاہر و باطن
حق تعالے ہی پس اگر سالک ظہور اس حالت کا اور استغفار اپنا
درمیان سے چاہی پس جو مین کہتا ہون اوسپر عمل کرے جب
کبھی چیز کو دیکھے ملاحظہ کرے کہ مبصر و مبصَر یعنی دیکھا گیا
اور دیکھنی والا حق تعالی ہی نہ مین اور جب کوئی چیز سنے جانے
کہ سامع و مسموع وہی ہے نہ مین اور جب کوئی چیز معلوم کری جانے
کہ عالم و معلوم وہی ہی نہ مین اور علی ہذا القیاس باقی تمام

حواس ظاہری اور باطنی مین اور دایم اسی خیال پر قایم رہی اور
کسی چیز کو بخود لسنبت نکری بلکہ اپنی تئین لاشئ ملاحظہ کرے تا
حجاب دوئی درمیان سے مرتفع ہووے اور حق جل جلالہ باقی رہے
اصلیئ کہ حجاب اپنا تو ہی ہے پس حجاب دور کر **مصرع** تو خود
حجاب خودی حافظ از میان برخیز **تفکر** جان کہ بظاہر واسطے علم
کے تین چیزین لازم ہین عالم و معلوم اور علم کہ ایک نسبت ہی
درمیان عالم و معلوم کے اور اگر بہ بصیرت تامل نظر کری علم کو
عالم سی جدا نپاوی اور معلوم منوط ہی بعلم پس باقی نرہا مگر
عالم اور وہ خود مستکلم ہی پس ہمیشہ بملاحظہ اس معنی کے رہے
اور ایکدم اس ملاحظہ سی غافل نہووی تا مکشوف و ظاہر ہووے
کہ کوئی چیز وری میرے موجود نہین **تفکر** ای بہائی طالب
کوشش اور ہی کہ ہمیشہ متفکر ہووی کہ مین عین ہون عالم کا
و عالم عین میرا اور غیر میرا ہوا ہی نہوگا اور نہ ہی پس مین ہی

بہزاران ہزار صورت واشکال ظاہر ہوا ہون باوجودیکہ مین واحد
ہون مجھی تعدد و تکثر نہین اور نہ اتصال و انفصال اگر
تو خواہان ہی کہ یہہ حالت حال تیرا ہووے پس دایم اس فکر مین مستغرق
ہو تفکر ای برادر ذات اپنی کو قالب سی میرا اور علیحدہ
تصور کر اسلئے کہ ذات بسبب علاقہ جسمی مسمی بروح ہوتی ہی
اور جو یہہ نسبت ذ علاقہ مرتفع ہووے اوسوقت انکشاف پاوے
کہ مسمی بروح وہی حق ہی اور روح و صاحب روح واحد اور قرب
و بعد فقط باعتبار فہم و دریافت کے ہی پس جو ذات اپنی غیر
حق ملاحظہ کری حق سے بعید ہی اور جو غیر و غیریت درمیان سے
مرتفع و برداشتہ کری قریب پس حق نہ قریب ہی نہ بعید بلکہ عین
ہی طالب کا پس اگر نفس اپنی کو محدود اور متعین تصور کرے
ممکن الوجود ہی اور اگر حقیقت اپنی ملاحظہ کری واجب الوجود ہو
انسان بسبب تعین عبد ہوا ہی اگر یہہ تعین نظر سی مرتفع و دور ہووے

ویسا ہی ہی جیسا کہا **تفکر** معرفت حجاب ہی درمیان عارف
ومعروف کے جو یہہ حجاب درمیان سی اوٹھے مقصود جلوہ گر ہووے
بلا حجاب اور مطلوب ظاہر ہو بلا نقاب اور کمال یہی ہی جسکو
یہہ حالت حاصل ہی وہ انسان کامل ہی اور لقاء عالم اوسیکی
برکت سی اور تمام عالم محکوم اوسکا **تفکر** جاننا چاہئی کہ
خلاصہ عالم انسان ہی اور خلاصۂ عقلا علماء طالبین حق اور
خلاصہ طالبین عارفین ہین پس اگر کوئی ہزار حج اور صد ہزار
صدقات اور صد سال صوم اور شبانہ روز صلوۃ بجالاوے اور جمیع
کتب الٰہی پڑہی اور تمام علوم تحصیل کری اور معرفت حاصل نکرے
بالتحقیق عمر اپنی ضایع کی بلکہ خود بزہر قاتل ہلاک ہوا نہ زندگی
مین حظ نہ موت مین راحت پس طالب معرفت الٰہی کوشش کری
اور ذات اپنی کو اوسکی تحصیل مین صرف و متوجہ کری اس لیے
کہ مقصود اصلی پیدایش و ظہور وبروز سی معرفت ہی **وَمَا**

خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ۝ ای لیعرفون

اور اگر معرفت حاصل نہین کی پس مانند دواب وانعام سکے ہی

بلکہ اونسی بدتر اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ

انسان مین تین چیزین ہین جسم کہ وہ صورت اوسکی ہی اور روح

کہ وہ معنی اوسکی ہین اور سر کہ وہ روح الروح ہی اور جسوقت

مقتضائی صورت کہ بشریت وشہوت ہی غلبہ کرے روح

اوسکی صورت سے رسوم وعادات ظاہری اکتساب کرتی ہے

اور مقید بصورت ہوتی ہی اور اطلاق سے خارج اور اوج

روحیت سی تحضیض صورت اگر سجن طبیعت وعادت مسجون

ہوتا ہی اور مراد سجین سے بقول حق سبحانہ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ

سِجِّیْنٍ یہی ہی اور اگر مقتضای روح ذکر دوام اور فکر صحیح

اور قلت طعام ومنام وکلام ہی غالب ہووے صورت انسان

کہ جسم ہی لطافت روح حاصل کرتی ہی بر آپ شنا ہوا

پرواز کرتا ہی اور در و دیوار اوسی حاجب و مانع نہین اور بعد

و مسافت بلاد اور قیود اجسام سی خروج کر کے بعالم ارواح مطلقہ

جاتا ہی اور مراد اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ سی یہی ہی بعد ازان

اگر اس جگہہ سی ترقی کرے بحدیکہ غالب آوین اوسپر صفات

سیر کہ دوام شہود حق جل ذکرہ باترک مقتضای بشریت شہوات

نفسانیہ اور لذات جسمانیہ اور مقتضای جاہ و ترفع وغیرہا کے

روح قدسی ہووے اور حضیض بشریہ سی روح بجانب اوج قدس

و تنزیہ ترقی و عروج کرے حق سبحانہ گوش و چشم اور دست

و زبان اوسکی ہووے پس اگر اکمہ و ابرص کو ساتھہ ہاتھہ اپنی کے

مس کرے شفا پاوے اور جو زبان سی کہی وہ ہووے اور موید بروح

القدس ہوتا ہی پس جہد و سعی تمام کرے تا اس منزلت شریف

اور مرتبہ کامل کو کہ مشار الیہ بالوہیت ہی پہنچے اور معنی اذا تم

الفقر فہو اللہ کے یہی ہین تفکر اور ایک تفکر بعالم ماسوی

نفسانی ہی اور تجلی اوسکی تیرہ رنگ ہی آور ایک تفکر بعالم
ملکوت قلبی ہی اور تجلی اوسکی ہر مرتبہ مین رنگ علیحدہ پیدا
کرتی ہی جو سید الفکر کہ اسم اللہ ہی بمرتبہ دل پہنچے تجلی برنگ
آتش ظاہر ہووے اور جو بمرتبہ روح پہنچے تجلی برنگ زرد ظہور
دیوی آور جو بمرتبہ سر پہنچے تجلی برنگ سفید ظہور کرے اور جو
بمرتبہ خفی پہنچے وہی تجلی مثل آئینہ مصقل ظاہر ہووے اور جو
اس مقام مین فانی ہوا بمرتبہ حضرت لیس کمثلہ کے باقی ہوا
پس اس جگہہ اصل معرفت حاصل ہووے اور بمرتبہ حضور دائے
واصل متفکر اور ایک فکر بعالم جبروت ہی جو اس مقام
مین پہنچے اور بتصور اسم اللہ مستغرق ہووے تجلی خلق اللہ آدم
علی صورتہ ظہور کرے پس زبان کو لوح محفوظ جانے کہ ظہور وحی
علم الاولین والآخرین اور مقام تجلی جبرئیل علیہ السلام ہے
اور بینی کو محل نفخ روح او مقام تجلی حضرت اسرافیل علیہ السلام

جانے اور چشم کو محل عرفان و مقام تجلی حضرت میکائیل علیہ السلام
اور گوش کو محل سماع وحی اور ہاتف اور مقام تجلی حضرت
عزرائیل علیہ السلام اور حاجبین کو محل قاب قوسین او ادنی
اور مقام محمود و معراج حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جانے
پس ای طالب صادق اور ای سالک واثق تجھی حق تعالی بجمیع
اوقات توفیق عبادت عنایت کرے اور ہر دم وہر دم مدد و
اعانت کہ حق سبحانہ تعالی نے کلام مجید و فرقان حمید اپنی میں فرمایا
ہی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَ ۝ یعنی
نہیں پیدا کیا مینے جن وانس کو مگر واسطے عرفان و شناخت
اپنی کی اور حدیث قدسی ہی وارد ہی خلقت الاشیاء کلها
لاجلك وخلقتك لاجلی یعنی پیدا کیا مینی سب چیز کو تیری
واسطے اور تجھی پیدا کیا مینے اپنی سلیئے پس بندہ کو چاہیئے کہ ہمہ
اوقات و انہماک عبادت و خدمت مولی اختیار کرے اور اوسکا

ہو جاوی اور ماسوی کو ترک کری لیکن ایسا ہوتا کام ہر شخص کا نہین بہت مشکل ہی میسر نہین ہوتا مگر بتوفیق الٰہی اور جو سالک اس مقام مین پہنچے معنی روایت ربی بربی کے اوسپر منکشوف و ہویدا ہووین اور امتیاز رائی و مری درمیان سے مرتفع ہووے اور قول ہی علما کا کہ فکر پانچ وجہ پر ہی فی آیات اللہ پیدا ہوتا ہی اوس سے توحید و یقین اور فکر فی نعمت اللہ اور پیدا ہوتی ہی اوس سے محبت و شکر اور فکر فی وعد اللہ اور نتیجہ اوسکا رغبت و طاعت اور فکر فی وعید اللہ اور حصول اوس سے عبرت معاصی سے اور فکر فی تقصیر النفس اوپر طاعت کے با وجود وفور احسان اللہ تعالے کے پیدا ہوتی ہی اوس سے حیا و ندامت اور ذکر کین ہین امام رازی نے تفسیر توجیہ تفضیل تفکر کی ایک ساعت اوپر عبادت سا ٹھہ سال کے دو وجہ ایک وہ کہ جو تفکر کہ موصل الی اللہ ہو بہتر ہی موصل الی غیر اللہ سی اور دوسرا یہ کہ تفکر عمل ہی

قلب کا اور طاعت عمل ہی جوارح کا اور مؤید اسی توجیہ کا قول ہی حق تعالی کا اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ نماز کو وسیلہ گردانا ذکر قلب کا اور مقصود اشرف ہی وسیلہ سی اسی لیے علم اشرف ہی اپنی غیر سے اور تفکر ذات باری مین جہل اور اشارہ طرف اوسکی شرک ہی اور حقیقت معرفت حیرت ہی اور نہین ممکن کسیکو وصول مرتبہ نقصان سے بجانب مرتبہ کمال مگر لسبیر اور سیر وہ استدلال ہی آیات سی کہ پائی جاتی ہین ہر ذرہ مین ذرات کونین سی دلالت ہی اوپر عظمت وکمال مبدع کے لیکن آیات آفاق وہ شناخت ہی موجودات ماسوی اللہ کے اور معرفت اونکی تاثیرات کی بحسب صور وکیفیات کے اور حصول امزجہ وترکیبات معدنیہ ونباتیہ کی اور شناخت قوی ونفوس سماویہ وارضیہ کی اور مبادی ہر ایک کی اونسے اور جو کہ اونمین مودع اور حاصل ہی مناسبات ومخالفات

اور خواص و مشارکات اور جو کہ متعلق ہی ساتھہ اس علم کے
علوم اعداد و مقادیر اور لواحق اون دونوں کے سے اور آیات
نفس و ابدان ہین اور معرفت اونکی حاصل ہوتی ہی علم
تشریح اعضاء مفردہ کی عظام و عضلات و اعصاب سے اور
اعضای مرکبہ کی مثل اعضاء رئیسہ اور جاذبہ و جوارح کی اور شناخت
قوی افعال ہر ایک کے اون سی مانند صحت و مرض آور شناخت
نفوس اور کیفیت ارتباط نفوس بذوات اور افعال ہر
ایک کے اونسے اور مقتضای سعادت و شقاوت اونکا آجلہ و
عاجلہ اور جو کہ تعلق رکھی ساتھہ اون دونوں کے اور یہہ سب
مبادی ہین سیر کے جس سے تعبیر کیجاتی ہے بتفکر اور مقاصد
پس وہ منتہی ہین سیر کے اور وصول طرف نہایت مراتب
کمال کے **فصل** معلوم کیا چاہیئی کہ اعمال دو قسم ہین
ظاہری و باطنی ظاہری مثل نماز و روزہ اور تلاوت و ذکر

جہر وغیرہ کے مانند محاضرہ و مراقبہ و محاسبہ کے اور روش
ترتیب اعمال کی یہہ ہی کہ حتی الوسع والامکان درمیان اعمال
ظاہری و باطنی کے جمع کری اول صلوۃ کو مقدم کرے بعد
ازان تلاوت پس ازان ذکر بحضور دل اور مراقبہ باطن کے کہ
طریق اور روش ہی اولیاء کبار کی اور اکابر طبقہ صوفیہ
کرام کہ کامل و مکمل گذری ہین طریق اونکا یہی تہا پس طالب کو
ضرور ہی کہ جسطرح بظاہر معاصی سے پرہیز رہوے اور نادم و شرمندہ
باطن مین خطرات مذمومہ سی حیاو شرم رکہی اور بجمیع حرکات
وسکنات ظاہرہ اور خطرات دنیات کے حق سبحانہ تعالی کو
رقیب و مطلع دیکہے اور اگر بسبب ضعف استعداد جمع ممکن
نہو وی فقط عمل ظاہر پر بجز عمل باطن کہ مراقبہ و محاضرہ و
محاسبہ ہی اکتفا کرے قول ہی شیخ محی الحق کا مراقبہ رکہو
رب اپنی کا خلوات وجلوات مین اور کرد اوسے روبرو اپنے آنکہہ

اپنی کے گویا کہ تم او سی دیکھتی ہو اور جیسی قوم کی ہمت ایک ہی
وہ مراقبہ کرتے ہین حق عزوجل کا اپنی بواطن مین جیسا مراقبہ کرتے
ہین ظواہر مین پس اگر چاہی سالک رستگاری لازم کری سکون
روبرو اپنی سکون ظاہری حرکات سی اور سکون باطنی خطرات
سی کہ ظاہر عنوان ہی باطن کا اور جسکو خواہش ہو وصول الی
اللہ کی لازم کرے سکون اسلیئی کہ ملایک رقبا نگاہداشت
کرتے ہین ظواہر کی اور حق عزوجل بواطن کی اور اعمال قلب بہتر
ہین اعمال ظاہر سی ہزار مرتبہ اور جو چیز باز رکہے اور رد کے توجہ الی
اللہ اور حضوری سے پس وہ سم قاتل ہی بحق سالک اگرچہ روزہ
نماز ہو پس بعد ادای فرض وسنت کے مراقبہ حق جل ذکرہ اختیار
کرے اور مطالبہ نفس اپنی کا جو واجب ہی نفس پر حقوق حق
سبحانہ اور حقوق مخلوقات سے پس جو چاہی خیریت دنیا و
آخرت کی نگاہداشت رکہی علم الہی کی خلوت وجلوت مین اور

مراقبہ بجلوت واسطے منافقین کے ہی اور بخلوت واسطے مخلصین
کے حیا و شرم کر واسہ سی کہ وہ بینندۂ قلوب یاد ہی ہنیں کوئی
سوا اُسکے اور دوام مراقبہ یہہ ہی کہ ہمیشہ بدل ناظر حق سبحانہ
ہونا اور رقم فنا و نیستی و نسیان ماسوی اسہ پر کہینچنا اور دوام
مراقبے مخالفت و محاسبۂ نفس میسر ہوے اور دوام محاسبہ
اسلیے ہی کہ ہر ساعت و ہر لحظہ واقف و آگاہ حال اپنے
اور اعمال اپنی سے رہی کہ موجب شکر ہی یا باعث عذر اور
بہر حال عجب و ریاسی دور رہے **نظم** ریا و عجب کوہ آتشین است

نمیدانی کہ کوہ دوزخ این است
کہ تا خود انمانی در تف و سوز
خود نگذار یاد حق زمانی
چرا بہر دوم نباشی دجہد ری
دلت شایستہ درگاہ باشد
امروز بر و دل جمع دارای دوست
گرت باید بہر دم تازہ جانی
چو ہر دم می توانی باشت نوری
حضوری چون ترا ہمراہ باشد
اگر شایستگی حاصل کنی تو

اسم اسیجا انجهان حاصل کنی تو		چاہیی کہ یہہ شغل ساتہہ ملاحظہ معنی

اور رعایت حبس نفس و شرایط دیگر کے کہ پیش ازین بتفصیل اذکار
خفی تسطیر پایا ہی بجمیع اوقات اور تمام حرکات و سکنات لازم
کری یا عالم مین ویا قریب مین ویا شاہد علی حالی کے ای درویش
حضوری حاصل کر حق سبحانہ تعالے سب جگہہ حاضر ہی بظاہر و باطن
اور سب وقت بہمہ حال ناظر عجب نقصان و خسارت کہ دیدۂ دل
لقا او سکی سے اوٹہا کر طرف دوسریکے دیکہے اور طریق رضا
و خوشنودی اوسکا چہوڑ کر راہ اور چلے دل سب سے توڑ اور خدا سے
جوڑ کہ جمال و کمال بجمیع اشیا کہ ظاہر ہی پرتو ہی اوسیکے کمال
و جمال کا پس جس جگہہ تو کوئی دانا دیکہی اثر ہی دانائی حق کا
اور جہان کوئی بینا دیکہے ثمرہ ہی اوسکی بینائی کا پس لازم ہے
جزسی بکل راہ لیجانا اور مقید سی مطلق متوجہ ہونا اگرچہ ادنی
بسبب جسمانیت نہایت کسافت مین ہی لیکن بحسب روحانیت

غایت لطافت مین جسطرف توجہ کرے متلون بلون اوسکی ہووے

پس اپنی دوست کو کوشش کر اور اوس کام پر اقبال کر تجھی حقیقت

پر مشغول کرے اور خودیسی رہائی دیوے اور اسقدر مداومت

اوس شغل کی اختیار کر کہ ساتہہ جان تیر یکے آمیزش اور ہستی

تیری اور خودی درمیان سی او ٹھے اور یہی معنی ہین عین ذکر

کے بلکہ حقیقت اوسکی ہی **فصل** بیان محبت اور چند

آداب صوری و معنوی آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم مین

نقل ہی ایک اعرابی مدینہ منورہ مین آیا اور کہا یا رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم مین تمکو نہایت دوست رکہتا ہون لیکن مکان

مسکن میرا حضرت سی دور ہی اس باب مین کیا حکم ہی رسول مقبول

نے فرمایا المرء مع من احب یعنی ہر شخص ہمراہ دوست

اپنی کے ہی بحکم محبت و مودت بعد ذاتی و شخصی معتبر نہین ای

درویش سوختگان آتش محبت آن سرور زندہ ہین ساتہہ

حدیث مذکور کے **ابیات** هرکه اینجا آشنائی یافت او

زان تجلی روشنائی یافت او	هرکه در سر محبت بنده شد
تا ابد هم محرم و هم بنده شد	اور اسی جگہہ سے ہی لا بعد

مع المحبته یعنی بُعد و دوری نہین ساتہہ محبت کے **بیت**

صد هزار آشوب گر پید اکند اهل عرب	باک نبود چون دل لیلی است با مجنون یکے

جان کہ لفظ ادب عبارت ہی تحسین اقوال و تہذیب افعال سے اور افعال دو قسم ہین افعال قلوب اور اونہین نیات کہتین اور افعال قوالب اور اونکو اعمال اور اخلاق و نیات تعلق بباطن رکہتین اور اقوال و افعال بظاہر پس مدت درست و در ده ہی کہ ظاہر و باطن اور قول و فعل اور نیت و عمل تحسین اخلاق آراستہ ہووے اور خلق اوسکا مطابق قول اور نیت اوسکی موافق عمل ظاہر و باطن یکسان ہووے اور اگر فقط بیان حالی و قالی یا خلقی دربه زبان اوسکی کا ہووے اور اپنی تئین متصف

ساتھہ اوسکے ظاہر کرے پس اوسی سوءادب جانکر تدارک اوسکا
کرے اسلیئے کہ مناط و اصل اس کام کا تہذیب اخلاق ہی پس
حفظ آداب ثمرا ور تخم محبت ہی جسقدر محبت کامل تر محب کو
اہتمام اوپر رعایت و حفظ آداب بہ نسبت محبوب افزون و
بیشتر اور جسکی دلمین محبت راسخ تر ہہت اوسکی ہمراعات آداب
مصروف تر اس لیئے کہ نزدیک اہل ایمان وارباب عرفان
کے ظاہر و ہویدا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
محبوب و وسیلہ الی اللہ ہین پس محبت الٰہی مصدق و مصداق
ہی محبت جناب حضرت رسالت پناہی کی پس جو متحقق و
مبرہن ہوا کہ کمال وانتہا محبت الٰہی کا اتباع و آداب آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہی پس سب اہل ایمان اور خصوص اہل
کشف و عرفان پر اتباع اور رعایت آداب حضرت رسالت
مآب واجب و متحتم کہ آیہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَا

تبعوئی اسی پر دال ہی گو آنسرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم بصورت
جسمیہ بنظر ظاہر بینون سی غایب و پوشیدہ ہین لیکن بصفت
و حقیقت روحانیہ بنظر اہل بصیرت مکشوف و عیان اسواسطے
کہ قیام شریعت محمدیہ تا قیام قیامت قالب ہی روحانیت
حضرت کا اگرچہ صورت حضرت کی بحسب ظاہر چشم عالم سی مخفی و
محتجب ہی لیکن امداد روحی اونکا بارواح و نفوس محبوبین
متبعین علی الدوام متصل و متواتر اور عمدہ آداب لابد
استحکام روابط محبت اور استکمال شرایط دوام ملاحظہ
حضور اوس محبوب کا اور مراقبہ قلوب ہی اور شرم و حیا انکا
محبوب سے اور ادب محبوب مقتضی ہی اس امر کا کہ کبھی دل اپنے
مین راہ نہ دیوی عظمت و رفعت اور علو مرتبت شان کسی
نبی کی انبیا سے بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہ ذریعہ وصول
الی اللہ بی وسیلہ جناب حضرت رسالت پناہ نا ممکن بلکہ

ممتنع ہی جو واصل بمقام و مدد اوسکی سے مستغنی ہو وسے

ہر چند بمرتبہ کمال پہنچا ہو لیکن مطرود و مردود بارگاہ رب المعبود

ہی ولی نہیں صاحب استدراج ہی اس لیئے کہ تاسیس قاعدہ

اعتقاد و محبت مقتضی ہی کمال متابعت کو بدوام جد و جہد

کا اہمال و استخفاف و انحراف سنت سنیہ محمدیہ سے فروگذاشت

نکریے چنانچہ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی قدس سرہ فرماتے ہین

محال است سعدی کہ راہ صفا	توان رفت جز در پئی مصطفی
خلاف پیمبر کسی رہ گزید	کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اور ہر سنت سنن انور سے بمثابہ جدول آب کے ہی کہ بحر وجود سے

منشعب ہو کر بزمین قلوب جریان پایا ہی کہ تا ب آبیاری فیضان

اوسکے حبوب و ریاحین یقین نشو و نمایافت و شگفتگی حاصل کی ہے

پس لازم ہی کہ تمام حالات اعتقادی و قولی و فعلی مین تعظیم و

توقیر آنجناب رسالت مآب با تعظیم و توحید الہی مقارن رکھے

اور اطاعت اوسکی اطاعت حق سمجھے اسواسطے کہ ایمان بخدا
و یگانگی خدا بی مقارنت ایمان برسالت مقبول و درست نہین
جیسا کہ ادائی فرایض بی سنن رواتب روا نہین بنا برعلیہ
درویش سالک پر لازم ہی کہ مرتبہ محبت آن [illegible] اور رعایت
آداب و حقوق ظاہر شریعت اور آثار و اخبار وارادہ اس
باب مین منسی و فراموش نکرے اور نہ رسوخ عبودیت اور
اظہار مسکنت سی انحراف و تجاوز **فصل** مراقبہ و ہے
کہ دایم ملاحظہ احوال اپنی کا کرے اور اقدام اوپر [illegible]
کے باطن و ظاہر نہ کرے اور کوئی شاغل و عایق اوسے
سلوک راہ حق سے باز نرکہی یعنی ہمیشہ پیش نہاد خاطر رکہے
کہ المراقبۃ علم العبد باطلاع الرب علیہ فی کل حال
یعنی مراقبہ جاننا ہی بندہ کا کہ حق تعالی آگاہ ہی ہر حال مین
المراقبۃ ان تحفظ ظاہرہ و باطنہ کیلا یصدر عنہ

شئ يبطل بہ حسناتہ الذی عملہ یعنی مراقبہ یہہ ہی کہ یاس بانی
کری ظاہر و باطن اپنی کی تانہ صادر ہو اوس سے کوئی چیز کہ باطل
ہوون ساتہہ اوسکے نیکیان جو کین تہین اوسنی قول ہی
کسی صاحبدل کا کہ مراقبہ نفس سے ایکدم خالی رہنا نچاہیی کا اگر
نفس کو بطور اوسکے واگذاشت کرین پس وہ مثل حیوان لگام
گسستہ کے ہی سیاد احرکات نامنتظم اوس سے سرزد ہووین
اور مراقبہ تین قسم ہی اول ملاحظہ کرنا کہ حق تعالے سب جگہہ
اور سب وقت حاضر و ناظر ہی اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی

حاضری حاضری اومی باش	ناظری ناظری اومی باش
بوکہ شرمندگیت آید پیش	کہ بہ بینی گنہ ز خاطر خویش

دوسری مخالفت جمیع قوی ظاہری و باطنی اور حسی و عقلی کے
ہی تا جس لئی مخلوق ہی اوسمین صرف کری تیسرے نگاہداشت
دلکی غیر سی کہ غیر ہرگز دل مین راہ نپاوی اور اذکار کو مراقبات

یہ مقدم کرنا چاہیئے قصیدہ بیان وجود انسانی متن

بشنو ز ابتدای وجود کنم بیان ‌‌ — پیدا چگونہ گشت جہان و جہانیان

موجود بود نقطہ بلاہوت در ازل — مدی گرفت نقطہ جبروت شد روان

چون نقطہ ز عالم جبروت مد کرد — شد داخل احاطہ ملکوت بعد ازان

چون از احاطہ ملکوتی گرفت مد — آمد عیان بعالم ناسوت درمیان

ظاہر چو نقطہ گشت بناسوت در نمود — چون بار دیگر گرفت الف گشت ہمقران

چون اندرون رحم الف در گرفت عرض — با گشت مضغہ کہ بنای وجود از آن

تا ساخت استخوان تن و جملہ عظام — تا ثبت گوشت و پوست رگ و موی ہمبران

چون بوجود مدت سہ اربعین گذشت — شد جیم را بماه چہارم ز جیم جان

حا حی کرد حی خبر از ہستیش پیدا — گشتہ ز دال در وجودی ہمہ عیان

پس ذال ذوق لذت از ہر شی نمود — را کرد روحی آہستہ بہ در آنجہان

زا زود زیب و زینت او داد جملگی — سین آشکار نمود سر وجودی درون و نہان

شین آشکار وجود او شاہد ز عقل کل تمام — از صاد یافت صورت اصلی بیکران

ضادش ضیاء نقش کل اندر وجود کرد	طا طائری وجود شد از عرش تا مکان
ظا انچه بطن بود برآورد در ظهور	عینش عیان نمود شد از جمله عارفان
غینش غبار غیر ز غیرت برفت پاک	فا کرد فانیش که نماند از خودی نشان
قاف قدیم داد بقا را ز جود خویش	کاف کریم کرد صدایش ز کن فکان
لام از الف لوای ز عشقش چو بر کشاد	میمش چو برد سوی احد گشت درفشان
نون روشنی نور نمود از درون برون	واوش نمود وحدت در کثرت نشان
ها هستیش ربود ز هستی خویش کرد	کرده ز فیض خویش مر این جسم را روان
لام و الف اشاره از هست و هست کرد	در هست و نیست گشت زمین و چه آسمان
یا یاد خویش داد درین دهر با مور	گر یاد اصل خویش بجویند طالبان
اظهار کرد نور ز منورات سی حرف	بشنو ز ابتدای وجودت شده بیان

قصیده دیگر

نقطه از ذات خویش مد نمود	ز و شده بیست و هشت حرف وجود
الف از الف هر لب با تا	از زنخدان نموده صورت ثا

حلقهٔ چهره گشت جیم جمال	نقطه شد در میان مثال زخال
کلهٔ راست شد نمود از حا	کله چپ و راسته گشت زخا
هر دو گوشش است دال و ذال شمار	رأ و زا هر دو ابروان انگار
سین و شین هر دو دست است عزیز	صاد و ضاد است هر دو ران تمیز
طا و ظا هر دو پای را برگو	عین و غین است هر دو چشم نکو
شده از فا و قاف حلقهٔ سر	سینه از کاف و لام تو بشمر
سر و گردن زمیم شد بنمود	ناف میزان زنون تعین فرمود
ها هویت شده بقلب درون	واو واحد شده زنقطهٔ نون
یا مدور شد است جمله شکم	شد الف اندرون یا مدغم
جمع حرف تهجی ای خوش خو	بت و هشت است هر یکی ز اجو
الف و واو و حا شده از ذات	ماند باقی حروفهای صفات

معلوم کرنا چاہیئے کہ تصویر حروف مقطعات نمونہ بدن انسان
مطابق ہر دو نظم مسطور اس جگہہ واسطے طالب صادق کے

لکھا گیا تا باسانی فہم اوسکے مین آوے پس لازم ہی کہ موافق
ان حروف کے مخیلہ اپنی مین تصور کرکے اور جسم اپنی پہ لکھہ کر
تلاوت کرتا رہی یہانتک کہ اس ملاحظہ مین خودی اپنی سے
غفلت حاصل ہووے اور معانی حروف جلوہ گر **بیت**

گشت نازل جملہ قرآن وصحف ازسی حروف ٭ هان ببین
ازسی حرف ہم از جسم حضرت آدم است **ابیات**

ای برادر تو کتاب تو کتاب ناطقی ٭ ہم تو قرآنی و ناطق مصحفی
بر صفت تحریر شد حرف قران ٭ رو بخوان آیات روشن الرّوان
تلک آیات الکتاب مبین ٭ ذلک لاریب فیہ آیہ یقین
هان کتاب اسد داری در بغل ٭ دان فریب نفس و شیطان ابہل
خویشتن را در غلاف افکندہ ٭ زین سبب در گمرہی افکندہ
بال و پر داری برو پرواز کن ٭ بسملہ حقی کلام آغاز کن
تو رسول ہر حقی برخوان کلام ٭ جملہ عالم ہست آیات بنام

هان کلام الله دان گفتار تو — هست بی همشی ره رفتار تو

اندرین معنی بفرمود آن ولی — در فضای مثنوی معنوی

در صحابه کم بدی حافظ کسی — گرچه شوق جان‌شان را بد بسی

زانکه چون مغزش در آگند و رسید — قشرها شد پس رقیق و واکفید

قشر جوز و فستق و بادام هم — مغز چون آگنده شد شد پوست کم

مغز علم افزود کم شد پوستش — زانکه عاشق را بسوزد دوستش

چون تجلی کرد اوصاف قدیم — پس بسوزد وصف حادث را کلیم

چون عصا معشوق عمیان میشود — کور خود صندوق قرآن میشود

ای تو کوری چه دانی آن و این — رو بجو در روی چشم از عین بین

تا دهد عینت ترا کحل ضیا — چشم هایت نور یابد از ضیا

آن زمان آیات حق روشن شود — گلخن و کوره همه گلشن شود

پس بخوانی کلمة الله المبین — بر جبین آدم از عین الیقین

فصل در مراقبات مراقبه سیر الی الله عبارتست

فنای افعال سے یعنی ہر فعل کہ صادر ہووی بحکم قُلْ کُلٌّ مِّنْ
عِنْدِ اللّٰہِ حوالہ بخدا کرے اور خود خودی اپنی سے باہر آوے
اور تمام افعال فاعل حقیقی سے جانکر اپنی تئین محض آلہ و
واسطہ شمار کرے اور ہر چیز کو بموجب لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ
کے مصرع بی رضای تو یکی برگ نجنبد ز درخت ؛ ظاہر باہر
جانے اور اپنی تئین افعال و تصرف سی عاری و عاطل سمجھے
اور جمیع افعال حق سے جانے اور عاری ذات و صفات اپنی سے
ہوکر تمام افعال خالق ذو الجلال والجمال سے تصور کری بیت
چون قضای حق رضای بندہ شد　　لطف حق را لایق وارزندہ شد
اور مراقبہ سیر مع اللہ عبارت ہی فناء صفات سی بصفات
یعنے ہر شی مین معیت حق مطالعہ کرے اور حق ہی کو بصفات
ہر چیز مین مشاہدہ اور مضمون آیہ وہو معکم اینما کنتم خیال مین
لاوے اور معیت اوسکے ساتھہ اپنی اور غیر اپنی کے علی السویہ

و برابر ہمایند کرے اور ہر صفت کہ باطن سے ظہور کرے اوسکو
منسوب بحق جانے کہ سمع سمع ہی اوسکی اور بصر بصر ہی اوسکی
اور علی ہذا القیاس باقی صفات کو تصور کرے رباعی

اندر دہنم ہمہ توئی گویائے	اندر چشم ہمہ توئی بینائے
اندر قدمم تو راہ می پیمائے	پس جملہ توئی اگرچہ میفرمائے

اور مراقبہ فی اللہ عبارت ہی فنا ذات بذات یعنی اپنی
ذات کو صفت اصلی اپنی مین کہ عدم محض ہے موصوف
جانکر معدوم محض شمار کری اور ہرگز اپنی ذات کو درمیان
نلاوے اور اگر استعداد حفظ حدود شرعیہ کسی عین مین اعیان
سی معلوم کرے ظہور جمال جانے اور الحمد للہ علی التوفیق پڑہی اور
اگر برخلاف اوسکے ظہور پکڑے منظہر جلال جانکر شامت
نفسانی منسوب کری اور استغفر اللہ علی التقصیر پڑہ کر بشرف
صحبت اہل اللہ مشرف ہووے اور اوپر متابعت اور مداومت

اونکی قصد کری **نظم** حق تعالی چون نیابد در عیان

برگزیند دین از پیغمبران
یکزمانی صحبت با اولیا

بهتر از صد سال بودن در دعا
پس بہر مرتبہ اجمال و تفصیل مین

تمام اسما و صفات الٰہی سنی بموجب استعداد ہر ایک کے ہر ایک

مین پرتو ظہور اور تجلی ذاتی و صفاتی فرمائی ہی **ابیات**

شنوائی و بینائی و دانائی گویائے
از ہر چہ بتو باشد خواہش و توانائے

در حضرت اجمال و در مرتبہ تفصیل
اند او ست از غیر او ہر زشتی و زیبائے

بذکر و فکر بود پیروی نبی بودن
زعشق برامر حق نہادن گردن

خلوتی نیست دنیا خلو بطن زنان
حدود شریع نگہداشتن بظاہر تن

شوی حبیب باین پیروی حبیب اللہ
رسی بدرجہ قربت بری گزیدہ زمن

اور مراقبہ فکر فنا یہہ ہی اگر طالب چاہی کہ حقایق اشیا اوسپر

ظاہر ہو وین پس لازم ہی کہ بحکم ہو الاول و الآخر و الظاہر

و الباطن تمام وجود حق جانی اور غیر کو ہرگز درمیان نہ دیکھی

تا قید وجودک ذنب لا یقاس بہ ذنب اسی نجات و
رہائی پاوے اور بدیدہ بصیرت حقیقۃ الحقایق دیکھی اور دریافت
کرے کہ

ابیات

بحقیقت دگرکسی موجود
غیر او نیست در سرا وجود

چون سرالی بمود بی بود است
غیر او نی اگرچہ موجود است

مراقبہ بفکر چاہئی کہ یاکر احوال
بعد از اذکار و نماز نوافل خلوت نشین ہو کر بخلوتشکم مشغول
بمراقبہ ہووے

ابیات

گرتو این انبان ز نان خالی کنی
پر ز گوہرہای اجلالی کنی

تا تو پر شکمی ملول و تیرہ
دانکہ با شیطان لعین ہمشیرہ

طفل جان از شیر شیطان باز کن
بعد از انش با ملک انباز کن

لقمہ کان نور افزود و کمال
آن بود آوردہ کسب حلال

عشق و قربت اید از لقمہ حلال
مرترا گفتم مثالش در مثال

جہل و غفلت زاید آنرا دان حرام
چون ترا از لقمہ ہر دم ہر زمان

اندرین رہ می تراشی و می خراش

تا دم آخر زدم غافل مباش	اوربطفیل اس مراقبہ کے دل

اوسکے پر انوار ظاہر ہووین انشا اللہ تعالی اور بجز حسن جلوہ دلدار کے دارین مین نظر دل اوسکی سے گریز و فرار کرے **فرد**

کفتی بغیر مسکر گر طالب حبیبی	و اللہ کہ در دو عالم غیر از تو می ندانم
وجود محض مطلق را ہر جا ہر زمان دیدم	ہر سو ہر کوئی ہر مظہر عیان دیدم

پس جو کہ مشاہدہ اس شہود کے عادی ہووے وہ سعید دارفنا مین دور فنا سی بعید ہو کر نمود لی بود نابود حقیقی مین جود ہووے **فرد**

ہرگز نمیرد آن کہ دلش زندہ شد بعشق	ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

اور بجز کشتہ عشق حقیقی تحقیقی کے کوئی وہان نہین پہنچ سکتا اور ساقی بزم عشق نے جسکو ایک جرعہ جام محبت سے چکھایا اوسی کو سکر حیرت بیخود کر کے بخود کھینچا **ابیات**

عشق تو رفیق راز دل باد	زخم تو جگر نواز دل باد
از سرمہ عشق دیدہ یابد نور	این سرمہ مکن ز چشم دل ہرگز دور

پس جو کہ بتصدیق جنانی اور بقول لسانی ظاہر و باطن مین باسم ذات ذاکر ہوئی اور توحید پر استقامت اختیار کی بدولت حمایت دائمی ایزدی فائز ہوئی کچھہ خوف و حزن اوپر طاری و جاری نہوگا فرد

چون دور کنی ز دل گمان را	امید بس است مومنان را

پس صوفی کو لازم ہی کہ ہر حال ساتھہ اس فکر کے متفکر ہووے اور بخود یا بشئی دیگر کہ نظر کرے اوسی بصفت وحدت موصوف اور بوصف لیس کمثلہ شئی کے متصف کری اور اطلاق اسما صفت کا مطلق و مقید پر برابر و یکسان دیکھے بیت

جملہ اشیا چون ظہور واحد یکتا بود	ہر یکی در ذات خود یکتا و بی ہمتا بود

اور طالب کو ضرور ہی کہ مراتب ثلثہ وحدت و احدیت و واحدیت کے کہ جامع دین درمیان جمیع مراتب کونیہ و الٰہیہ کے سر بجیب تفکر لیجا کر تصور مراتب ثلثہ اپنی ہیت کرے اسلیئے کہ انسان مین بموجب کلام خیر الانام علیہ التحیہ والسلام کے ان اللہ خلق آدم علی صورتہ

ان موذج مراتب ثلثہ سی موجود ہی اسلیئے کہ دو حالات ہین
انسان کے بیداری و خواب اور حالت ثالثہ نعاس کہ مقدمہ ہی خواب کا
اور یہ حالت ثالثہ بمشابہ وحدت ہی ذو نسبتین درمیان خواب
و بیداری کے باعتبار غلبہ ظہور بیداری اور باعتبار غلبہ بطون خواب
جیطرح وحدت بطرفین احدیت و واحدیت واقع ہی باعتبار
بطون عین احدیت اور باعتبار ظہور عین واحدیت علی ہذا القیاس
بیداری مانند واحدیت کے ہی اسلیئے کہ واحدیت منشا ہی جمیع
اسما و صفات اور نسب و اضافات کے اسیطرح انسان
بہ بیداری مصدر ہی افعال و حرکات کا اور جامع جمیع نسب
و اضافات کا اور ہر ایک حواس بکار مخصوص خود مشغول
اور باہمدگر ممتاز اور باوصاف سمیعی و بصیری اور قدیری و علیمی
سرفراز اور خواب بمنزلہ احدیت کے ہی اسلیئے کہ اوسمین نہ مرتبہ
اسم و رسم اور نہ غیبت و غیریت اور ظاہریت و باطنیت متنفی

و نابود ہین اسیطرح بحالت خواب جمیع افعال و حرکات مسلوب
اور تمام صفات و حواس مختفی پس چاہیئے کہ بحالت بیداری تصور
کرے کہ مین ایک ذات واحد ہون نزول کرکے بمرتبہ واحدیت
آیا ہون کہ افعال نامحصور مجھسے صادر ہوتے ہین اور بصفات
غیر معدود موصوف ہوا ہون لیکن حقیقت میری واحد ہی تکثر
اوسمین راہ یاب نہین آور بوقت نعاس تصور کرے کہ مین بتنزل
وحدت پہنچا ہون کہ استعداد ظہور و بطون مساوی ہی اور بوقت
غلبہ خواب تصور کرے کہ مقام واحدیت فوقانی ہر سیت فی عروج
کیا ہی تا بمقام باطنیت اور مرتبہ احدیت فائز ہوا ہون پس
دایم بخواب و بیداری عروج و نزول کو ملحوظ رکھکر بتصور مراتب
ثلثہ مشغول رہی تا انکشاف ہر سہ مقام حاصل ہووے . . .

بیان اندر کیفیت خواب

چشم بندی ہست از حسن جہان		خواب پوشی است از حس عیان

حس پنهان در عیان آید همی — چون تصور و بوتی از پی سو در کمین

حس پنهان و عیان زاید بشت وره — تو نباشی نی دگر زشت و نکو

گر بخوابی سخره شیطان شوی — هم تو باشی نی دگر دان ای نکوی

ور ببوسی ست احمد در وصال — دست احمد دست تو چشم تمال

گرد بد در خواب آن شیطان دغا — خود دغا داری بخود دی اندر دغا

نام این عالم بود عالم مثال — موطن او باست هم عالم خیال

حضرتی [illegible] از آن حضرات خمس — در قلم آر از اهل هر لمس

[illegible] این حضرات را — تا بیابی برکت برکات را

تا از این [illegible] حضرات خمس — حضرت اول غیب مطلق دان چو

حضرت ارواح باشد دوم از آن — که بود جبروت نامش در بیان

[illegible] از آن حضرت مثال — که بود اسمش منام و هم خیال

[illegible] باشد میان روح و جسم — هست نورانی مکان در هم و اسم

هر چه بینی تو اندر آینه — صور در مثال گردد عاینه

در همین عالم ظهور جبرئیل / باشد اندر صورت و وجه جمیل
آنچه می بینی درین عالم شهود / مثل این آید ترا آنجا نمود
تجزیه تبعیض اینجا بین روا / در جهان مثل نبود این روا
در همین جا باشد از راه صواب / من رآنی قد رأى الحق خواب ما
چارمین حضرت شهادت در عیان / از فراز عرش تا فرش زمان
پنجمین باشد از آن حضرات پنج / حضرت انسان جسم پنج گنج
گر کنی در هشت خود این خمسه را / فارغ آیی از شش و پنج ای دلا

بیان مراتب خمسه

اصطلاح دیگر آمد زین فریق / گر بدانی این بود شرط طریق
اول آمد رتبهٔ لاهوت دان / غیب مطلق هست بنگر بی نشان
رتبهٔ ثانی است ناهوت ای عزیز / هست آن غیب مضاف اندر تمیز
ثالث آمد رتبهٔ جبروت یار / مرتبهٔ ارواح آید در شمار
چارمین ملکوت بنگر در مثال / آن که مثال است و مثال خیال

همچنین ناسوت نام آمد عیان | فارغ آمد منزل این کاروان

بیان مراتب سته

همچنین بنگر مراتب سته را | رتبهٔ آنرا بخوان یک یک جدا

رتبهٔ وحدت تعین اولین | واحدیت ثانی آمد بالیقین

سیمی ارواح باشد دلکشا | چارمین عالم مثال جان فزا

رتبهٔ اجسام پنجم بین عیان | که بود عرش و زمین و آسمان

سادس آمد رتبه انسان تمام | جامع این سته بنگر والسلام

بیان منازل بیست و هشت

زمرهٔ صوفی منازل بیست و هشت | در بیان آید بنگر از سرشت

عقل کل اول بین از بیست و هشت | نفس کل دیگر طبیعت کل هشت

پس هبا پس شکل کل آید شمار | جسم کل هم عرش و کرسی نامدار

بعد ازین پس فلک ذات البروج | پس بود فلک المنازل در عروج

هفت سیاره شمار آمد بما | چار عنصر نیز اینجا بر شمر

پس جماد و هم نبات آمد معین ‌‌‌ ‌ ‌ رتبه حیوان ملک جن دان یقین

زان سپس انسان ناطق بی ریا ‌ ‌ ‌ پست و هشت انسان جامع منتها

بیان چهل اطوار منازل

همچنین باشد چهل اطوار راه ‌ ‌ ‌ مجملا بشنو همین جا از گواه

اندکی زین قول باشد پیش و پس ‌ ‌ ‌ عقل کل اول نزول است و بس

نفس کل دیگر هیولی چون خیام ‌ ‌ ‌ پس طبیعت کل بود آثار نام

نه فلک پس سبع سیاره شمر ‌ ‌ ‌ برجها آمد دوازده در نگر

چار عنصر پس جماد و هم نبات ‌ ‌ ‌ بار حیوان است پس انسان ز ذات

چل منازل این بود بشمر یکی ‌ ‌ ‌ تا بدانی راه و در سیرش [illegible]

آن احد از میم احمد شد ظهور ‌ ‌ ‌ میم باشد در عدد چل از حضور

میم احمد شد که رب شد احد ‌ ‌ ‌ تا که آمد در چل اطوار آن [illegible]

این مراتب را بخوانی از رقم ‌ ‌ ‌ پنج و شش باشد [illegible] همچنین هم

در همه ساری چو جود حق بود ‌ ‌ ‌ رتبه تقیید [illegible] بود

خواه بشماری چهل یا هفت و شش — نیست یار تو گر و در پنج و شش

رتبهٔ تنزیل گر باشد بسیط — یا مرکب حق بود هر جا محیط

گر تو پنداری وجود ممکنات — آمد اینجا در ظهور اندر جهات

هست اصل ممکنات ای دل علم — تا شمیده بوی هستی بیش و کم

هست حق ساری همه جا لیک بین — رو تفحص ساز تا دانی یقین

بیان مرتبه حفظ مراتب

گویم اینجا یک سخن بشنو تو جان — هان بدانی کردم ارخا عنان

در همه قوس نزولی کن نظر — هست هر یک در ره خود پر اثر

عقل کل یا نفس کل یا آسمان — هم جماد و هم نبات و انس و جان

در همه جا با همه طوق گلو — هست حق بنگر جلو اندر جلو

اوست در هر جا برنگ خویشتن — یا به بیرنگی است در هر پیرهن

لیک گر گویی تو عقل کل خدا — یا سما یا ارض را گویی بقا

همچنین بر عرش و کرسی و سما — گر کنی اطلاق نام کبریا

این خطا باشد نباشد از صواب	آب را آتش بگفتن کی صواب
هست این حفظ مراتب ای عزیز	گوش نه بر قول عرفان از تمیز

بیان آدم

کیست آدم عکس نور بی زوال	چیست عالم موج بحر لایزال
عکس را کی باشد از نور انقطاع	موج را چون باشد از بحر انفصال
عین نور و بحر دان این عکس و موج	چون دوی اینجا محال آمد محال
رهروان عشق را بنگر که چون	هر یکی را بر دگرگون است حال
آن یکی در جملهٔ ذرات جهان	دید تاباں آفتاب بی زوال
وان دگر ز اسرار هستی عیان	دید مستور است اعیان اجمال
وان دگر در هر یکی آن دیگری	دیدمش غیر احتجاب و احتمال

معلوم کر ای طالب صادق تعین اول باعتبار جامعیت و ظہور نور محمدی ہی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نام اوسکا روح اعظم اور عقل اول اور عقل کامل ہی اور نام اس مرتبہ کا عالم ارواح ہے

بعد ازین عالم مثال ہی اور وہ عبارت ہی صور مرکبات

لطیفہ سی کہ قابل تجزی و تبعیض ہین اور اونہین خیال منفصل

کہین پس جو حرکت کہ اس عالم مین موجود ہی بواسطے اوسکے

ہی یعنی اول فیض فیاض مطلق بعالم ارواح پہنچتا ہی اور اوس سے

بعالم مثال اور اوس سے بعالم حس بعد اوس عالم سے عالم شہادت

ہی اور وہ عبارت ہی عرش سے تا مرکز خاک باین تفصیل کہ

اول عرش پس کرسی پس فلک زحل فلک مشتری فلک

مریخ فلک شمس فلک زہرہ فلک عطارد فلک قمر کرۂ نار

کرہ ہوا کرہ آب کرہ خاک موالید ثلثہ پس انسان کامل یہہ مجمع

عوالم شامل ہی اور مقصود ظہور ان مراتب سے وہی ہی کہ وجود

اوسکا ان مین ظاہر ہو کر تا بانسان پیوستہ ہوا اور ان

مین باین مراتب اپنی تئین مشاہدہ کیا کہ معراج عبارت اوسی

ہی ... ... ہی کہ مراتب بجہت توجہ سیر اوسکی ہو دین ساتھہ

اس شغل عروج و نزول اور مبدا و معاد کے اشتغال کرے
اور یہ یقین جانے کہ جیسا وجود مطلق باول مرتبہ جمیع تعینات کو
شامل ہے انسان بآخر مرتبہ حامل ہے جمیع کو جو وجود تنزل
کرے اول اپنی تئین بلباس تعین اول و ثانی آراستہ کرے
جیسے تخم اپنی تئین بلباس شاخ و شگوفہ و بن و بار آراستہ کرے
تا تجدید بار بہ تخمیت آوے اور جو یہ تخم باصل خود رجوع کرے جانے
کہ تمام لباس و تعینات میں حق تھے سمجھا جسنے سمجھا **فصل** اور
مرجع تمام طرق کا طرف تحصیل ہیأت نفسانیہ کے ہے کہ نام اوسکا
انکے نزدیک نسبت ہے اس لئے کہ وہ انتساب و ارتباط ہے ساتھ خدا
عزوجل کے اور ساتھ سکینہ و نور کے اور حقیقت اوسکی ایک کیفیت
ہے حلول و سرایت کنندہ بنفس ناطقہ بآن شبیہ سے ملایک اور بآمد
کے بجانب جبروت اور اوسکی تفصیل یہ ہے کہ جب بندہ نے
دوام کیا طاعات و طہارات و اذکار پر حاصل ہوئے اوسی

ایک صفت قایم بنفس ناطقہ اور ملکہ راسخہ واسطے اس توجہ کے
پس یہہ دو اجناس ہین واسطے نسبت کے نیچے ہر ایک کے اونسے
انواع کثیرہ ہین بعض اونسے نسبت محبت و عشق ہی لیکن ہوتی
ہی محبت صفت راسخہ بقلب اور بعض اونسے نسبت ہی کہ
نقس او تبری بیزاری حظوظ نفس سے اور نام اوسکا نسبت
اہل بیت ہی اور ایک نسبت مشایخ ہی اور یہہ ملکہ توجہ ہی
طرف مجرد بسیط کے اور حاصل کلام یو واسطے حضور مع اللہ کے
اکثر الوان ہین موافق اقتران کے یعنی محبت سی یا تشکیکی نقش وغیرہا
کے بیاد داشت اور اقامت نقش بیاد داشت ایک ملکہ راسخہ
ہی اسی لون سے اور نام اسی ملکہ کا نسبت ہی اور نسبتین اکثر
ہین بی نہایت اور صاحب سر ادراک کرتا ہی ہر نسبت کو
علاحدہ اور غرض اشغال سے تحصیل نسبت ہی اور دوام
اذکیار اور استغراق یہانتک کہ کسب کری نفس اوس سے ملکہ راسخہ

اور نہ گمان کرے طالب یہہ کہ نسبت نہین حاصل ہوسکے
ساتھہ ان اشغال کے بلکہ یہہ طریق ہی بنا بر تحصیل نسبت غیر
محصور اور اکثر صحابہ اور تابعین حاصل کرتے تہے سکینہ اور راہ
سی کہ ایک اونمین سے مواظبت ہی اوپر صلوۃ اور تسبیحات کے
خلوت مین ساتھہ محافظت کے اوپر شرط خشوع و حضور کے اور
ایک اونسی دوام مواظبت ہی اوپر طہارت اور ذکر ہادم
لذات کے کہ موت ہی اور وہ چیز کہ آمادہ کیا اوسی
نی واسطے مطیعین کے ثواب سی اور واسطے نافرمانون کے
عذاب سے پس حاصل ہوتا ہی انفکاک و انقلاع لذات
اور بعض اونسی ہمیشگی اوپر تلاوت کتاب کے اور تدبر
تفکر اوسمین اور سماعت کلام واعظ اور جو حدیث مین آیا
نرمی دلسی پس تہی سب کہ دوام مواظبت کرتی تہے ان اشیا
پر مدت بسیار تا کہ حاصل ہوتا اونہین ملکہ راسخہ اور

ہیاٴت نفسانیہ لیس محافظت کرتے اوسپر باقی عمر تک اوریہہ
معنی متواتر منقول ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
سلاسل مشایخ مین نہین شک اسمین اگرچہ اختلاف الوان اور
اختلاف طرق تحصیل واقع ہی اور سناہی شاہ ولی اللہ نے
اپنی والد شاہ عبد الرحیم قدس سرہما سے ایک خواب کہ دیکہا اوس
خواب مین سبطین شہیدین حضرت امام حسن وحضرت امام حسین
اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو لیس سوال کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ
سی نسبت اپنی کا کہ آیا یہہ وہی نسبت ہی کہ تہی تمہاری نزدیک
بزمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس امر کیا مجہی ساتہہ استغراق
کے اوسمین اور فکر کی نہایت پہر فرمایا یہہ وہی نسبت ہی بلا فرق
جو کہ مداومت کرے اوپر سکینہ کے اوسکے لیی اعمال بلند ہین جسے
چاہیی کہ غنیمت جانے اونہین سالک اور معلوم کری کہ وہ علامات
ہین قبول طاعات کے اور تاثیر اونکی ظاہر ہوتی ہی یا باطن نفس اور

اور بتہ دل اور بعض اونسے اختیار کرنا طاعت اللہ سبحانہ کا
تمام ماسوی اللہ پر اور غیرت اوپر اوسکے چنانچہ اس مقدمہ مین ایک
حدیث لایا ہی مالک موطا مین عبد اللہ بن ابی بکر سی کہ ابا طلحہ انصاری
نماز پڑہ رہا تہا اپنی باغمین کہ اوڑی ایک کنجشک خوش رنگ پس
شروع کیا اوسنی تردد اور جستجوی خروج پس متعجب ہوے اس امر سے
ابا طلحہ انصاری اور ایک ساعت تک اوسکی طرف دیکہتا رہا
ازان بعد رجوع کیا بجانب نماز پس اتفاقا نہ معلوم ہوا اوسے
کہ مینے کسقدر نماز ادا کی ہی پس کہا اپنی دلمین کہ البتہ پہونچی
مجہی اس مال میری مین آزمایش پہر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم پاس اور حال اپنی آزمایش کا کہ پہونچی اوسی بمقدمہ
باغ بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہہ باغ
صدقہ ہی نتہ حضرت کو اختیار ہی جہان چاہین رکہین اور
قصہ سلیمان علیہ السلام کا جو کہ قرآن مجید مین مشار الیہا ہی

مشہور و معلوم ہی اور بعض اونسی خوف ہی اللہ تعالی سی
اسقدر کہ ظاہر ہو ظاہر بدن اور جوارح پر اثر خوف اور
حفاظ لکہتی ہین اصول مین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
سات کو سایہ دیگا اللہ تعالی بروز قیامت اپنی سایہ مین تنک
کہ فرمایا اور ایک وہ مرد کہ یاد الہی کرے بحالت تنہائی پس
بہر آوین انکہین اوسکی خوف خداسی اور حدیث شریف مین
آیا ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نی قیام فرمایا ایک قبر پر
پس بکا کیا اور روے یہانتک کہ تر ہوئی ریش مبارک اونکی
اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز ادا فرماتی شب
سینہ لطافت و صفا گنجینہ سی آواز جوش نکلتی مثل جوش
دیگ کے اور بعض اونسی خواب نیک پر دستی اخراج کیا
حفاظ نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خواب نیک
مرد نیکبخت سی ایک جزو ہی چہیالیس جزو نبوت سی اور فرمایا

ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہرگز باقی نرہاین بعد میرے نبوت سے
مگر مبشرات سوال کیا لوگون نے کہ مبشرات کیا ہین فرمایا خواب
نیک کہ دیکہی اوسی مرد نیکبخت یاد کہایا جاوے اوسی جزء ہی چہیالیس
جزء نبوت سے اور تفسیر اسی حدیث کی ہی قول حق سبحانہ کا ۔
لَهُمُ الْبُشْرىٰ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور مراد رویاء صالحہ سے
رویۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین یا دیکہنا بہشت و دوزخ
کا یا دیکہنا رجال صالحین اور انبیاء علیہم السلام کا ہر مکانات
متبرکہ مثل خانہ کعبہ او رمسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
بیت المقدس کا پہر دیکہنا وقایع آیندہ کا کہ وقوع اونکا ہو
موافق رویت اوسکے یا وقایع گذشتہ کا کما حقہ پہر دیکہنا
انوار وطیبات کا مانند شربت شیر و شہد یا روغن زرد کا جیسا
مذکور ہی کتاب الرویا مین او صوفی سے آور دیکہنا ملایک کا چنانچہ
حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایکمرد رات کو قرآن پڑہتا تہا

پس ظاہر ہوا ایک سائبان کہ اوسمین چراغ روشن تہی الی آخر
القصہ اور ایک اونسی فراست صادقہ اور خاطر ہی مطابق واقع
چنانچہ حدیث شریف وارد ہی اوسپر کہ خوف کرو فراست مومن
سی کہ وہ دیکہتا ہی ساتہہ نور الٰہی کے اور ایک اونسی اجابت
دعا اور ظہور مطلوب کا کہ طلب کری حق تعالیٰ سے بکوشش
قصد و ہمت اپنی کے اور اسی طرف اشارہ ہی حدیث شریف
مین کہ بعض غبار آلودہ پریشان مو صاحب دو پارچہ کہنہ کہ
کوئی اونہین خیال مین نہین لاتا اگر سوگند یاد کرین اوپر توکل
خدا کے البتہ خدا سوگند اونکی راست کری اور حاصل کلام
یہہ وقایع اور مثل اونکی دلالت کرتی ہین اوپر صحت ایمان
مرد اور قبول طاعات اور سرایت نور اوسکے باطن مین پس
غنیمت جانی اسکو بہر تقدیر حصول نسبت کے عروج اور ہی اور وہ
فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہی اور حق و تحقیق یہہ ہی کہ عروج نہین

منقول نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی بواسطے مشایخ کے بسند متصل
بلکہ وہ ایک بخشش ہی من جانب اللہ بخشتا ہی وہ جسی چاہیے عباد
اپنی سے بغیر از توارث **بیت** این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدای بخشندہ ؛ شاہد اس قول کا وہ ہی کہ کسینی
سوال کیا حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ سی حال سلسلہ اونکے
شیوخ کا لیس کہا نہیں پہونچا کوئی طرف خدا کے ساتھہ سلسلہ کے
بلکہ بکشش الٰہی اسلیئے کہ ایک جذبہ جذبات اللہ سی مقابل
و برابر ہی عمل ثقلین کے **فصل** جان اور معلوم کر ای عزیز
کہ مراتب توحید سات ہین علم الیقین عین الیقین حق الیقین
حقیقۃ الحق اور حق الحقیقۃ اور تعبیر بحق اور مرتبہ ساتوان کہ
وہان ح و ق گنجایش نرکھی اتی عزیز حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو نور کہا کہ قَدْ جَاءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ کہ آیا
تمہاری خدا کی طرف سی نور اور قرآن کو بھی نور کہا وَاتَّبِعُوا

النُّوْرَ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَہٗ یعنے اور پیروی کرو اوس نور کے
کہ نازل کیا گیا ساتھہ پیغمبر کے اور سرا سمین یہہ ہی کہ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم باعتبار ظاہر مخلوق ہین کہ صفت اونکی ہی اَنَّ
محمدا عبدہ ورسولہ ساتھہ اس اعتبار کے اگر کوئی اس حالت مین اور
باین نظر جناب رسول مقبول کو دایرۂ عبودیت سی خارج جانے اور یہہ
کرامت اونکی ادنی و احقر شمار کرے اوسنے سرمایہ عمر اپنی کا غارت و
برباد کیا اور خلاصہ عقیدہ کا ہاتہہ سی دیا اسلیئے کہ مدار دین اسی پر رکھا
ہی اور ترقیات اخروی ساتہہ اسکے منوط و مربوط ہین پس منکران عبودیت
و رسالت کافر ہوئی ہین اور قرآن بہی باعتبار جو ہر حروف کہ سیاہی
و کاغذ اوسمین دخل رکہی مخلوق ہی اسواسطے کہ بسبب کتابت کاتب
حادث کی حروف و صورت اوسکی بہ نمود آئی ہی ناچار جو فعل کہ
حادث سی بوجود آوی وہ بہی حادث ہوا ہی پس قرآن اور
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نور کہا باعتبار باطن و معنی حقیقت

گر جہان صورت است و معنی ز دوست :: گر بمعنی نظر کنی ہمہ اوست

جب تک چشم سالک پردہ مزمن وہم و خیال مرسود و ملتبس ہے

بجز حروف و صورت اوسی کچہہ اور نہین معلوم ہوتا اور

جو ہستی موہوم سے بکحل تجرد منور ہووے غیر از نور مشہود نہووی

اور یہان سی کوئی یہہ فہم و تصور نکرے کہ بیان صورت و معنی

مین فقط انہین حروف پر کفایت کرین اسلئے کہ زیر

ہر حرف سات مراتب ہین اور زیر ہر صورت سات معنی

لیکن طالبان حق کو یہہ سات مراتب مکشوف ہوتے ہین اور

ایک صورت مین سات معنی مشہود ای عزیز جان اور معلوم

کر کہ عروس قرآن پردہ حروف و صورت سے چہرہ کشائی

نہین کرتی اور ہر کسیکو رخ معنی نہین دکہاتی مگر جسکی

نظر سی حجاب غوغای کثرت دور کرین بیت جمال چہرہ

قرآن نقاب انگاہ بکشاید :: کہ دار الملک ایمانرا مجرد یابد از غوغا

لیکن مراتب تجرد کی غوغا سی سات ہیں اول تجرد غوغائی غیر و

غیریت سی ہی کہ تعلقات ہستی اور لوازم خودی سے بہ تلقین اہل

اللہ بالتزام کلمہ طیبہ لا آلہ سبکو نفی کرے اور باثبات الا اللہ

حق کو بحق ثابت کری اور تیقن قلبی حاصل ہووے کہ بجز ذات

خدای واحد یکتا دوسرا موجود نہیں پس یہہ دانست بمنزلہ

دید ہووے نہ مجرد دانست اور یہہ علم و دانست اوسی غوغائے

ناسوت اور ہستی نامربوط سی یکسو کری اور صوفیہ اس مرتبہ کو

علم الیقین کہیں غوغائ دوسرا یہہ ہووے کہ ہر لحظہ و لمحہ تصور

اس علم سی حظ وافر اور ذوق متکاثر بکام جان سالک ریزان

و چکیدہ ہووے اور یہہ علم اوس سے ایک آن و ایکدم منفک

و جدا نہووی صوفیہ اسکو عین الیقین کہیں اور تجرد تیسرے

غوغا سی یہہ ہووے کہ جو سالک کو معلوم و مشہود ہوتا تہا اور

اوس سے ذوق و لذت حاصل کرتا تہا ریب و عیب اوس

معلوم و مشہود کا چشم ظاہر اوسکی سی فرو نشین ہوا اور نام
اسی مرتبہ کا نزدیک صوفیہ کے حق الیقین ہی اور تجرد غوغای
چہارم سی یہہ ہووے کہ نظر سالک کشف مجازی پر قناعت
و اکتفا نکرے طپان اور خواہان حقیقت کا ہووے تا سیر اوسکی
بجا پہنچی کہ مجاز درمیان نہوا اور بحر حقیقت اوسی شہود ہووے
تا فقر تمام ہووے اور صوفیہ اس مقام کو حقیقۃ الحق کہین
اور تجرد غوغای پنجم سے وہ ہووے کہ رہروان راہ درسالکان
بارگاہ آلہ اگرچہ حصول غبار قلبی اونہین ہوا ہی لیکن انس جگہہ
قیام نکرین اور قید حقیقت سی رہائی پا کر طرف اپنی کو بلطافت
نور سبحانی پر کرین اور ہرچند ایسا ہو لیکن جبروت سی
خارج ہووی اور نام اس مرتبہ کا نزدیک صوفیہ کے
حقیقۃ الحق ہی اور تجرد غوغای ششم سی کہ مطلب اعلی
اور مقصد اقصی تمام انبیا و اولیا کا وہ ہووے کہ جدا نا نیت

اور قید اضافت سی بالکل آزاد ہوکر خودی اپنی سے ایسا
بیخود ہووے کہ یاد اپنی فراموش کرے تا شاہد کُلُّ شَیْءٍ
هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ چہرہ کشائی کرے اور معنی لِمَنِ الْمُلْكُ
الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ رخ دکہاوے **بیت**

کی بود ما زما جدا مانده ❊ من وتو رفتہ وخدا مانده

سلطان بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز نی بقرب وقت سفر
اور رسیدگی کمال کے زبان گہربار سے یہہ فرمایا کہ کہنا میرا
کسی روز سبحانی ما اعظم شانی زنار تہی میں اوسی توڑتا
ہوں اور کہتا ہوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس جو کہ مقامات
سافلہ انانیت واضافت سی باقی ہووے نام اوسکا زنار ہی
جبکہ بایزید کمال کو پہنچے اوس قول کو زنار دیکہا اور ساتہہ
کلمہ لا الہ الا اللہ کے اوسی قطع کیا اور صوفیہ اس مرتبہ کو
تعبیر محق کرتے ہیں — مرتبہ ساتواں وہ کہ وہاں حا و قاف

گنجایش نرکہی اشارہ اوسسے ہی کہ جو عارف بمشاہدہ ذات
کہ مرتبہ ششم مین مذکور ہوا مشرف ہووے اور یہہ دولت عظمی اور
کمال یقین نصیب وقت اوسکے ہوا لسنبت جاو قاف یعنی
تلفظ بلفظ حق اوسوقت مین کرسکتا ہی لیکن جو ہنگام تنزل
احاطہ اوس مرتبہ سی اپنی تئین عاجزو قاصر تصور کری اور ادراک
اوسکی کنہ سی متحیر و حیران رہی اور یافت اپنی کو گم کری پس
ناچار نسبت جاو قاف درمیان سے اوٹھے اور نایافت اپنی سی کہے
فرد نیست کس را از حقیقت آگہی ٭ جملہ می میرند با دست تہی ٭ ع
معلوم شد کہ ہیچ معلوم نشد ٭ جیسا کہ بعالم شہادت فلک کو
دیکہتی ہین اور بکمال یقین جانتی ہین اور اوسمین کچہہ شک
نہین رکہتی اسی سبب سے اوسی نسبت بفلک کرسکتی ہین لیکن
جو اوپر عدم احاطہ اور بعدم ادراک کنہ حقیقت فلک کی
نظر کرین نسبتین گم ہووین تمام انبیا و اولیا اس مرتبہ مین

سرگردان وحیران ہین جسنے دریافت کیا بقدر اپنی دریافت

کیا ابنیا نے بقدر اپنی اور اولیا نے باندازہ اپنی **بیت**

را چنانکہ توئی ہر نظر کجا بیند ؛ بقدر بینش خود ہرکسی کند ادراک

ہیہات ہیہات بزرگان دین اور پیشوایان اہل یقین متحیر ہوکر

کہتی ہین مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ پس ادراک اوسکی

مین حیرانی درکار اور حیرت بی شمار حاصل ہی **بیت**

کار کن کار بگذر از گفتار ؛ کاندرین راہ کار دارد کار

پوشیدہ نرہی کہ ام الکتاب عبارت ہی حضرت اجمال سے کہ

وہ حقیقت محمدیہ ہی اور اوس ام الکتاب نے ساتھہ دو طریق کے

تنزل فرمایا ایک تنزل بحرف وصوت کہ ظاہر قرآن ہی

دوسرا تنزل بصورت تعین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کہ جوہر انسان ہی اور فی الحقیقت معنی دونوں برابر ہین،

اور یکسان کہ اوسمین عروج درجہ بدرجہ حاصل ہووے تا انسان

کامل اوسی بحقیقت ادراک کرے قُلْ رَّبِّی اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ
بِالْهُدٰی یعنی کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ پروردگار میرا
داناتر ہی ساتہہ اوسکے جولایا ہی راہ راست اور وہ راست
ہیہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نور جانے اور نور دیکہی اور علی
ہذاالقیاس قرآنکو بہی نور جانے اور نور دیکہی اور جو کہ متابعت
وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْ مَعَہٗ کی نکرے یعنی متابعت کرو اوس
نور کی جو نازل کیا گیا ہی ساتہہ اوسکے اور نور لطیف کو کثیف
کہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عبدہ ورسولہ جانے وہ ہی گمراہی
مین قَالُوْٓا اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا فَکَفَرُوْا یعنے کہا اونہون نے
کیا آدمی ہدایت کری ہمکو پس کافر ہوئی وہ اشارہ ہی ایسطرحت
اہل ظاہر گو یہان شور وغوغا ہی لیکن کیا کرین یہ بیماری
کفرت بیمار ہین او نہین معذور و معاف رکہہ اور اونکو اونہین
پر چہوڑ ملیت جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ چون

نہ دید ند حقیقت رہ افسانہ زدند ✽ اَی عزیز تو خوب دریافت کر
کہ نور سات مراتب رکہی مرتبہ اول وہ کہ جو سالک بنفی ہستی موہوم
اور اثبات وجود مطلق کے مشغول ہووے اور اسقدر خوض کرے
کہ دل اوسکا اس عقیدہ پر رسوخ پکڑے اور مجاز کو بحقیقت
اختیار کرے پس بعلم الیقین ساتہہ نور خدا کے پہنچنے والا ہووے
کہ معاد اول عبارت ہے اوسی سے اور جسنے ساتہہ اس معاد کے
رجوع کیا بطن اول قرآن کا پہچانا اور جو سالک کہ بشرف
اس عقیدہ کے مشرف ہوا تشریف قُلْ رَبِّیْ اَعْلَمُ مَنْ
جَآءَ بِالْهُدٰی اوسکے قد زیبا پر آیا اور جسنے کہ نہال اس عقیدہ
کا زمین دل اپنی مین نہ قایم کیا داغ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ
کا اوسکی پیشانی پر ظاہر و ہویدا ہوا حاصل سخن وہ کہ سالک
ہستی اپنی کو کہ مجاز محض جانتا تہا بحقیقت متبدل کرے اور
فرعکو باصل پہنچاوے اور اسکو معاد اپنا جانے جیسا کہ کریمہ

قرآنی ناطق ہی ساتھہ اوسکے مرتبہ دوسرا وہ کہ دل سالک
کا ساتھہ نور علم وحدت کے منور ہو کر جانے کہ بجز وجود حق کوئی
چیز موجود نہین بعد ازان اسقدر سعی کرے کہ ذوق حاصل
ہووے اور یہہ علم ایک لحظہ اوس سے منفک و جدا نہو وے
تا کسی مصنوع اور صنعت کو بی صانع نیاوی اور جانے
کہ صنع بی وجود صانع نہین ہوتی اور ظہور نہین کرتے
اور نام اس علم کا عین الیقین ہی اور بعاد دو یہہ بھی
ہووے اور کریمہ اِنَّ الَّذِی فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ
لَرَادُّكَ اِلٰی مَعَادٍ یعنی بدرستی جسنے فرض کی تیری اوپر
شناخت بطون قرآن کی اور عمل کرنا بموجب اوسکے
اور اظہار اسرار وحقایق کا کہ مندرج ہین اوسمین البتہ
پہچانی والا ہی تجہی طرف بازگشت تیری کے اور جو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو میل وحب وطن اصلی بدل مبارک

پیدا ہو یدا ہوئی جیسا کہ حافظ شیراز بیان اوسکا کرتی ہیں فرد

مقام اصلی ما گوشۂ خرابات ست ؛ خدایش خیر دہد آنکہ این عمارت کرد

پس حق سبحانہ تعالی نے بجہت تسلی خاطر حبیب اپنی کے یہہ

آیہ بھیجی اور ندا امید بمقام اصلی دی کہ لَرَادُّكَ اِلٰى مَعَادٍ

پس جسنے اس علم سی ذوق حاصل نکیا وہی مصداق ضلال

مبین کا ہوا اور یہہ بطن ثانی ہی قرآن متین سی مرتبہ تیسرا

جو سالک علم اپنی کو بنظر مشاہدہ پہنچاوے اور بحق الیقین

جز حق نہ دیکھی اور نہ جانی اور بزبان حال کہے بیت

در ہرچہ نظر کردم غیر از تو نمی بینم ؛ غیر از تو کجا باشد حقا کہ محالست این

سالک جو ساتھہ اس معاد و مقام کے پہنچا بطن سیوم قرآن

کا دیکھا اور جو کہ باوج اس مشاہدہ کے پر آیا علم مین جا ئے پا ہد

بلند کیا اور جو کہ بحضیض ذوق علم رہا وہو فی ضلال مبین

رہا مرتبہ چوتھا یہہ کہ جو سالک بجلوۂ حقیقت مجاز بر فنا عیت

نکری اور چاہی کہ بحقیقۃ الحق حقیقت اس مجاز کی معلوم
کری اسقدر مجاہدہ کرے کہ بدیدۂ باطن حقیقت اپنی اور
حقایق عالم بی وساطت مجاز مشاہدہ کری اور بمجرد پہنچنی
اس معاد کے لوای بطن چہارم قران سی برپا کری اور آیہ
کریمہ ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد کو معاد
چہارم صرف کری پس جو کوی ساتھ اس شرف کے مشرف ہوا
صبح ہدایت من جانب اللہ اوسپر تابان ہوی اور جسے
کہ شام قناعت نی اوپر کشف مجاز کے امتداد پایا تاریکی
فی ضلال مبین مین رہا مرتبہ پانچوان عبارت حق الحقیقت
سی ہی وہ ہی کہ سالک طرہ حقیقت اپنی کو ملطافت
ہوائی ہویت پر دیکھے اور آفتاب الوہیت اوسپر
تابان تا ذات اپنی کو عین ہوای ہویت سمجھی اور ذوق
اس معاملہ سی بزبان وقت سبحانی ما اعظم شانی گویا

ہووی جو سالک اس معاد پنجم کے پہنچے آیہ کریمہ ان الذی
فرض علیک القرآن لرادک الی معاد کو خامس میں اپنے
حال پر صرف کری پس وہ کرا و تراس کشف کے مرتفع ہووے
سند مر جہار یا ہدی او سی مسلم ہووے اور جسنی قناعت
اوپر مرتبہ سافلہ کے کی وہ ہوتی ضلال مبین میں رہا مرتبہ
ششم یہ کہ جو سالک مراتب اضافات سابقہ کو بالکل
محو و متلاشی کرے اور منتہائی مطالب عروج کری اور زنار
انانیت سبحانی ما اعظم شانی اپنی سے دور کری بمرتبہ حق
پہنچے اور حق کو بحق دیکھے اور باوی اور بجز حق کچھہ نر ہے
اور خلعت لا الہ الا اللہ اوپر قد اس سالک کے زیبا ہووے
جیسا کہ آیہ یاایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ اس
ایمان سی مشعر ہی اور جو سالک سابقہ الہی ششم کے
پہونچی لبطن سادس آیہ کریمہ ان الذی فرض علیک القرآن

لرادک الی معاد کو وقت اپنی پر صرف کری اور جسکے سر پر
تاج اس وقت کی نہ کہے سلطنت ملک من جابر بالہدی اوسنے
اندانی فرمائی اور جو کہ اوپر مرتبہ سبحانی کے قانع ہوا وہ ہوئے
ضلال مبین مین رہا مرتبہ ساتوان کہ وہان ح و ق کہنا الشیا
نہ کہی وقتی کہ سالک بمرتبہ حق پہنچے اور بعد تنزل وقت جا بجے
کہ مشہود و مکشوف اپنا تعقل کرے حیرت اوسے درپیش
آوی اور بجز حیرانی شئ دوسری معلوم نہووے عقل اوسکے
ادراک سی عاجز اور زبان اوسکے بیان سی قاصر اور جو احاطہ
عاجز رہی وہان نسبت بحق کرنہ سکے لیکن جسکہ سالک اپنے اس
مرتبہ مکے پہنچی ایمان باللہ و بالرسول اوسکو بوجہ کمال حاصل ہوا
سورہ شریف یاایہا الذین امنوا امنوا باللہ ورسولہ
مشرف ہوا اسکے لیے کہ جبتک سالک بمرتبہ ہشتم کہ معتبر ہی نہ
پہنچا تہا لا الہ الا اللہ کہنا اوسے بحقیقت سزاوار زیبا نہ تہا

اسلئے کہ آمنوا باللہ اوس سے بی شرکت وقوع مین نہ آیا تہا کہ تعینات وتخیلات مرتبہ ششم پیش نظر اوسکی سے گئی نہی اور جو بمرتبہ ہفتم پہنچا اور نور ذات بحت اور ہستی مطلق بی شرکت کیفیت معائنہ کیا ایمان باللہ بوجہ کمال اوسے حاصل ہوا اور جو سالک اس وقت سی تنزل فرماوے ایمان برسول اوسکو مکشوف ہووے یعنی اسوقت مین ہر تعین تعینات سی کہ اوسی پیش آوی بحز رنگ اوسی بیرنگی کے دوسرا ظہور نکری جو کہ دیکہی اوسی سے دیکہے اور جو کہ جانے اوسی سے جانے اور جو کہ کہی اوسی سے کہی اور جو کہ سنے اوسی سے سنے اور اس جگہہ حقیقت اسلام اوسپر مسلم آوی اور بیطن سا آیہ کریمہ ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد رسا ہووے اگر اس حال مین رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہی یا جانے یا رسول کہی کافر ہووے اس لئے کہ بعد کشف اس حقیقت کے اطلاق بشریت

سبب ہی شرکت و دوئی کا کہ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ
عَمَلُكَ یعنی ہر آئینہ اگر شرک کری تو البتہ حبط و نابود ہو جاوین
اعمال تیرے پس جو کہ اس مرتبہ مین مجذوب رہا وہو فی ضلال
مبین ہی اور جسنے کہ رو او پر تعینات کیا ہو کہ مرتبہ نبوت ہی
بمعاد ہفتم من جانہ با لہدی پہنچا اس لئے کہ جو صوفی ساتہہ
اس مرتبہ کے پہنچا یہ نہایت پہنچا کہ النہایۃ ھو الرجوع الی
الھدایۃ یعنی نہایت وہ بازگشت ہی بسوی ہدایت اور
صحت عقل و استقامت بر دین اوسی زیبندہ ہی اور وہ
شخص صاحب شریعت و طریقت و حقیقت ہووے اور مقتدای
روزگار اور ہادی وقت اور شیخ زمانہ پس لوگونکو بحسب
استعداد بمقتضای کلموا الناس علی قدر عقولہم
یعنے کلام کرو تم لوگونسی باندازہ عقول اونکے رہنمونی کرے
اور فرمان برداری حق سبحانہ کی بجالاوے اور شطحیات او

گذرنیادین اورمنجملہ خداترسان ہوویں اور ایک ذرہ

ذرات شریعت سے فروگذاشت نکرے اور نہ تفاوت روا

رکہی اور نہ حدود رخمہ داورون پر روا رکہی کہ دائرہ شریعت سے

تجاوز وانحراف اختیار کرین اور زبان اپنی بکلمۂ لا الہ

الا اللہ جاری رکہی اور نہ اکو خدا اور رسول کو رسول جانی

اور حفظ مراتب بجالاوے تا صاحب تمکین ہووے کہ آدمی اصطرلاب

ہی حق کا لیکن منجم چاہیئی کہ اصطرلاب کو جانے تره فروش یا

بقال اگرچہ اصطرلاب رکہین لیکن اوسے کیا فائدہ لوٹہاوین

اور کیا جانین احوال افلاک وگردش اور بروج اور تاثیرات

کواکب اور انقلابات وغیرہ کو پس اسطرلاب بحق منجم سودمند

ہی اور جیسا کہ یہ اسطرلاب سین آئینہ افلاک ہی علی ہذا

القیاس جو آدمی کہ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ آدَمَ اسطرلاب

ہی خدا کا جو حق سبحانہ نے اوسی عالم بخود اور دانا و آشنا

کیا ہو وی پس اسطرلاب وجود اپنی سے تجلی حق اور جمال
بیچون کو دمبدم اور لمحہ بلمحہ دیکہتا ہی اور ہرگز وہ جمال اُس
آئینہ سی خالی نہووے اکثر بندگان حق عز وجل کے ہین کہ وے
اپنی تئین بکسوت حکمت و معرفت وکرامات مستور
کرتے ہین اگرچہ خلق کو بینائی نہین کہ اونہیں دیکہی لیکن
غیرت سی انکو مخفی و پوشیدہ رکہتی ہین حکایت
لاتی ہین کہ ایک بادشاہ تہا اور اوسکا ایک غلام خاص
و مقرب عظیم جب وہ بندہ ارادہ سرای بادشاہ کا کرتا
اہل حاجت عرایض اوسی دیتی کہ نزدیک بادشاہ کے عرض
رکہی وہ بندہ اون عرایض کو چرمدان مین رکہتا جسوقت
بخدمت سلطان پہنچتا تاب جمال سطوت سلطانی سے
مدہوش ہوکر گرتا تا بادشاہ ہاتہ جیب و چرمدان
اوسکے مین لیجا کر عرایض اہل حوایج نکال کر حاجت سبکی

بہ پشت اون مکاتیب کے ثبت فرما کر پہر چند ان اوسکے
ہیت رکہدیتا کام سبکے بغیر بیان و عرض بر آمد ہوتے یہانتک
کہ ایک اوسمی رد نہوتا بلکہ مطلوب مقصود ہر ایک کا بضاعف
و زیادہ طلب سے حاصل ہوتا بخلاف اور بندگان ہوشیار
و دانشمند کے کہ عرض حاجت بحضرت سلطان کر سکتی تہے
لیکن کار روائی سو مین سے ایک کی انہونی ندرت
وقوعمین آتی جاننا چاہیئے کہ عالم مین ایک چیز ہی فراموش
کرنا اوسکا کسی حال و وقت مین لایق و سزاوار نہین
اگرچہ تمام اشیا یاد رکہی اور بجا لاوے لیکن اوس چیز کو
فراموش کرے تو گویا کچہہ نکیا اور سبکو فراموش کر جاوے
کہ بادشاہ نے کسیکو ایک دہ مین بہیجا واسطے ایک کار
معین کے اوسنے وہان جا کر سو کار سوائے اوس کار معین کے ادا
کیئے اور بجا لایا لیکن جس کام کے لئی بہیجا تہا وہ نہ کیا گویا کچہہ

نکیا پس آدمی اس عالم مین واسطے ایک کار کے آیا ہی اور مقصد
اصلی وہی ہے اگر بالفرض سب کام اوسنے کیئی اور وہ نکیا
گویا کچھہ نکیا اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ
حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا بیت
آسمان بار امانت نتوانست کشید ❊ قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند
حق تعالی نے عرض امانت آسمان و زمین و جبال سب پر فرمائے
لیکن سب نے اوٹھانی بار امانت سی خوف و انکار کیا ہر چند وہ
اور کار کہ ہر ایک مین مرکوز و مستور ہین بجالاتے ہین کہ عقل
انسانی اونمین حیران و مدہوش ہی یہہ سب کام کرتے ہین لیکن
اونسی وہ ایک کام کہ آدمی سی ہوسکتا ہی نہین ہوسکتا آدمی
وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ فرمایا اور لقد کرمنا السماء
والارض نفرمایا پس آدمی وہ کام کرتا ہی کہ نہ آسمان اور نہ

زمین اور نہ جبال سے ہو سکتا ہی پس یہ قیمت بجا آوری اوس
کار کے ظلومی و جہولی اوسے نیست و نابود ہو وے ع
مفروش خویش ارزان کہ تو بس گران بہائی ؛ حق تعالے فرماتا ہی کہ
مینے تمہیں اور اوقات و انفاس تمہارے اور اموال کو خرید فرمایا
اگر اون سبکو بکار میرے صرف کرو اور براہ میری دو قیمت اوسکی
بہشت جاودان ہی پس قیمت تیری آگے میرے یہہ ہی اگر تو نے
خود فروشی بہ دوزخ اختیار کی ظلم کیا اپنی اوپر لیکن بہانہ و حیلہ
کرتا ہی کہ مین اوقات اپنی بکار ہائی عالی صرف کرتا ہون علوم
فقہ و حکمت اور منطق و نجوم اور طب وغیرہ تحصیل کرتا ہون آخر
یہ سب تیری واسطے ہین اگر فقہ ہی واسطے ہی تا حلال و حرام
و مشتبہ سی جدا ہووے اور تو سلامت رہی اور اگر نجوم ہے
احوال افلاک اور تاثیرات کواکب بہ نسبت اہل زمین سے
ارزانی و گرانی غلہ یا امن و خوف راہ وغیرہ ہی یہہ سب متعلق

باحوال تیری سیکے ہین اگر تو خوب غور و تامل کرے تو اصل ہی اور
یہہ تمام فروع تیری **بیت** ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری ؛؛ چونکہ فرع تیری مین اسقدر
تفاصیل و عجایب و احوال و عوالم بو العجب بے نہایت مندرج
ہین دیکہہ تو کہ اصل ہے درمیان تیری کیا احوال ودیعت ہین
جو کہ تیری فرع مین عروج و نزول اور صعود و ہبوط اور سعادت
و نحوست ہووے تو کہ اصل ہی ملاحظہ کر کہ تجہی کیا عروج و نزول
اور سعادت و نحوست اور نفع و ضرر ہووے اور غذا تیری سوا
اس غذا کے اور ہی تو نی اس عالم مین اگر اوس غذا کو فراموش
کیا اور ساتہہ اس غذا کے مشغول ہو کر شب و روز تن پروری
کرتا ہی آخر نہ یہہ تن اسپ تیرا ہی اور یہہ اخیر اوسکی بس
غذای اسپ غذای سوار ہووی اور تجہی بیخود خواب و خوری
اور عیش و تنعم لیکن اس سبب سی کہ تجہہ قوت حیوانی و بہیمی

غالب ہی اسلیئی کہ ادیانہ خراسیان رہا ہی اور بصفت شاہان
ایران عالم بقا مقام نہین رکہتا ہر چند دل تیرا وہان ہی لیکن
چونکہ تن غالب ہی حکم تن اختیار کیا تونی اور اسیر اوسکا رہا تو
نقل ہی کہ مجنون بقصد دیار لیلی اوسطرف شتر رانی کرتا تہا
تا بقائی ہوش اپنی کے وقتیکہ مستغرق بوصال لیلی ہوتا تب
اور شتر کو فراموش کرتا تہا اور شتر دہ مین ایک بچہ رکہتا تہا
راہ دوروزہ بازگشت کرتا اسیطرح تین مہینے معاملہ رہا آخر
الامر مجنون نے بشور و فغان کہا کہ یہ شتر بلا ہی جان میرا اوسکا او
چہوڑ کر روانہ بجانب مقصود ہوا ہوی ناقتی خلفی وقدامی
الھوی وانی وایاھا لمختلفان یعنی خواہش ناقہ او خواہش
میری ہو تو آپہین مختلف ہین اوسکی خواہش بچہ ہی اپنا اور
میری خواہش معشوق اپنا — کہتی ہین ایک بادشاہ نی پسر
اپنا جماعت اہل ہنر کو بنا بر کسب علوم نجوم و رمل وغیرہ سپرد

کیا وہ پسر باوجود کودنی و بلادت بمحبت و تربیت اوستاد
کامل ہوا ایک روز بادشاہ نے انگشتری اپنی مٹھی میں لیکر اپنی
فرزند کا امتحان لیا کہ بارے بیان کر کہ مین مشت اپنی مین کیا
رکھتا ہون عرض کیا کہ جو چیز حضرت کی مشت مین ہی گرد اور زرد
و مجوف ہی بادشاہ نی کہا یہ نشان سب راست ہین لیکن حکم کر
کہ نام اوسچیز کا کیا ہی گذارش کیا کہ غربال بادشاہ نی فرمایا کہ
اتنی نشان راست و درست تو نی بیان کیی لیکن انجام کار شیٔ
اوس دقیقہ سی کہ مقصود اصلی تہا محروم رہا یہ نہ خیال کیا کہ غربال
مشت کیونکر گنجایش پکڑی ایسی ہی علما علوم ظاہریہ کے جو نہ
بعضی کار آمدنی نہیں موشگافی کرتے ہین اور احاطہ کلی رکہتی
ہین اور جو کہ نزدیکتر ہی سب سے طلب اوسکی مین قاصر و کاہل ہی
حال ہی اس گمنام راقم رسالہ کا کہ بحل و حرمت اشیا حکم
کرتا ہی اور بجواز و عدم جواز اور خود حل و حرمت اور جائز و

ناجائز اور پاک و ناپاک سی آگاہ و خبردار نہین اللہ جل شانہ
کی شان ستاری ہی کہ عیب پوشی عباد باوجود غیب دانی
فرماتا ہی وگرنہ یہہ علم ظاہری کچھہ کام نہ آوی اور نہ باخرت سودمند
بیت ہر علم کہ در مدرسہ آموختہ اند ٭ فی القبر یضرہم و لا ینفعہم
بندگان الٰہی بسبب نیک طینتی اور حسن ظن اپنی کے اس جاہل اور
ار معاصی کو نیک بخت خیال و تصور فرماتی ہین **بیت**
ہر کسی از ظن خود شد یار من ٭ وز درون من نجست اسرار من
جو اصل مطلب شناخت و عرفان ہی اوس سی بمراحل بعید
اور دور زنا د آخر بین ہین اور اہل دنیا آخر بین اور جو کہ
اخص و عارف ہین نظر اونکی دونوں سی اعلی و بالا ہی وہ غریب
و نادر ہین متوسطین آخر بین ہین اور آخر بین انعام ہین
رہبر ہر انسان کی ہمت ہی جبتک کہ اوسی درد و ہوس و عشق
و طلب کسی کار کی دلسی خیزش نکری وہ کار میسر نہ آوی خواہ

کار دنیا ہو یا کار عقبی یا تجارت و بادشاہی یا طلب علوم عقلی
یا نقلی جب تک مریم کو درد زہ پیدا نہوا قصد و ارادہ اوس درخت
خشک کا نکیا غرضکہ حضرت مریم کو درد درخت پاس لایا اور
درخت خشک میوہ دار ہوا پس تن ہمارا مریم عیسی زا ہی
اگر ہمکو درد پیدا ہوئے تو عیسے ظہور کرے و گرنہ محروم و بی بہرہ
رہین **رباعی** جان از درون بفاقہ و طبع از برون بہ برگ
دیو از خورش بتخمہ و جمشید ناشتا ؛ اکنون بکن دوا کہ مسیح تو
برزمین است ؛ چون شد مسیح سوی فلک فوت شد دوا
فائدہ یہ سخن واسطے اوسکے ہی کہ جو محتاج ہی سخن و ادراک
نہیں کر سکتا مگر بسخن لیکن جو کہ بے سخن ادراک کری اوسے
کیا حاجت ہی یہ سخن کہ دانا ہی پنہان و آشکارا کا **حکایت**
ایک شاعر تازی گو دربار ایک بادشاہ مین حاضر ہوا وہ بادشاہ
ترک تہا زبان پارسی بہی نجانتا تہا شاعر نے مدح اوسکی ایک

قصیدہ غرا بزبان تازی کہا اور لایا اوس وقت کہ سلطان
بار یکہ سلطنت جلوہ افراز تہا اور امراؤ وزرا اور اہل دیوان
سب علی قدر مراتب حاضر تہے آیا اور استادہ ہوکر قصیدہ
آغاز کیا بادشاہ بمقام تحسین سرجنبانی کرتا تہا اور بمقام
تعجب خیرہ رہتا تہا اور جس مقام مین کہ محل تواضع تہا التفات
فرماتا تہا اہل دیوان حیران ہہی کہ بادشاہ ہمارا زبان تازی
نہین جانتا ہہی سرجنبانی مناسب محل اوس سے کیونکر صادر ہوتے
ہہی مگر کہ زبان تازی سی آگاہ تہا برسون ہم سے مخفی و پوشیدہ
رکہتا تہا وائی حال ہماری پر کہ ہمنی بزبان تازی بی ادبیان
خدمت مین کین ہین ایک غلام خاص تہا بادشاہ کا سب اہل
دیوان نے جمع ہوکر اوسی اسپ و استر و مال و اسباب دینا قبول
کیا کہ ہمین اس حالسی آگاہ کر کہ آیا بادشاہ زبان تازی جانتا ہی
یا نہین اور محل سرجنبانی کیا تہا کرامات یا الہام پس ایک روز

بادشاہ نبابر شکار گیا تہا شکار بہت ہاتہہ آیا غلام نے بادشاہ
کو دلی خوشش دیکہکر پوچہا بادشاہ نی تبسم فرمایا اور کہا اسمین
مین زبان تازی نہین جانتا لیکن اسقدر جانتا ہون کہ غرض
شاعر کی خوشنودی میری کہ اصل قصیدہ گوئی سی وہی ہے
اور تحسین و تعریف اپنی ہی معلوم کیا مینے کہ اصل مقصود
وہی ہو اور شعر فرع ہی اوسکی سرجنبانی کی مینے اگر وہ مقصود
ہنوتا شعر نہ کہتا پس اگر بمقصود نظر کرین دوئی و غیریت
مرتفع ہو وے دوئی فروعین ہی اصل ایک ہی اسیطرح طرق
مشایخ کرام اگرچہ بصورت مختلف و متفاوت ہین اور
باقوال و احوال مباینت و تغایر رکہین لیکن اونکی مقصود
کہ وہ طلب حق ہی ایک ہین جیسا کہ پوزیدان ہوا کا مقصود آب
و حرکت و جنبش بقالین و کلیم و خس و خاشاک اور حیاض
بجا روا شنی اور اوراق پدید آتی ہی دیکہتی ان سبکو تمام احوال

متفاوت وگوناگون معلوم ہوتے ہین لیکن از روی مقصود
و اصل وحقیقت ایک ہو اسی ہے فائدہ ایک نے کہا مین مقصور
خطا وار ہون اور اسی سبب سے خایف و اندیشہ ناک اور یہہ
صدور و ورود عتاب باعث عدول حکمی میر نا کے ہی پس آنا
اس خطرہ کا دلیل ہی محبت وعنایت محبوب کے اسلیئے کہ عتاب
دوستونکو کرین نہ بیگانونکو اور عتاب متفاوت ہی اگر کسیکو
جو اکاہی عتاب سی حاصل ہووے پس وہ دلیل محبت وعنایت
کی ہی اوسکے حق مین اور اگر ورود عتاب اوسی سو ظلم و درد ناک
تری معلوم ہووے کہ عقل ومحبت نہین جیسا کہ قابین وکلیم کو
محبوب تی گردافت نکرین نام اوسکا بہ نزد عقلا عتاب نہین
لیکن اگر فرزند اور محبوب اپنی کو مارین اور سرزنش کرین اور
خفا کہین اور دلیل محبت ایسی ہی مقام مین ظہور کرتی ہی پس
آدمی جبتک اپنی مین درد وپشیمانی محسوس ومعلوم کری جانی

کہ عنایت اور دوستی ہی حق کی اگر کوئی اپنی بہائی مین کچھہ عیب

دیکھی وہ عیب اوسی مین ہی کہ دوسرے مین دیکھتا ہی جالم مثل

آئینہ ہی ہر کوئی نقش اپنا اوسمین معاینہ کرتا ہی اَلْمُؤْمِنُ

مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ اوس عیب کو آپ سے جدا کر اسلئے جس چیز

سی کہ تو اوس سے رنجیدہ ہوتا ہی گویا آپ سی رنجیدہ ہوتا ہی

حکایت ایک فیل کو واسطے پلانی پانی کے ایک چشمہ پر

لائی فیل نے ہم شکل اپنا پانی مین دیکھا بہاگا فیلبان سمجہا کہ

دوسری سے رم کرتا ہی یہہ نجانتا تہا کہ عکس اپنی سے رم کرتا

ہی تمام اخلاق بد ظلم و کینہ و حسد و حرص و بی رحمی و تکبر سے

کے تجھہ مین ہین رنجیدہ نہین ہوتا جو وہ اخلاق ذمیمہ دوسرے

مین دیکھتا ہی رنجیدہ و متنفر ہوتا ہی پس جان کہ تو اپنی سی

رنجیدہ و بیزار ہوتا ہی **تمثیل** دو مرغ کو باوجود جنسیت

اگر باہم جناح و بازو باندہین ہر چند کہ دو پرسی چار ہوگئی لیکن

پرواز نہین کر سکتے اسلیئے کہ دوئی ہی آفتاب کو وہ لطف
ہی نہ دیدہ روئی خفاش مرے اور فانی ہووے لیکن جو یہہ امکان نہین
رکہتا کہتا ہی اے خفاش لطف میرا اسکو پہنچا ہی چاہتا ہون
کہ تیری حق مین احسان کرون پس تو مر کہ مرنا تیرا ممکن ہی تا نور
جمال میری سے توبہرہ مند ہووے اور خفاشی سے باہر آکر عنقای
قاف قرب ہووی تو **فصل** ایک نے کوئی چیز گم کی ہی
چپ و راست اور پیش و پس دوادو اور جستجو کرتا ہی پس
دیکہی کہ شئی مفقودہ ہاتہہ آئی نہ بالا جستجو کرتا ہی اور نہ بزیر
اور نہ بچپ و راست اور نہ پیش و پس روز قیامت سب
جمع ہووین اور تمام ایک نظر اور ایک زبان اور ایک
گوش و ایک ہوش ہووین جیسا کہ دس آدمی ایک باغ
یا ایک دوکان مین شریک ہووین سخن اور غم و مشغولی انکے
ایک ہووے اسلیئے کہ مطلوب سب کا ایک ہی پس بروز قیامت

کہ سبکو کام خدا سی پڑی سب ایک ہیں دین اور دنیا مین ہر ایک

بکار علیحدہ مشغول ہی کوئی بطلب زن اور کوئی بطلب مال

کوئی بکسب اور کوئی بعلم سبکو یہی اعتقاد ہی کہ دریافت ذوق

و خوشی و راحت میری اوسمین ہی اور وہ رحمت حق ہے جب

وہان جاتا ہی اور طلب کرتا ہی نہین پاتا اوٹہاتا ہی جو ایک

ساعت درنگ کرتا ہی کہتا ہی وہ ذوق و رحمت لائق طلب

ہی پس مینی خوب نہ طلب کیا پہر طلب کرو نمین جو دوبارہ

طلب کرتا ہی نہین پاتا اسیطرح ناگاہ کہ رحمت ظہور کرے

بعد ازان بی حجاب جانے کہ راہ وہ نہ تہی لیکن بندگان خدا

ایسی بہی ہین کہ پیش از قیام قیامت جانتی اور دیکہتی ہین

آخر باب المشارق و المغارب اسد اللہ الغالب مرتضی علی کرم

اللہ وجہہ فرماتی ہین لو کشف الغطاء ما ازددت

یقینا یعنی بوقت انتزاع و مفارقت اس قالب جسمی او...

ظہور قیامت کے یقین میرا زیادہ ہنود سے نزدیک اوسکا یہہ کہ ایک
قوم سے نے بشب تاریک تحری کر کے ہر جانب نماز ادا کی بوقت
ظہور روز سب نے اوس سے رجوع کیا مگر جو کہ اول سے رو بقبلہ تھے
اونہیں حاجت رجوع و برگشتگی نرہی ازبسکہ تمام مخلوق روی
توجہ بجانب اوسی واحد یکتا کے لاتی ہین اور بشب تار کہ مراد
اوس سے دنیا ہی اوسی طرف متوجہ ہوتے ہین لیکن بعض خواص
العباد ہر دم قیامت حاضر ہی سخن کو پایان و نہایت نہین
لیکن بقدر طلب طالب اوترتا ہی کہ اِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا
خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ یعنی کنوز و خزائن
ہر چیز کے ہماری پاس موجود و مہیا ہین اور نہین اوتارتی ہم
اونہین مگر باندازہ معین و مقرر بحکمت مثل باران کہ معدن
اپنی مین بی پایان ہی مگر بقدر مصلحت نازل ہوتا ہی مواسم
و اوقات اپنی مین لیکن جس جگہہ سی آتا ہی وہان بی حد و بی نہایت

ہی شکر و ادویہ کو عطار بکاغذ باندہتی ہین شکر و ادویہ
نہ اوسقدر ہی کہ کاغذ مین کرتے ہین معادن شکر و ادویہ بی حد
بی پایان ہین الا بقدر حاجت دیتا ہی کاغذ مین کب گنجایش رکہے
کفار پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو طعن و تشنیع کرتے تہے کہ قرآن
یکمرتبہ اوپر کیون نہین نازل ہوتا سورہ سورہ اور آیہ آیہ
کس واسطے آتا ہی حضرت نے فرمایا یہہ نادان رمز اوسکی سے
واقف و آگاہ نہین اگر دفعتاً واحدۃ نزول کری مین خشیتہ
اوسکے سے کوفتہ و گداختہ ہوجاون اس لئے کہ واقف و
آگاہ تہوڑی سی بہت فہم و ادراک کرتا ہی — آمدیم بر مطلب
کہ جب ہم بخدمت عطار آئی شکر و ادویہ اوس پاس بہت ہیے
مگر دیکہتا ہی کہ سیم طالب پاس کس قدر ہی بقدر اوس سیم کے
دیوی پس مراد سیم سی اس جگہہ ہمت و اعتقاد ہی بقدر اعتقاد
اور ہمت کے نزول سخن ہوتا ہی بعض مردم وہ ہین کہ بحکایۃ اونہین

کفایت نکرے اور بعض وہ کہ قطرہ چند اونہین کفتی ہووین
اور زیادہ اوس سے نقصان وزیان بہ نسبت اونکے رکہے اور
یہہ تنہا بعالم معنی اور علوم وحکمت ہنین ہی بلکہ سب چیزین
ایسا ہی ہی اموال و معادن بی حد و بے پایان ہین لیکن بقدر
حوصلہ شخص فرو آتے ہین اس سے کہ زیادہ کا متحمل ہنین
ہوسکتا دیوانہ ہوجاتا ہی چنانچہ فرعون کہ ملک و مال افزون
حوصلہ اوسکے سے عنایت ہوا تحمل نکرسکا آخر الامر دعوی
خدائی کا کیا وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا
فِی الْاَرْضِ بیت آنکس کہ تونگرت نمی گرداند
او مصلحت تو از تو بہ میداند ؛ البتہ یہہ شخص معتقد ہی لیکن
معنی اعتقاد کے نہین جانتا جیسے کہ کودک معتقد نان ہی
لیکن نان نہین جانتا کہ نان کیا چیز ہی علی ہذا القیاس
حال اور اشیا کا کہ انسان محتاج ہی طرف اونکے ؛

فصل ایک نی سوال کیا کہ نماز سی فاضل کیا چیز ہوے
جواب دیا ایمان نماز بہتر ہی نماز سے اور جواب دوسرا یہ کہ
ایمان بہتر ہی نماز سے اسلیئے کہ نماز با وقات پنجگانہ فرض
ہی اور ایمان بجمیع اوقات فرض ہی اور نماز بعذر ساقط
ہوے اور رخصت تاخیر رکھی بجز ایمان کہ پیوستہ فرض
ہی اور ایمان بی نماز منفعت کرے اور نماز بی ایمان منفعت
نکرے مثل نماز منافقین **تمثیل** جیسکہ زمستان آتی
ہر ایک پوستین و لحاف وغیرہ گزند سرماسی بنا دیگر تاہی
اسیطرح تمام نبات و درخت و گیاہ وغیرہ بز گزند سرما
سی برگ و بار نہیں رہتے اور تمام درخت اپنا باطن میوہ میں
پنہان کرتا ہی تا آسیب سرما و سے نہ پہنچی وقتی کہ موسم بہار
تجلی فرماوے جواب سوالات سبکے احیا و امانت و انبات
یکبار حل ہووین اور وہ اسباب برخاستہ ہووین اور

تمام سرا پا باہر لاوین اور معلوم کرین کہ سبب اوس بلا
کا کیا تہا اگر جمال حق تعالی سبے حجب و نقاب رخ نمائی کرے
ہم طاقت اوسکی نرکہین اور بہرہ مند ہنووین بوساطت ان
حجب و نقاب کے مدد و منفعت اوٹہاتے ہین مثلاً آفتاب
کہ ہم نور اوسکے مین رفتار کرتے ہین اور دیکہتے ہین اور
نیک و بد مین تمیز کرتے ہین اور حرارت اوسکی سے گرم ہوتے
ہین اور اشجار و بساتین مثمر ہوتی ہین اور فواکہ ترش و تلخ
گرمی اوسکی مین پختہ و شیرین ہوتے ہین اور معادن زر و نقرہ
اور لعل و یاقوت تاثیر اوسکی سے ظاہر ہوتے ہین اگر یہہ آفتاب
کہ اسقدر منافع دیتا ہی بوساطت اگر نزدیکتر آوے کچہہ منفعت
نہووے بلکہ تمام خلق و عالم سوختہ و نیست ہو وین حق تعالے
جو کوہ پر بحجاب تجلی فرماوے اوسی پر درخت و پہ گل و سبزہ
کرے اور آراستہ و پیراستہ اور جو بلی حجاب تجلی فرماتا ہی

اوسی ریزہ ریزہ کرتا ہی لیکن عقل جہد و کوشش اپنی ترک نہین
کرتی اور اگر کوشش اپنی رہا کرے وہ عقل نہووے عقل وہ ہی کہ
ہموارہ شب و روز مضطر و بیدار ہووے فکر و جہد و اجتہاد کرنے
سی با دراک ذات باری عز اسمہ کے اگرچہ وہ مدرک نہووے اور
قابل ادراک نہین سرگردان و حیران ہی عقل مثل پروانہ ہی اور
معشوق مانند شمع اور پروانہ جو اپنی تئین شمع پر مارے ہلاک
ہووے لیکن پروانہ وہی ہی کہ با وجود پہنچنی آسیب سوختگی و
الم کے شمع سے صبر و شکیبائی نکرے اور اگر کوئی حیوان
مثل پروانہ نور شمع سی شکیبندہ ہووے اور اپنی تئین اوسپر
نثاری وہ پروانہ نہووے اور اگر خود پروانہ نور شمع پر مارے
اور نہ جلاوی پس وہ شمع نہووی پس جو آدمی کہ حق سے
شکیبندہ ہووے اور سعی نکری وہ آدمی نہین اور اگر ادراک
کرسکے حق کو وہ حق نہووی پس آدمی ہمیشہ اجتہاد سی خالی

نہین اور گرد نور جلال حق کے پھرتا ہی بی آرام و بیقرار اور حق

وہ ہی کہ آدمی کو سوختہ کرے اور نیست اور ادراک مین کسی

عاقل کی نہ آوے **تمثیل** مثلاً دو گدا اوپر دروازہ ایک

شخص کے آئے ایک مطلوب و محبوب ہی اور دوسرا مبغوض

و ممقوت خداوندخانہ نے غلام اپنی سے کہا کہ مبغوض کو

جلدی بتاخیر و درنگ روٹی دیکر جلد رخصت کرتا دروازہ سی

جلد جاوے اور اوس دوسرے کو کہ محبوب ہی وعدہ دیوے کہ ابھی

نان پختہ و تیار نہیں ہوی صبر کرتا پکتی نان کے دوستونکو دل

میرا بہت چاہتا ہی کہ دیکھون اور سیر نظر کرون چاہوے وہ

مجھی بتوجہ و دلجمعی دیکھیں اور پہچانیں اسلیئے کہ آدمی

یار اپنی کو شتاب فراموش کرتا ہی نہیں دیکھتا تو اس عالم

مین کہ ساتھہ کسی شخص کے دوست ہو کر محبت بہم پہنچاتا ہی

سمجھ کہ وہ جانانہ نظر تیری مین یوسف ہی اور نیک فعل

قبیح و زشت اوس سے پوشیدہ ہوکر نہیں چاہتا کہ مدت
العمر پھر اوسی دیکھے اور صورت یوسفی بگرگی متبدل ہووے
جیسی کہ یوسف دیکھتا تھا اب اوسی گرگ تصور کرے ہرچند
صورت اوسکی متغیر و متبدل نہیں ہوئی بصدور اس ایک
حرکت عارضی کے اوسی کم اور غرا موش کیا فردا کہ حشر طاری
ہووے اور یہ ذات ساتھہ ذات دوسری کے متبدل ہووے
جو قوی اوسی خوب نہیں دیکھا اور ذات اوسکی مین خوب
غوص و غور نہین کیا کیونکر تو اوسی پہچان سکے گا حاصل
کلام وہ کہ اوصاف بد و نیک سی گذر کر عین ذات اوسکی
مین نظر کرنا چاہیے کہ اوصاف حمیدہ و قبیحہ مستعار ہین
یہہ اوصاف کہ مردم باہم دیکھتے ہین اوصاف اصلی نہین
ہین **توضیح** بڑی تعجب آتا ہے لوگو ایسے کہ کہین اولیا اور
عشاق بعالم بیچوان کہ اوسی مکان و جا نہین اور نہ صورت

بیچون وبی چگون ہی کیونکر عشق بازی کرتے ہین اور مدد و
قوت حاصل کرتے ہین اور متاثر ہوتے ہین آخر شب و روز
کہ یہ شخص شخص دوسرے کو دوست رکہتا ہی اور اوس سے
طالب عون و مدد کا ہی آخر یہہ مدد لطف واحسان اور
و ذکر و فکر اور شادی و غم اوسکی سے لیتا ہی اور یہہ سب
عالم لامکان مین ہین اور [illegible] دمبدم انہین معانی سی مدد
حاصل کرتا ہی اور متاثر ہوتا ہی تعجب اوسی نہین آتا اور یہہ
غریب و نادر معلوم ہوتا ہی کہ ساتہہ عالم لامکان کے کیونکر
عاشق ہووین اور اوس سے کیونکر مدد لیوین **حکایت**
ایک حکیم منکر تہا اس امر کا اتفاقا ایکروز بیمار ہوا اور رنج
اوسپر زیادہ ہوا ایک حکیم الٰہی اوسکی عیادت کو گیا او
کہا تو کیا چاہتا ہی کہا صحت کہا صورت اس صحت کی بیان
کر کہ کیونکر ہی تا حاصل کرون حکیم جسمانی نے کہا صحت صورت

نہ کہی کہ وہ بیچون ہی حکیم الٰہی نے کہا پس تو طالب اوسکا کس
وجہ سے ہی کہ وہ صورت نہ کہی کہا مین اسقدر جانتا ہون
کہ بوقت حصول صحت قوت وغیرہی اور تازگی وشگفتگی
پیدا ہووے اور رنگ میرا سرخ وسفید حکیم الٰہی نے کہا مین
تجہسے نفس صحت سوال کرتا ہون کہ ذات صحت کیا چیز
ہی اور تو اوصاف اوسکے بیان کرتا ہی کہا مین نہین جانتا
ذات صحت کو حکیم الٰہی نے کہا اگر تو مسلمان ہووے اور
عقیدہ فلسفی سے رجوع کرے مین تجہی بمعالجہ تندرست
کرون اور صحیح وسالم اسطرح کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم سی سایل ہوا اگرچہ یہہ تمام معانی بیچون ہین لیکن
ہر آدمی بواسطہ صورت کے اون معانی سے منفعت حاصل
کرسکتا ہی صورت آسمان وزمین معاینہ کرتا ہی اور تصرفات
افلاک بارندگی باران بوقت او ظہور تابستان و زمستان

اور تغیر و تبدیل روزگار سے کہ سب اوپر صواب و حکمت
کے ہین آخر ابر جیا دہی کیا جانے برسانا بر وقت اور زمین
کیا جانے روئیدگی اور افزونی انبات مین پس اوسی دیکہہ
جو یہہ قدرت رکہتا ہی اور اوس سے مدد طلب کر جیسا کہ
طالب آدمی سے مدد طلب کرتا ہی معنی آدمی اور معنی عالم
سی مدد طلب کر حق عز اسمہ صورت و حرف سی منزہ و
پاک ہی سخن اوسکا خارج حرف و صوت سے ہی مگر سخن
اپنا حرف و صوت اور ہر زبان سی کہ چاہی روان اور
جاری کری جیسیکہ اکثر طرق اوپر دا ہو تمین اوپر حیاض
و عیون کے مرد سنگین یا منبع سنگین بنا دیتی ہین کہ دہن
اونکے سے پانی جاری ہوتا ہی اور حیاض مین گرتا ہی
تمام اہل دانش جانتی ہین کہ وہ آب دہان منبع سنگین
سی نہین آتا اور جگہہ سے آتا ہی **حکایت** ایک

شیخ وقت اپنی مریدون مین بیٹھا تہا ایک مرید کو خواہش
سر بریان دلمین گذری شیخ نے اشارت کی کہ واسطے فلانے
کے سر بریان لاؤ مریدین نے کہا کہ شیخ کو کیونکر معلوم
ہوا کہ اوسے خواہش ہی سر بریان کی شیخ نے جواب دیا
کہ عرصہ تیس سال کا ہوا ہی کہ مینے دل اپنا تمام شتہیات
دنیا سی پاک کیا ہی اور مثل آئینہ بے نقش و سادہ ہوا
ہون بالفعل کہ میل سر بریان نے میری خاطر مین خطرہ کیا
اور اشتہا و رغبت معلوم ہوئی مینے سمجہا کہ یہہ اشتہا
غلانیکے ہی اس لئے کہ مرآت باطن میری خالی نقش ہے
پس اسوقت کہ آئینہ باطن میری مین نقش سر بریان معلوم
ہوا مینے جانا کہ یہہ نقش غیر کا ہی **حکایت** ایک
عزیز چلہ نشین تہا بنا بر طلب مقصود کے ندا آئی کہ یہہ
مقصود بلند و عظیم بچلہ حاصل نہووے چلہ سی باہر آ جہ

نظر ایک بزرگ کی تجہپر واقع ہووے مقصد تیرا حاصل

ہووی کہا اوس بزرگ کو کہان پاؤن کہا مسجد جامع

کہا مجمع خلایق مین اوسی کیونکر پہچانونگا کوتاہی جواب

دیا کہ جا وہ تجہی پہچان لیگا اور تجہپر نظر کریگا اور نشان

اوس نظر کا یہہ کہ ابریق تیرے ہاتہہ سے گر پڑے اور تو

بیہوش ہووے معلوم کر کہ اوسنے نظر تیری طرف کی ہے

غرضکہ وہ موافق ندا عمل مین لایا اور ابریق پانی پر کرکے

سقای صفوف اہل مسجد کرتا تہا اور درمیان صفوف

پہرتا تہا ناگاہ ایک حالت اوسپر طاری ہوئی تہقرتہرا

اور ابریق ہاتہہ اوسکے سے گرا اور بیہوش ہوا غرضکہ تمام

خلق چلی گئی جب ہوشمین آیا اپکو تنہا دیکہا اور اوس شیخ

کو کہ نظر اوسپر ڈالی تہی نپایا مگر مقصد اوسکا حاصل

ہو گیا مردان خدا ہین غایت عظمت و غیرت حق سی کسیکو

موںھہ نہین دکہاتے مگر طالبین کو بمقاصد خطیر پہنچاتی ہین —
ایسی شاہان گدا صورت غریب و نادر ہین — کسینی ایک
بزرگ سی کہا کہ اکثر بزرگ بحضور تمہاری آتے ہین کہا کہ
سی حضور ہمارا نہین رہا وس مصور پاس آتے ہین جسکے
معتقد ہین کسی سنے بخدمت عیسی علیہ السلام عرض کیا کہ مین
بدولتخانہ حضرت کے حاضر ہوتا ہون کہا ہمارا اس عالم مین
گہر نہین ہی تو کہان آویگا روایت لائی ہین کہ حضرت
عیسی علیہ السلام بصحرا سیر کررہی تہے اتفاقا باران عظیم نے
گہیر لیا ناچار کنج غار مین خانہ سیہ گوش تہا وہان پناہ لیجاکر
توقف کیا تا انقطاع باران اس اثنا مین وحی نازل ہوئے
کہ خانۂ سیہ گوش سے باہر جا کہ بچی اوسکے بسبب تیرے بی
آرام ہین عیسی علیہ السلام سنے بجناب باری عرض کیا کہ بچگان
سیہ گوش کو مقام و جگہہ ہی اور واسطے ابن مریم کے کوئی پنا

ومقام اور خانہ و جگہہ نہین حکم آیا کہ البتہ فرزندان سیہ گوش
کے لیئے خانہ ومقام ہی مگر جو خصوصیت ونسبت کہ تجہی ہمارے
ساتہہ ہی فرزندان سیہ گوش اور سیہ گوش کو حاصل نہین،
تجہی کیا خوف و اندیشہ کہ لطف ہمارا کارسازی تیری کری

تمثیل ایک شیر نے قصد آہو کیا آہو خوف اوسکے
سے جسقدر طاقت و توانائی رکہتا تہا بہاگا آخر الامر شیر نے
اوسی گہیر لیا اور پنجہ قدرت شیر سے رہائی نہ دیکہی پس فرط ہیبت
شیر سی بیہوش و بیخود ہوکر روبرو اوسکے گر پڑا پس
اوسوقت فقط ہستی شیر کی باقی رہی اور ہستی آہو محو و نیست
ہوئی استغراق وہ ہی کہ اولیا کو مثل اور مخلوقات کے کچہہ
خوف وخطر شیر و پلنگ اور کسی ظالم سی باقی نہین رہتا
بہر حال اوسی سے خایف و ترسان رہتی ہین اور او نپر یہہ
مکشوف ہو جاتا ہی کہ خوف و امن اور عیش وطیش اور خود و

خواب سب اوسی سے ہین اور صور محسوسہ و مخصوصہ کہ بیداری

جیسے شیر و پلنگ اور آتش و آب وغیرہ اشیاء جہر و نہ سے

مشاہدہ کرتے ہین یا اشیاء مطلوبہ و محبوبہ مثل بساتین و

انہار اور حور و قصور اور اطعمہ مرغوبہ اور اشربہ مطلوبہ اور

البسہ و افرشہ اور بلدان و منازل اور عجایب گوناگون معائنہ

جانتی ہین کہ یہہ تمام اس عالم سی نہین پس یقین ہووے

اونہین کہ امن و خوف اور راحت و رنج خدا کی طرف سے

ہین پس اونکو کچھہ خوف و خطر خلق سے باقی نہ رہے جسوقت

یہہ مرتبہ ہم پہنچے بجز حق سبحانہ کچھہ اور باقی نرہے علاقہ

اسکو بدلیل جانے اور دلیل پایدار ہووے بیت

پای استدلالیان چوبین بود ؛ پای چوبین سخت بی تمکین بود

جب کہ کوئی معلوم کرے کہ اس گھر کا ایک بنانیوالا ہے

کور نہین بینا ہی عاجز نہین قادر ہی معدوم نہین موجود ہے

مردہ نہیں زندہ ہی اور سایں ہی اوپر بنا پر خانہ کے بہیہ سبب جاتا ہی۔ بدلیل اور دلیل کو بقاؤ قیام نہیں جلد فراموش ہووے گا۔ جنہوں نے کہ بنا کو بعین الیقین دیکھا ہرگز تصور و خیال اونکے سے وہ بنا پر خانہ غایب نہووے اسلیئے کہ وہ فانی بحق ہین اور مغلوب و مستہلک بذات جرم و گناہ اونکے جو تھے گناہ ہووین **تمثیل** ایک بادشاہ نے کنیزا پنی کو حکم کیا کہ آراستہ ہوکر روبرو غلامون ہمارے کے جلوہ گر ہو تا امانت و خیانت ہر ایک کی ظاہر ہووے فعل کنیز کا اگرچہ بظاہر معصیت و خطا ہی لیکن بحقیقت عین طاعت و بندگی بادشاہ ہی عارفون نے خدا کو اس عالم میں بے دلیل و بے تقلید دیکھا ہی معاینہ بے پردہ و حجاب کہ تمام نیک و بد بطاعت و بندگی حق مشغول و مصروف ہیں وَاِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ یعنی

نہیں کوئی چیز خالی یاد الٰہی سے پس بحق عارفین ہی عالم
قیامت ہی اس لئے کہ قیامت عبارت ہی اوس سے
کہ سب بندگی خدا کریں اور بجز بندگی کام دوسرا نکریں عالم
ازروی لغت عارف سی غالب و برتر ہی اسواسطے کہ
عالم صفت ہی خدا کی نہ عارف او خدا کو عارف کہنا
لایق و سزاوار نہیں معنے عارف کے یہ ہیں کہ علم او
بعد از جہل حاصل ہووے اور یہہ بحق باری عزاسمہ روا نہیں
عارف نے خدا کو بے برہان و دلیل جانا اور پہچانا ہی بمشاہدہ
و معائنہ **حکایت** ایک روز بموجب حکم سلطانی
مجنون کو طلب کیا بادشاہ نے اوس سے سوال کیا کہ تجھے
کیا ہوا کہ آپکو تو نے رسوا و خراب کیا اور فنا و بربادی
اور خرابی خانمان اختیار کی لیلی میں کیا خوبی و زیبائش
ہی آ ہم تجھے خوبان نغز و نادر دکھاویں بلکہ عطا و بخشش

فرمایا مین الغرض مجنونکو حاضر کیا اور خوبان نازنین جلوہ

پیرا ہوئین مجنون سر فگندہ ہوکر بزیر دیکھہ رہا تھا بادشاہ نے

فرمایا سر بلند کرکے بطرف ان مہوشان طناز کے نظر کر کہا

عشق لیلی شمشیر کشیدہ میری سر پہ کھڑا ہی مجہی خوف آتا ہی

کہ مبادا سر میرا تن پر سی جدا کرے اگر مین سر بلند کرون اور

دیکھون آخر مجنون نے کچھہ تو دیکھا تھا کہ ایسا مستغرق بدریائے

عشق لیلی ہوگیا اور یہی چشم ورخ ولب وبینی رکھتی تھین لیلی

مین کیا دیکھا تھا کہ ایسا قتیل خنجر عشق اوسکے کا ہوا ؛؛

تمثیل جیسیکہ اہل دل کسیکو مارے اور سر وبینی و دہان

سب شکستہ کرے لوگ کہتین یہ مظلوم ہی اور زنندہ ظالم لیکن

بتحقیق زنندہ مظلوم ہی ظالم وہ کہ بی مصلحت وبے سبب زدو

شکستگی کرے پس یہ زنندہ بالیقین مظلوم ہی کہ صاحب دل

اور سمجھتا کہ سجتی ہی فعل اوسکا فعل خدا کا ہی اور خدا کی طرف

نسبت ظلم کفر ہی مانند محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ کشت و

خون و غارت فرمائی تہے لیکن ظالم وہ تہے اور حضرت مظلوم

غرضکہ دونو حال مین رسول مقبول مظلوم ہین بحالت نگے

اور زدہ شدہ کی کہ حق بجانب اونکے ہی اور مظلوم وہی

کہ حق بجانب اوسکے ہووے ایکروز پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اساری پر دلسوزی و ترحم فرما رہی تہے کہ وحی نازل ہوئے

کہ ان اساری سے کہو اس حالت مین کہ تم بہ بند و زنجیر مقید

ہو اگر نیت تمہاری بخیر متوجہ ہو حق تعالی تمہین اس قید

سے رہائی و نجات دیوی اور یہ مال تمہارا تلف ہوا ہی

مستردو واپس ہووے اور اضعاف اوسکی غفرانِ و رضوان

آخرت مین بعوض ایک گنج کے دو گنج حاصل ہووین ایک

گنج کہ دنیا مین تلف ہوا اور دوسرا گنج آخرت ایک نے

سوال کیا کہ جو بندہ عمل کرسے وہ توفیق خیر عمل ہیوی حاصل

یا یعطائی حق فرمایا دونو عطا و توفیق من جانب اللہ ہین لیکن
حق سبحانہ نعایت لطف اپنی سے دونو کو نسبت کرتا ہی طرف
بندہ اپنی کے کہ جہد و ... دونو کا تجہی سے ہی تا دقتی کہ یہ بندہ
مطیع سالار اپنی کا ہووے مثلاً چند سپاہی بخدمت امیر جو
مطیع و فرمان بردار حکم امیر کے ہووین امیر بہی ہمت و عقل
اپنی اونکے کام مین صرف کرے اور درپی اصلاح اونکے
ہووے لیکن اگر مطیع نہووین امیر کب ہمت و عقل اپنی تدارک
کار و احوال اونکے صرف کرے عقل تن آدمی مین مانند
امیر کے ہی جبتک رعایای تن مطیع عقل ہووین تمام کام
اصلاح جاری ہووین اور جو منقاد امر عقل نہووین سب
بفساد میل کرین جیسے کہ دست و پای وزبان مخمور و مست
بفساد بر آتے ہین دوسرے روز بعد از ہوشیاری کہتا ہی
آہ کیا کیا میننے اور کیون مارا اور دشنام دہی کیون کی لیکن

اوسوقت سب کام باصلاح ہوویں کہ اوس دیہہ مین دیہہ

سالار ہووے اور رعایا مطیع اوسکی ہوویں پس عقل اوسوقت

اندیشہ اصلاح اعضا تن کہ بمنزلہ رعایا ہین کرے کہ تابع فرمان

عقل ہوویں مثلا کسینے فکر کیا کہ مین فلانی جگہہ جاوٴن پس

بیہ فکر اوسکا اوسوقت کام آوے کہ پانوٴ تابع اور رواں ہو اوسکے

بیچ ہوویں وگرنہ بیہ فکر بیہودہ ہین **فصل** قال النبی

صلی اللہ علیہ وسلم اللیل طویل فلا تقصرہ بمنامک

والنہار مضیٴ فلا تکدرہ بآثامک یعنی شب دراز ہی واسطے

مناجات دراز کوئی اور واجبات خواہی سکی بی تشویش دلی

زحمت دوست و دشمن سے خلوت حاصل ہوئی اور حق تعالے

نے پیدا کیا تا اعمال ریائی سے منسوب نہو وسی خالصا صادر

ہوویں لیکن باوجود اسکے مرد ریائی رسوا ہوئے اور سکہی

جو کوئی تنہا ہین دیکہتا پس مت بیہ اعمال کسی نیت بجا لاوتا اوسے

کہنا چاہیے کہ کوئی دیکھتا ہی ولیکن تو کسیکو نہین دیکھتا کہ تو
ناکس ہی اگر کس ہوتا تو کس کو دیکھتا وہ کس ایسا توانا و قادر
وحاجت رواو شنوا و بینا و دانا ہی کہ تمام کس قبضۂ قدرت
اوسکے بیچ ہین بوقت عجز و درماندگی اور بوقت درد دندان
و درد چشم و درد گوش اور تہمت و خوف سب اوسی کا ہین
اور اوسپر توکل و اعتماد رکہین کہ سبسے اور حاجت اونکی
رواکرے اور پنہان و نہان صدقہ دیتی ہین واسطے دفع بلا
اور حصول صحت کے رنجوری سے اور اعتماد کرین کہ وہ صدقہ
قبول کرتا ہی پس جو صحت اور رفع حاجت اونکی ہووے وہ
اعتقاد و یقین زایل ہووے اور خیال اندیشی پہر آوی اور
وساوس چند در چند متوجہ ہووین پس چاہیے کہ اس دشمن
کو بزندان مجاہدہ رکہین کہ جب تک وہ بزندان بلا و رنج مبتلا ہی
اخلاص و قوت بہ ترقی آدمی سنے ہزار بار آزمایش کی ہی کہ رنج

دندان اور درد سر وغیرہ مخالیف وامراض سے اخلاص سنے
ظہور کیا ہی پس کس لئی بفکر راحت تن اور تیمار اوسکی مشغول
ہوتا ہی اور سر رشتہ تعلق دل بخدا فراموش کرتا ہی ہمیشہ
نفس کو بے مراد رکھنا اور زندان تاریکی سے باہر آنا طریق
مطلب رسی اور مرادیابی کا ہی وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ
فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ یعنی جسنے روکا نفس کو ہوا اور
ہوس سے پس البتہ جنت باغ اوسکا ٹھکانا ہی تمثیل
ہر آدمی ہین عشق و درد و طلب تقاضا اور خاصا ہی اگر
لاکھہ عالم ملک اوسکی ہووے ہرگز آسایش و آرام پاوے
بنہ خلق بتفصیل کہ ہر پیشہ و حرفت و صنعت و منصب اور
بتحصیل علوم عقلی و نقلی شبانہ روز مشغول اور مصروف
ہی لیکن سیری حاصل نہین ہوتی اس سبب سے کہ مقصود
ومطلوب دستیاب نہین ہوا معشوق کو لازم ہی کہ

کہ دل ساتھہ اوسکے آرام پکڑتا ہی پس ساتھہ غیر کے کیونکر آرام

و قرار پکڑے یہہ تمام مسرت و فرحت مثل نردبان ہین اور

قوایم نردبان جای باش و اقامت نہین اسلیئے کہ گذشتنی

ہی خنک و خوش رو وہ کہ جلد بیدار و واقف ہووے تا راہ

دراز اوسپر کوتاہ ہووی اور ان قوایم نردبان مین عمر

اپنی ضایع نکرے **تمثیل** محال و دشوار ہی کہ آفتاب

تموز تابش کرے اور برف و یخ گداختہ نہو حق تعالی نے

ہرچند وعدہ فرمایا ہی کہ پاداش نیکی نیکی اور سزای بدی بدی

بروز قیامت ظہور کرے مگر نمونہ اوسکا بدار دنیا دمبدم

اور لمحہ بلمحہ پہنچتا ہی اگر آدمی کو شادی بیدل آتی ہی جزا

ہی اوسکی کہ کسیکو شاد کیا ہی اور اگر غمگین ہوتا ہی کسیکو

غمگین کیا ہی یہہ معانی اوس عالم سے ہین اور نمودار روز

جزا تا ساتھہ اسکے اندک کی اوس بسیار کو فہم کرے مصطفی صلی اللہ

علیہ وسلم باین عظمت و بزرگی کہ رکہتی تہے ایک شب دست
مبارک درد مند ہوا الہام آیا کہ یہہ تاثیر درد ہاتہہ عباس رضی
اللہ عنہ کی ہی کہ اونہیں قید کیا تہا اور بجماعت اسیران ہاتہہ
اونکے باندہی تہے اگرچہ وہ بستگی بامر حق تہی تاہم جزا پہنچی
تا معلوم کرے انسان کہ یہہ سب قبض و تیرگی اور ناخوشی کہ
اوسپہ واقع ہوتی ہی تاثیر آزار و معصیت تیری سے ہی کہ تونے
کیا ہی اگرچہ بتفصیل تو آگاہ نہیں کہ صدور اوس معصیت
کا بدانست ہوا ہی یا از جہت جہل و غفلت کے یا کسی ہمنشین
بیدین نے اون معاصی کو تجہپر آسان کیا ہی کہ گناہ کو گناہ
نہیں جانتا جزا اوسکی مین دیکہہ کہ کس قدر قبض و بسط
تجہی حاصل ہی بالیقین قبض جزا ہی معصیت کی اور بسط
جزا طاعت کی — ایکروز محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
انگشتری کو بانگشت مبارک گردش دیتی تہے عمامہ

کہ ہمنی تجھے واسطے لہو و بازی سکے نہین پیدا کیا اس جگہہ
سی قیاس کر کہ دن تیرا معصیت مین گذرتا ہی یا طاعت
مین مشغولی موسی علیہ السلام بخلق اگرچہ بامر حق تہی اور
مشغول بحق تہے مگر ایک جانب اونکی مشغول کی بخلق بنابر
مصلحت اور خضر کو تمامہ مشغول طرف اپنی کیا اول مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم کو بکلی اپنے طرف مشغول کیا بعد ازان امر
بدعوت و نصیحت و اصلاح امور خلق فرمایا مصطفے صلے
اللہ علیہ وسلم فغان و زاری مین آئے کہ آہ یارب مینے
کیا گناہ کیا کہ مجھی حضور ان سے باز رکھا مین دعوت
خلق کو نکرونگا کہا ای محبوب تو غم نکہا مین تجھے مشغولی
خلق فرو گذاشت نکرونگا بعین مشغولی ساتھہ میرے
مشغول ہووی نو اور ایک سر مو مشغولی خلق سی معیت
میری کم ہووی اور مشغولی تیری بہر کار عین وصل میرا ہی

کسینے سوال کیا کہ حکم ازلی اور تقدیر لم یزلی کو برگشتگی ہی
فرمایا جو کہ حق تعالی نے بروز ازل حکم کیا ہی کہ جزای بدی
بدی اور جزای نیکی نیکی وہ حکم ہرگز اور برگشتہ نہووے
اس لیئے کہ حق تعالی حکیم ہی کب کبھی کہ تو بدی کر نیکی پاوے
تو یہہ نہین ہو سکتا کہ کارندۂ گندم جو اور کارندۂ جو گندم
اوٹھاوی تمام انبیا اور اولیا نے بہی کہا ہی کہ جزا نیکی کی
نیکی ہی اور پاداش بدکی بدی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا
يَّرَهٗ جو کہ کہا ہمنے ہرگز یہہ معاذ اللہ حکم ازلی سے نہ پہرے
اور اگر تو چاہی کہ جزا نیکی و بدی کی افزون ہووے اور برگشتہ
پس جسقدر نیکی زیادہ کرے نیکیان زیادہ ہووین اور
جسقدر ظلم و بدی زیادہ کرے برائیان زیادہ ہووین
اسمین البتہ کمی ہی مگر اصل حکم برگشتہ نہووے ایک سوال

کیا کہ جسبا اوقات سعید شقی اور شقی سعید ہوتا ہی جواب
دیا کہ آخر اوس شقی نے بوقت اخیر نیکی کی کہ سعید ہوا
اور اوس سعید نی بوقت مرگ بدی کی کہ شقی ہوا العبرۃ
بالخواتیم اعتبار بخاتمہ ہی جیسا کہ ابلیس نے بحق آدم علیہ السلام
اعتراض کیا اور عدول حکم جناب باری عز اسمہ کر کے کہا
خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ یعنی پیدا کیا
تونی مجھی آتش سی اور پیدا کیا آدم کو خاک سی — باوجود یکہ
معلم و استاد ملایک تھا مردود و ملعون ابد ہوا ہم بہی یہی
کہتے ہین کہ جزا نیکی کی نیک اور جزا بدی کی بدی ہی کسی نے
سوال کیا کہ معنی التحیات و صلوات و طیبات کے کیا
ہین جواب دیا کہ یہہ عبادات و خدمات و مراعات تمام
ملک و بخشش ہی حق تعالی کی اسلئے کہ اگر ہمکو صحت و توفیق
عنایات نکری یہہ عبادات و مراعات ہمسی نہ آوین اور

ابدان ہمارے پر فراغت حاصل ہووی پس بتحقیق معلوم
ہوا کہ یہہ طیبات و صلوات پاک ہین خدا کی سب وہ اسکی
طرف سی ہین ہمکو کچھ دخل او سمین نہین جیسا کہ بفضل
ہمارے مردم بصحرا جا دین اور زراعات کرین اور سفر اور تعمیر
عمارات یہہ سب عطا و بخشش ہے ہمارے کی دگرنہ یہہ سب مستور
قدیم عبوس ہوت و مغاک ہوتی پس بتحقیق یہہ زراعت
و تفرج و تنعم بسبب ہمارے کی ہی اور ولی نعمت وہ ہی بنظر
مردم باسباب ہے سب کام اسباب سے جانتی ہین بسبب
سی لیکن اولیا کو مکشوف ہوا ہی کہ اسباب حجاب ہیں اور
حجاب و پردہ بہانہ ہے بدون وبیرون اسباب برآمد
و گذارش کار ممکن ہے جیسا کہ کوہ سی ناقہ برآمد ہوئی اور
عصای موسی علیہ السلام اژدہا ہوا اور سنگ سی بارہ
چشمی روان ہوئے اور جیسا کہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سنے

ماہ کو بی آلہ یا شارہ شق فرمایا اور جیسا کہ آدم علیہ السلام
بی مادر و پدر وجود مین آئے اور عیسی علیہ السلام بے پدر
اور واسطے ابراہیم علیہ السلام کے نار گلزار ہوئی اور
اور اسیطرح مالانہایہ لیس جو اسی دیکہا جاتا کہ کارساز اور
ہی اسباب بہانہ بجز روپوش و حجاب کے نہین تا عوام
مشغول ساتہہ اوسکے ہوویں زکریا علیہ السلام کو حق تعالے
نے وعدہ دیا کہ مین تجہے فرزند عطا کرونکا اوسنے فریاد
کی کہ مین پیراہ زن میری پیر اور آلہ شہوت ضعیف و سست
اور زن بانجہ ال پہنچی ہی کہ وجود فرزند اوس سے ناممکن
یارب ایسی زن سی فرزند کیونکر ہووے رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ
لِیْ وَلَدٌ وَقَدْ بَلَغَنِیَ الْکِبَرُ وَامْرَاَتِیْ عَاقِرٌ یعنی
کہا یارب کہانسی ہو میری فرزند حالانکہ تحقیق پہنچا مجہے
بڑہاپا اور زن میری نازایندہ جواب آیا کہ ہان ای زکریا

پہر تو نے سر رشتہ گم کیا صد ہزار بار تجہی معلوم ہوا ہی کہ
اکثر کار بی اسباب موجود ہوتے ہین اوسی فراموش کیا
تو نے نہین جانا کہ اسباب بہانی ہین مین قادر ہون کہ
اسی دم لاکہہ فرزند و پرو تیرے بی زن و بے حمل پیدا کردون
بلکہ بیک اشادہ خلق عالم در عالم پیدا کرون تمام بالغ و دانا
مینے تجہی بعالم ارواح بے مادر و پدر ہست کیا اور مجہسے یہ نسبت
تیری عنایات و الطاف سابق تہی پہلے اوس سے کہ اس
عالم مین آیا تو اون عنایات و الطاف کو کیون فراموش
کرتا ہی احوال انبیا و اولیا اور خلایق نیک و بد کا علی قدر
مذاہبہم مثل اوسکی ہی کہ غلامونکو کفرستان سی بولایت
اہل اسلام لاوین اور بیچین بعض بعمر پنج سالہ اور بعض بعمر
دہ سالہ اور بعض بعمر پانزدہ سالہ جونکہ طفل آیا تہا چونکہ سالہا
بسیار درمیان مسلمانونکے رہا اور پرورش ہوا اور پیر و

ضعیف احوال اوس ولایت کا بالکل فراموش کیا اور
کچھہ اثر ونشان اوسکا یاد نرہا اور جو قدری دراز عمر ہووے
تہوڑا اوسی یاد رہی اور جو بہت بڑا ہووے اکثر اوسی تہہر
اپنا یاد ہووی اسیطرح ارواح اوس عالم مین بحضرت حق
حاضر وموجود تہین کہ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی کہا اور
وقت اونکا کلام الٰہی تہا ایسے حروف ...ولی صوت جو کہ بعض
کو بعالم طفلی لائی ہرا اوسے کلام کو سنے اوس احوال ایسے
اوسی یاد نہ آوی اور بیگانہ ہووے وہ فریق ہی محجوبین کا
کہ کفر وضلالت مین بالکل فرو رفتہ ہین اور بعض کو کچھہ
یاد آتی ہی اور ہوش وہوا اوسطرف کی اونمین میل
کرتی ہی وہ مومنین ہین اور بعض کو بوقت سماعت
اوس کلام کے وہ حالت بطرز جلوہ گر ہوتی ہی جسطرح کہ بقدیم
نمودار تہی اور جیسے بالکل برداشتہ ہووین اور اوس وصل مین

پیوستگی ظہور کرے وہ انبیا و اولیا ہین مطلوب ہر ایک کا
حق تعالی ہی اور اوس امید مین عمر اپنی صرف کرتا ہی مگر
اسمین متحیر چاہئیے تا معلوم کرے کہ اسمین مصیب کون ہی
اور اوسپر نشان زخم چوگان بادشاہ واقع ہی تا موحد
ہووے مستغرق آب وہ ہی کہ آپ اوسمین تصرف کری اور
اوسے باب تصرف ہووے چنانچہ سباح یعنی شناور
اور مستغرق دونو پانی مین ہین لیکن مستغرق کو آپ
لیجاتا ہی اور محمول ہی اور شناور حامل قوت اپنی کا
ہی اور اپنے اختیار مین ہی پس ہر جنبش کہ مستغرق کرسے
اور ہر قول و فعل کہ اوس سے صادر ہووے وہ پانی ہی
مستغرق سی نہین وہ درمیان مین بہانہ ہی جیسکہ کوئی
دیوار سی سخن سنے جانے کہ دیوار سی نہین کوئی اور ہی
کہ دیوار کو بگفتار لایا ہی وہ پیش از مرگ مردہ ہین اور

اور بحکم در و دیوار پیدا کیا ہی اور اونمین ایک سر مو ہستی
باقی نہین رہی بدست قدرت مثل سپر کے ہین جنبش سپر
سپر سے نہووے اور معنی انا الحق یہہ ہووین کہ سپر بزبان حال
کہتی ہی کہ مین درمیان نہین ہون حرکت دست حق سے ہے،
سپر کو حق نہ دیکہین ادب با حق پنجہ زنی نکرین جہنون نے اس
سپر پر زخم زنی کی ہی حقیقت مین ساتہہ خدا کے جنگ کی ہی
دور آدم سے ابتک دیکہو کہ اونپر کیا کیا شداید و مصایب
گذری ہین فرعون و شداد و نمرود و قوم عاد و لوط و ثمود
سے الی غیر النہایہ اور وہ سپر ویسی ہی تا قیام قیامت
قایم ہی دورًا بعد دورٍ بعضے بصورت انبیا اور بعض بصورت
اولیا تا اتقیا اشقیا سے ممتاز ہووین اور اعدا اولیا سے ہر
ولی کو حجت ہی خلق پر خلق کو بقدر تعلق بہ ولی مرتبہ اور مقام
ہی اگر عداوت اور دشمنی کرین گویا دشمنی بحق کی ہی اور اگر

دوستی اختیار کریں دوستی بحق کی ہی کہ بندگان خدا محرم
حق تعالی کے ہین مثل خدام کہ راز دار آقا و نامدار اپنی کے ہین
حق تعالی نے تمام عروق ہستی و شہوت اور بیجا ئی خیانت
اونسے بکلی منقطع اور بریدہ کیا ہی اور پاک تا بانمز ور
مخدوم عالم اور محرم اسرار ہوئی **فصل** آیا پیشتر
اس سے ہی کفار بت پرستی اور سجود اصنام کرتی تب پیدا
اسی زمانہ مین ہم ہی وہی فعل کرتے ہین کہ نزدیک سلاطین
و ملوک اور وزرا و امرا کے جا کر سجود و خدمت کرتے ہیں
اور پہر آپکو مسلمان جانتی ہین اور وہی سکے ہم چند اصنام
اور باطن مین رکھتی ہین حرص و ہوا اور کین و حسد
اور ہم مطیع ان سب کے ہین لیس ہم ہی بظاہر و باطن وہی
کام کرتے ہین اور اپکو مسلمان جانتی ہین فرمایا یہات
ایک چیز اور ہی کہ جو تمکو بخاطر گذرتا ہی کہ یہ اور حد اور

ناپسندیدہ ہمسے سرزد ہوا ہی پس قطعا دیدۂ دل تمہارے
نے کوئی شئی عظیم دیکھی ہی کہ یہہ اوسی زشت وقبیح معلوم
ومفہوم ہوتا ہی کہ آب شور شور اوسی معلوم ہوتا ہی جسنے
آب شیرین نوش کیا ہو پس حق سبحانہ تعالی نے تمہاری
جان مین نور ایمان رکھا ہی کہ ان کامونکو زشت وزبون
دیکھتی ہو آخر بمقابلہ نغز یہہ قبیح وزشت معلوم ہوتی ہین
وگرنہ اورونکو یہہ تمیز نہین جس کام مین ہین خوش وخورم
ہین اور کہتی ہین فی الحقیقت کار یہی ہی جو ہم کرتی ہین
پس حق تعالے تمہین وہ عطا کری کہ جو مطلوب تمہارا ہی
اور ہمت تمہاری اوسطرف مصروف ہی کہ الطیر یطیر بجناحیہ
والمومن یطیر بہمتہٖ یعنی جانور پرواز کرتا ہی ساتھہ بازوین
اپنی کے اور مومن پرواز کرتا ہی ساتھہ ہمت اپنی کی ۔ مخلوقات
تین قسم ہین بعضی ملایک کہ وہ عقول مجردہ ہین طاعت

وبندگی اور ذکر طبیعت وغذا ہی اونکی مثل ماہی آب کے زندگی
اوسکی آب سی ہی اور بستر و بالین اوسکا آب ہی وہ اوسکے
حق مین تکلیف نہین ملایک چونکہ شہوت سی مجرد ہین اور
پاک پس کیا منت اگر وہ آرزوی ہوا وہوس اور شہوت
رانی نکرین طاعت اونکی بحساب وشمار طاعت وبندگی
نہین اسلیئے کہ وہ مجبول ومخلوق ہین بنابر طاعت طبیعت
اونکی طاعت وعبادت ہی شبانہ روز اوسی مین مشغول
ہین اور صنف دوسری بہایم کہ وہ شہوت محض ہین عقل
راجز نہین رکہتی اونپر کچہہ تکلیف نہین رہ گیا آدمی سکین کہ
مرکب ہی عقل وشہوت سی اوسمین ملکیت وحیوانیت نصیب
ہی اور آمیزش مار وماہی مار اوسی بجانب خاک اور ماہی بجانب
آب کشش کرتی ہین انسان بیچارہ کشاکش وجنگ مین واقع
ہی من غلب عقلہ شہوتہ فھو اعلی من الملائکۃ

ومن غلب شهوته عقله فهو ادنی من البهائم

یعنے جسکی عقل غالب ہو شہوت پر پس بالاتر ہی ملایک سے

اور جسکی شہوت غالب ہو عقل پر پس وہ پست تر بہایم

سے **بیت** فرشتہ رست بعلم و بہیمہ رست بجہل —

میان دو متنازع بماند مردم زاد ؛ اب بعضی آدمیون نے

متابعت عقل اسقدر کی کہ بالکل ملک ہوی اور محض نور

وہ اولیا و انبیا ہین خوف و رجا سی رستگار کہ لاخوفٌ

عَلَیہِم وَلَاھُم یَحزَنُونَ ط اور بعض کو شہوت نے

عقل پر غلبہ کیا تا حکم بہایم و حیوانات اختیار کیا اور بعض

بہ تنازع رہی اور وہ ایک گروہ ہی کہ باندرون اونکے

کانی درد و رنج اور فغان و تحسر بیدار ہوتا ہی اور ساتھہ زند

اپنی کے راضی و خوشنود نہین یہہ لوگ مومنین ہین و اولیا

منتظر ہین کہ اونہین بمنزل اپنی کے پہنچا وین اور مثل اپنی

کرین اور شیاطین چاہتی ہین کہ اونہین با سفل السافلین
کھینچین بجانب اپنی بیت ما می خواہیم و دیگران میخواہند
تا بخت کرا بود کرا دارد دوست حکایت لکھا ہی کہ ایک شخص
براہ حج دشت مین واقع ہوا اور تشنگی عظیم اوسپر غالب
آئی کہ دور سی ایک خیمہ جو زد کہن نظر پڑا اوہان گیا ایک کنیز
دیکھی آواز دی اس شخص نے کہ مین مہمان ہون آخر الامر
اندر گیا اور بیٹھا اور پانی طلب کیا پانی لائی کہ وہ آتش سے
گرم زیادہ اور نمک سی شور زیادہ تھا بمجرد پانی پینی اوسکے
حلق سے تا سینہ سوزان و بریان ہوگیا یہہ مرد مہمان نہایت
شفقت سی نصیحت اوس زن کے مشغول ہوا اور کہا تمہارا
حق میری پر ثابت ہوا کہ مینے تمہاری گھر مین آسایش
پائی مین ایک بات کہتا ہون سنو اور نگاہ رکھو بغداد
کوفہ و واسط وغیرہ بلاد یہانسی نزدیک ہین کہ آدمی

بہار بہی اقسام وخیزان وہان جا سکتا ہی لیس اگر تم اوس
جگہہ جاؤ آب شیرین وخنک اور طعامہای گوناگون موجود
و مہیا غرضکہ نعمات ولذایذ اون بلاد کے اکثر شمار کیی
بعد ایک لحظہ کے عرب شوہر اوسکا آیا اور چند موش
دشتی صید کرکے لایا اور زن سی کہا کہ اونہین پکا اور مہمان
کو بہی دی جو وقت نیم شب ہوا مہمان بیرون خیمہ جا سویا
سنتا کیا ہی کہ زن شوہر اپنی سی کہہ رہی ہی کچہہ سنا تونے
کہ یہہ مہمان کیا اوصاف وحکایات بیان کرتا ہی اور
قصہ مہمان کا تمام وکمال شوہر پر عرض کیا بعد سماعت عرب نے
کہا خبردار ای زن سماعت نکر ان چیزوں سی کہ دشمن عالم مین
بہت ہین جو دیکہین بعض کو کہ بدولت وآسایش پہنچی ہین از
روئی حسد وعداوت چاہین کہ اونہین مکان مسکن اونکی سے
آوارہ کرین اور اوس دولت وآسایش سے محروم بالفعل حال

خلق کا ایسا ہی ہے جو کوئی از روی نصیحت اور شفقت و انہین

پند دنیوی حمل کرین برحسد **فصل** ہر کوئی کہ عمارت

بنا کرتا ہی یا بنا بر اظہار کرم یا بنا بر نام یا بنا بر ثواب اور حق

تعالی کو صرف بلندی مرتبہ اولیا اور تعظیم مقابر و مضاجع

اونکی منظور ہی اگرچہ وہ خود محتاج تعظیم نہین اور بذاتہ

معظم و مکرم ہین چراغ اگر چاہی کہ اوسی بلندی پر رکھین وہ

واسطے اوروں کے چاہتا ہی نہ واسطے اپنے اوسی زیر و بالا

کیا درکار جس جگہہ ہی چراغ منور ہی مگر چاہتا ہی کہ نور اوسکا

اوروں کو پہنچے اور وہ منور ہووین آفتاب کہ بالائی آسمان

چہارم ہی اگر زیر ہووے وہی آفتاب ہی مگر عالم مظلم و

تاریک ہووے پس وہ طالب بلندی واسطے اپنی نہین واسطے

اوروں کے ہی حاصل کلام اولیا بالا و زیر اور تعظیم خلق سے

منزہ و فارغ ہین جیسی ایک ذرہ لطف و ذوق اوس عالم کا

برخ دکھاوے بلندی و پستی اور خواجگی و ریاست اور خویشی
اقارب قریبہ سے خارج ہوتا ہی اور یاد نہین کرتا اولیا کہ کان
و معدن اور اصل اوس نور ذوق کے ہین مقید زیر و بالا
کب ہووین مفاخرت اونہین ساتہہ حق کے ہی اور حق زیر و
بالا سے مبرا اور مستغنی ہی یہہ زیر و بالا بہ نسبت ہماری ہی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تفضلونی علی یونس
بن متی بان کان عروجہ فی بطن الحوت وعروجی
کان فی السماء علی العرش یعنی مجہی فضیلت اوسپر
انبیاء سے مدو کہ عروج اوسکا بشکم ماہی تہا اور عروج میرا
بالای آسمان کہ حق تعالی بالا ہی نہ زیر تجلی اوسکی بیبالا اوسی
قدر ہی کہ زیر بشکم حوت اور آسمان برابر و یکسان ہی
اکثر اشخاص کام کرتے ہین واسطے اوسکی اور چیز ہی اور مقصود
حقیقی چیز دوسرا جو خدائی چاہا کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم معظم

اور پیدا او ہویدا ہووی اور تا ابد الدہر رہی دیکھہ کہ بنا بر
قرآن مجید اور فرقان حمید کسقدر تفاسیر لکھی ہین دس دس
اور آٹھہ آٹھہ اور چار چار مجلد غرض اونکی فضل اپنا ظاہر کرنا
ہی اور وہ بحقیقت تعظیم ہی دین محمدی کی پس تمام خلق بہی
کارِ حق کرتی ہی مگر غرض حق سے غافل اور مقصود اونکا اور
ہی عورہ پر زن شہوت رانی کرتے ہین واسطے لذت اپنی کے او
اولاد پیدا ہوتی ہی اور اسیطرح اور کام کرتے ہین اپنی
خوشی اور لذت کے لیئے کہ وہ سبب ہوتا ہی قوام عالم
کا پس بحقیقت عبادت و بندگی حق بجالاتے ہین مگر ساتھہ
اوس نیت کے نہین کرتے انما الاعمال بالنیات تمام
اعمال منوط و مربوط بہ نیت ہین تمثیل اگر کوئی موم سے
ایک مرغ ساتھہ پر و بال اور سر و پا کے بناوے اور پھر او س
موم کو گداختہ کری وہ صورت مرغ نیست و نابود ہووے

الا اصل ماده مرنغ باقی ہی اوسی زوال وفنا نہین ہی ہیت
معنی كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ کے احوال آدمی کا بہی اسیطرح
سی ہی کہ اوسمین استعداد ملکیت وحیوانیت دونو موجود
ومودع ہین **بیت** حضرت انسان کہ حد مشترک را شامل است
می تواند شد مسیحا می تواند خر شدن ٭ ازخود برداشت عیسی
بر فلک بپریدازو ٭ گر خرش را نیم پر بودی نماندی در خری
چنانچہ اسی پر منطوق قرانی دال ہی لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ
اور کچہہ عجب نہین کہ خر آدمی ہووے خدا قادر ہی سب چیز پر آخر
طفل کہ اول پیدا ہوتا ہی خر سی بدتر ہی دست بہ نجاست
آلودہ کرکے مونہہ مین لیجاتا ہی مان اوسی منع کرتی ہی خر مین
ایک تمیز پائی جاتی ہی بوقت بول پاؤن کشادہ کرتا ہی تا
رشحات بول اوسپر واقع نہووین حق تعالی طفل کو کہ خر سے

بدتر ہی آدمی کر سکتا ہی اگر خر کو آدمی کری کیا عجب خدا کے
نزدیک کوئی چیز دشوار نہین مصرع باکریمان کارہا دشوار نیست
قیامت مین تمام اعضا آدمی کے ہر ایک جدا جدا گویا ہووین
فلاسفہ منکر ہین اوسکے اور محققین کہتی ہین کہ یہی اعضاے
محسوسہ بوقت انکار انسان بطریق شہادت بقدرت الٰہی
گویا ہووین بروز قیامت آدمی منکر ہووے کہ مینی زنہار
دزدی نہین کی ہاتہہ کہی بزبان فصیح مینے اخذ کیا ہی بامر
اوسکے اوسوقت انسان بجانب دست و پا متوجہ ہوکر
کہی کہ تم سخن گو نہ تہے یہہ قوت کلام تمہین کہانسی حاصل ہوئی
کہین اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ یعنی گویا کیا ہمکو
کیا اوسنی جسنے گویا کیا ہر چیز کو۔ زبان پارۂ گوشت اور
دست پارۂ گوشت دونو برابر ہین تجہے گویا ہونا محال و
دشوار معلوم ہوتا ہی وگرنہ حق تعالی کے نزدیک بہانہ ہی

جو فرمایا اوسے کلام کرنے لگا یلقن الحکمۃ علی لسان
الواعظین بقدر ھمم المستمعین تعلیم کرتا ہی حکمت
اوپر زبان واعظون کے باندازہ ہمتون سننے والون کے کفش
دوز چرم بہت رکہتا ہی مگر بقدر اندازہ پا پرورش کرکے دوخت
کرتا ہی بیت سایۂ شخص و اندازۂ او ÷ قامتش چند بود
چندانم ÷ زمین مین ایک حیوان ہی کہ وہ زیر زمین زیست
کرتا ہی اور تاریکی مین رہتا ہی اوسکی چشم و گوش نہین
اسلیئے کہ جہان وہ سکونت و مقام رکہتا ہی حاجت چشم
و گوش کی نہین مستغنی و بی پرواہی اوس سے یہہ بات
نہین معلوم ہوتی کہ خدا کے ہان کمی ہی چشم و گوش کی یا
بخل ہی مگر بقدر حاجت دیوی جو چیز کہ زیادہ حاجت سے
دیوین اوسپر بار ہووے حکمت و لطف اور کرم حق مقتضی
ہی بار بری کا نہ بار نہی کا تمام عالم قایم بغفلت ہی اگر غفلت

نہو عالم نہ ہی شوق خدا اور یاد آخرت اور سکر و وجد معمار ہاین

اوس عالم کے اگر سب بکلی متوجہ اوس عالم کے ہو وین رونق

اس عالم کی نہ رہے اور حق تعالی کو منظور ہی آبادی دونو عالم

کی ایس دو صاحب خانہ نصب کئی ایک غفلت اور ایک بیداری

تا دونو گہر آباد رہین **حکایت** کہتی ہین ایک معلم نے

مفلسی اور بی نوائی سی فصل زمستان مین پیراہن یکتا پہنا تہا

ایک خرس اتفاقا بصدمہ سیل کوہستان سی بہتا ہوا گذرا

کہ سر اوسکا پانی مین پوشیدہ تہا لڑکون نے پشت اوسکی دیکہی

اوستاد سی کہا پوستین بہی جاتی ہی تمہین سرما سی تکلیف

و گزند زیادہ ہی مناسب کہ یہ پوستین پکڑ لاؤ اوستاد غایت

احتیاج اور سرما سی دریا مین گیا اور چاہا کہ پوستین کو لیوی

خرس نے چنگل مارا اوستاد پانی مین گرفتار پنجہ خرس ہوا

اطفال نے شور و غوغا بلند کیا کہ ای اوستاد جلد پوستین لا

دگرنہ چھوڑکر تو چلا آ کہا مین پوستین سے درگذرا مگر پوستین
مجھی نہین چھوڑتی کیا تدبیر کرون شکر حق ہی خدا اسکا کہ ہم بدست
خود نہین بدست حق ہین حق کب چھوڑے **حکایت** ایک شخص
یہا تسی انکیروز یا بیک لحظہ کعبہ مین جاتا ہی جای تعجب و
کرامات کی ہی کہا یہہ عجب اور کرامت نہین باد سموم مین ہی
یہہ کرامت ہی کہ ایکروز یا ایک لحظہ مین جہان چاہی جاوے
کرامت وہ ہی کہ آدمی کو حال دون سے بحال عالی لاوے اور
جہل سے بعقل اور جمادی سے بحیات جیسیکہ اول خاک تہا
جماد تہا وہا نسے سفر کر کے بعالم نبات آیا اور عالم نبات سے
بعالم علقہ و مضغہ اور عالم علقہ و مضغہ سے بعالم حیوانی اور
عالم حیوانی سے بعالم انسانی سفر کیا کرامت یہہ ہووے کہ حق تعالی
نے ایسے سفر آدمی پر نزدیک کری ان راہون اور منازل
مین کہ انسان آیا کچہہ خاطر اور وہم اوسکے دلمین نہ تہا کہ کسو وقت

کونسی راہ سی آویگا جب آیا دیکھا اور معلوم کیا اسیطرح
ان انکو بعالم دیگر سفر گوناگون درپیش ہین اگر اون اسفار
اخروی سی خبردار اور آگاہ کرین مگر نہو قبول کرین ۔ کوئی
روبرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کاسہ پر زہر لایا پوچھا
توکون ہی اور یہہ کیا چیز ہی عرض کیا کہ یہ اسلیئے ہی کہ اگر
کسیکو پوشیدہ ہلاک کرنا منظور ہو یہہ دیوین مخفی ہلاک
ہووے اگر آشکارا شمشیر اوسی ہلاک کرنا مناسب نہو
ہووی حضرت نی فرمایا توخوب چیز لایا مجھی دی تامین
اسی کہاؤن کہ اندر میرے ایک دشمن عظیم ہی کہ شمشیر
اوسی نہین پہونچتی اور شمشیر نہین ہلاک ہوسکتا اور عالم
مین اوس سے زیادہ کوئی دشمن میرا نہین ہی اوسنی کہا
تمام ایکبار کہانا ضرور نہین تھوڑا اسمین سے کافی ہے
یہہ لاکہہ دشمن کو ہلاک کرتا ہی آپنے فرمایا وہ دو

بھی ایک نہین ہزارونکو مارا اور ہلاک کیا ہی غرضکہ وہ
کاسہ زہر کا تہہ اوسکے سے ایکبر یکبر تہہ پی لیا وہ جماعت
کہ وہان موجود وحاضر تہی سب مسلمان ہوئے اور کہا دین
تمہارا حق ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد کیا یہ تم
سب مسلمان ہوئے اور یہہ کافر اندرونی ہنوز مسلمان نہین
ہوا پس غرض حضرت عمر کی اس ایمان سے ایمان عام تہا کہ
وہ اونہین حاصل تہا بلکہ زیادہ تر اوس سے ایمان صدیقان
رکہتی تہے لیکن مقصود حضرت کا ایمان انبیا وعین الیقین
اور ایمان خاصان خدا تہا اوسکے متوقع تہی جیسکہ آواز
ایک شیر کا جہان مین شایع ہوا تہا مردم بسبب مسافت دور
و دراز سے قصد اوس بیشہ کا کرتی تہے مگر بوقت پہونچنی
اوس بیشہ مین شیر کو دور سے دیکہکر کہڑی ہو رہتی اور آگے
نجاتے لوگون نے کہا آخر تم اتنی مسافت بعیدہ قطع کر کے

واله وشیفته محبت اس شیر کے ہو کر آئی ہو اور اس شیر مین
ایک خاصیت ہی کہ جو کوئی روبرو اوسکے دلیرانہ جاوے اور بمحبت
وعشق ہاتہہ اوسپر پہیری کچہہ ایذا و گزند اوسی ندیوی اور
جو کہ اوس سے ترسان اور ہراسان ہووے اوسپر خشمناک ہو کر
قاصد ہلاک اوسکا ہوتا ہی کہ یہہ کیا بدگمانی تمہاری نسبت
میری ہی وہ تمام اقدام زنی تمہاری ہمل تہی بنسبت اس
ایک قدم کے پس مقصود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اوس
ایمان سے ہی ایک قدم تہا کہ حضور شیر نکہہ سکتی ہے کہ
وہ قدم عظیم نا رہی بجز خاصان و مقربان کا دوسرےکا
نہین ہی اور وہ ایمان بجز انبیا حصہ اوروں کا نہین ہاتہہ
جان سے دہو بیٹہا ہی یار خوش و نادر چیز ہی کہ یار خیال یار سے
قوت پالیگی اور حیات حاصل کرتا ہی اور یہہ امر کچہہ جای
تعجب نہین مجنونکو خیال لیلی قوت و توانائی اور غذا دیتا تہا

جس جگہہ کہ خیال معشوق مجازی کو اسقدر قوت و تاثیر ہووے ہی

کہ عاشق اپنی کو قوت بخشی پس یہہ یار حقیقی اور دوست

تحقیقی کہ غیب و حضور نزدیک اوسکے یکسان ہی کیونکر قوت

نہ بخشے کہ جان بلکہ جانان ہی سب کا اوسی خیال کہین عالم

بخیال قایم ہی اور اس عالم کو حقیقت اس جہت سی کہین

کہ محسوس ہے اور اوس عالم کو خیال کا ربالعکس ہے فی الحقیقت ایہ

خیال ہی عالم ہی کہ لاکہون مثل اسکے اوس عالم سی ظہور

کرتے ہین اور پہر پوسیدہ و خراب ہوکر نیست و نابود ہووین

اور پہر عالم نو پیدا لاوی بہتر اوس سے اور وہ کہن و پوسیدہ

ہووے کہ منزہ ہی نوی اور کہنگی سے فروع اوسکی متصف

ہین بکہنگی و نوی اور وہ کہ موجد و محدث اونکا ہی دونوسی مبرا

اور روری ہی **تمثیل** ایک درویش کا ایک بالکا تہا

ہمیشہ دریوزہ گری سی روزی حاصل کرکے درویش کے لیی

لاتا تہا اور وہ درویش کہاتا تہا اتفاقا ایک شب وہ درویش
محتلم ہوا پوچہا یہہ طعام تونے کہانسی حاصل کیا تہا کہا ایک
دختر شاہد نے مجہی دیا تہا درویش نے کہا عرصہ بیس سال سے
مین محتلم نہین ہوا یہہ اثر اوسی لقمہ کا تہا پس درویش کو لازم
ہی کہ لقمہ ہر کسی سے احتراز کری اور نہ کہاوے کہ درویش لطیف
ہی اشیا وارادہ جلد اوسمین تاثیر کرتے ہین جیسکہ جامہ پاک
سفید مین اندک سیاہی ظاہر ہووے لیکن جامۂ سیاہ کہ سالہای
سال سی بچرک آلودہ ہوا ہو اگر ہزار طرح کے رنگ و چرک اور
چرب اوسپر گری ہون مطلقا ظاہر نہودین پس جو حال اسیا
ہی درویش لقمہ ستمگارون اور حرام خوارون اور برائیون کا
نکہاوی کہ باطن اوسکے مین وہ لقمہ اثر کرے اور اندیشہای واسد
تاثیر اوس لقمہ بیگانہ سی ظاہر و متولد ہووین جسطرح کہ طعام
اوس دختر سی درویش محتلم ہوا **حکایت** جسوقت فاسلی

ہابیل کو ہلاک کیا نجانتا تہا کہ کیا کرے ایک غراب نے دوسرے
غراب کو مارا اور زمین کندہ کرکے اوس غراب مردہ کو بیچ زمین
دفن کیا اور خاک اوسپر ڈالی پس قابیل نے گور بنانا اور دفن
کرنا غراب سے تعلیم پایا علی ہذا القیاس تمام صنایع وحرف
محتاج تعلیم ہین اور عقل کل واضع ہی تمام اشیا کی وہ انبیا
اولیا ہین کہ عقل جزئی کو بعقل کلی متصل کیا ہی اور متحد مثلا
دست و پا اور چشم وگوش اور تمام حواس آدمی کے قابل
ہین کہ دل اور عقل سی تعلیم یافتہ ہووین پاؤ عقل سی رفتار
اور ہاتہہ بطش داخذ اور چشم وگوش رویت وسماعت
تعلیم پاتی ہین لیکن اگر دل اور عقل نہو یہہ سب حواس بیکار
ہیں کچہہ کر نہین سکتے چشم بہ نسبت عقل ودل غلیظ وکثیف
ہی اور دل لطیف اور یہہ کثیف ساتہہ اوس لطیف کے
تعلیم پاتی اسمین لطافت ونزاکت بسبب اوسکے حاصل

ویسا ہونی ہی بی اوسکے معطل و ناکارہ ہی اور کثیف
ناشائستہ اسطرح عقول جزئی بہ نسبت عقول کلی اسلئے
کہ عقل کل آلہ ہی تعلیم کا سب اوسکے تعلیم یافتہ ہین اور مستفید
ایک نے کہا ہمکو ہمت یاد رکہنا پس اصل ہمت ہی گو سخن ہو
یا نہ ہو سخن فرع ہی فرمایا آخر یہہ ہمت بعالم ارواح تہی پہلے
عالم اجسام سی پس لانا ہمارا بعالم اجسام بے مصلحت و
غرض محال ہووے پس سخن پر فایدہ اور درکار ہی مثلا مغز
حبوب اگر بے پوست زمین میں بووین ہرگز روئیدہ نہووے
جو معہ پوست بووین البتہ روئیدگی حاصل ہووے پس جانا
ہمنی کہ صورت بہی ضرور درکار ہی نماز کامل نماز باطنی
ہی کہ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ نماز پوری نہین ہوتی
مگر ساتہہ لگاو دل کے لیکن رکوع و سجود و قیام ظاہری آدای
نماز ہیات مجموعی واجب ہی تا بندہ منندی اور مقصود رسی

حاصل ہووی نماز باطنی نماز روح ہی نماز صورت نماز ہی
بجوارح اور نماز موقت دائمی نہین ہی نماز دائمی مثل دریا دایم بلا
نہایت جاری اور روان ہی نماز جسمی ساحل اور خشکی ہی محدود
مقدر اور حق تعالی قرآن مین خبر دیتا ہی کہ هُمْ فِی صَلٰوتِهِم
دَآئِمُونَ پس صلوۃ دائمی بجز صلوۃ روحی نہووے اور نماز روحی
مین رکوع وسجود نہین ہی لیکن بصورت بجا آوری ارکین نماز
برضرور ہی اسلئیے کہ صورت کو ساتھ معنی کے اتصال وارتباط
قوی ہی تا دونو باہم آمیزش پاکر مثمر وسود مند ہووین فی الحقیقت
صورت فرع ہی معنی کی اور صورت رعیت ہی اور دل بادشاہ
تمام اسماء اضافی فرع ہین جبتک وجود فرع بظاہر حصول بنا ہی
اطلاق اسم اصل او سپر درست وروا ہووی چنانچہ رب کو
مربوب اور حاکم کو محکوم سے گریز وچارہ نہین۔ حسام الدین
از رنجانی پیش از رسیدگی بخدمت فقرا اور ہمنشینی بصحبت او

نجات عظیم تہے جس جگہہ جا کر بیٹھتے بجز بحث و مناظرہ اور سکات خصم
کا رد و سر انز کہتی تہے لیکن جب سے کہ صحبت درویشو نکی حاصل
ہوی اور اختیار کی وہ بحث و مناظرہ دل اونکے پر سرد
ہوا مصرع بنرد عشق را جز عشق دیگر من اراد ان یجلس
مع اللہ فلیجلس مع اہل التصوف یعنی جو کوی چاہے
ہمنشینی ساتہہ خدا کے پس چاہیی کہ ہمنشین ہووے فقرا
اہل تصوف کا یہہ اعمال عوام بہ نسبت احوال فقرا بازی
اور تضییع عمر ہی کہ انما الدنیا لعب پس آدمی بعد بلوغ
و عقل و کمال بازی نکرے اور اگر کری نہایت شرم سے
پوشیدہ کری تا کوی اوسی ندیکہی یہہ قیل و قال اور علم
اور طلاقت لسانی دنیاوی مثل باد کے ہی اور آدمی مثل
خاک اور وقتی کہ باد بخاک آمیزش کرے سے بجز خستگی چشم
اور تشویش وجود چیز دوسری حاصل نہووی اور اشک

مثل آب روان کے ہین اگر خاک پر آب ریزان کرین اوڑنی

سی مانع آوے اور کار برعکس وجود مین آوے پس بلا

شک بعد یا فتگی خاک کے آب کو سبزہ وریحان اور بنفشہ وگل

وگلزار اوسسے رویندہ ہووین یہہ راہ فقر ایک دریا ہی کہ

اوسمین تمام متمنیات ومشتہیات موجود ومہیا ہین خواہ

شکست جنود اور ظفریابی اعدا پر خواہ ملک گیری اور تسخیر

خلق اور تفوق اوپر اقران کے یا فصاحت وبلاغت

جس چیز کا طالب ہو سب فقر مین موجود ہین جسنے فقر

اختیار کیا گویا سب اشیا کا محاصرہ کیا اور جستی راہ

روی فقر مین گلہ وشکایت نہین کی بخلاف اور طرق کے

جو کوئی اوس راہ مین گیا اور کوشش کی صد ہزار سے

ایک مطلب پر سرا اور غصہ ایب ہوا اگر مطلب ناتمام کا آرامش

وشگفتگی اور قرار دل اوس سے حاصل نہوا اسواسطے کہ بروانگی

ہر طریق اسباب سے ناگزیر ہی کہ بی اوسکے حصول مقصود متعذر
پس اگر دہ راہ دور و دراز اور پر آفت پر مانع ہی شاید کہ
وہ اسباب و فا نکرین پس جسنے راہ فقر اختیار کی اور
اس راہ مین آیا تمام نعمتین دین و دنیا بی عد و حد کہ خارج
از وہم و فہم ہو وین اور خواہش اوسکی سی زیادہ میسر آوین
اوسوقت تمنائی اولی سے خجل و شرمسار ہو وی کہ وائی
افسوس مین بمقابلہ ایسی نعمت معظم کے شی محقر کا کسواسطے
طالب و جو یا تہا جیسیکہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پیشتر از
وصول بہ نعمت رسالت شہرہ فصاحت و بلاغت عرب
دیکھکر خواہش کرتے تہے کاش مجھی بہی ایسی فصاحت
و بلاغت حاصل ہوتی مگر جسوقت اوپر حضرت کے عالم غیب
کشف ہوا بالکل وہ طلب و تمنا دل مبارک پر سے ہو گئے
حق تعالی نے فرمایا فصاحت و بلاغت جسکے تم طالب تہی ہمنے

تھی تمام عطا فرمائی کہا یارب مجھی وہ کچھ درکار نہین اور مین
اوس سے فارغ ہون اور نہین چاہتا حق تعالی سنے فرمایا غم نکہا
باوجود ہونی اوسکے فراغت قایم رہی اور کچھ ضرر و نقصان
عاید حال نہووے پس حق تعالی سنے او نہین ایسا سخن عنایت
فرمایا کہ تمام عالم سنے اوس زمانہ سی اس زمانہ تک شرح اوسکے
مین مجلدات لکھی اور لکھتی ہین اور ہنوز ادراک اوسکی سے
قاصر ہین اور فرمایا حق تعالی سنے کہ صحابہ نام تیرا قوت خوف
اعدا اور ناتوانی اپنی سے برزبان نہین لاسکتے پوشیدہ
اپنی گہرونمین لیتے ہین ہمنے کہا کہ ہم بزرگی تیری اسقدر عالم
مین شرق سی غرب تک نشر و پراگندہ کرین کہ اوپر منابر
و مناروں بلند کے اقالیم مین پانچ وقت اذان کہین ساتھ
اصوات بلند کے عوضکہ اس راہ مین جسنی اپنی تئین فنا کیا
تمام مقاصد دینی اور دنیوی اوسی میسر ہوئی اور کسنی اس

راہ مین شکایت نہین کی باتین ہماری سب نقد ہین اور
کلمات اور وسکے نقل اور نقل فرع ہی اصل کی پس بعض کلمات
نقد ہین اور بعض نقل اور بہمدیگر آمیختہ لیکن تمیز چاہئی
کہ نقد کو نقل سے پہچانی اور جدا کری تمیز نام ہی ایمان کا
اور کفر نام بی تمیزیکا بعہد فرعون جو عصای موسی علیہ السلام
مار ہوا اور چوب ورسن ساحرین سب مار ہوئین بی تمیز نے
سبکو ایک رنگ دیکھا اور فرق نکیا اور اہل تمیز نی
سحر کو حق سے فہم و دریافت کیا پس مومن ہوا جو اہل
تمیز معلوم ہوا کہ تمیز نام ہی ایمان کا جو پیر کہ ببازی مشغول ہی
ہی عاقل نہین کو عمر صد سالہ رکھتا ہو تا [illegible] کودک
ہی اور جو کودک کہ ببازی مشغول نہین پیر ہی بیان اسکا
معتبر نہین مار آہسن چاہئیے مار آہسن وہ ہووے کہ تمام
انجاس عالم پاک کری اور نجاست اوسمین اثر نکرتی

بحالت اصلی صاف ولطیف ہووے گندہ اور مخلوط ہووے
وہ آبحیات ہی یہہ تمام کلمات کہ ہمنے بیان کیی جسکو تمیز
وہ برخوردار اور سودمند ہوا اور جسے تمیز نہین یہہ کلمات
رو برو اوسکے ضایع ہین اور افسانہ۔ بایزید قدس سرہ
کو پدر اونکا بعہد طفلی مدرسہ مین لیگیا تا فقہ سیکہی جو
آگی مدرس کی اوسے لایا پوچہا ہذا فقہ اللہ کہا فقہ ابی
حنیفہ بایزید نی کہا انا ارید فقہ اللہ مین خواہش تعلیم
فقہ اللہ رکہتا ہون جو آسکے نحوی کے اوسے لیگئے کہا
ہذا النحو اللہ نحوی نے کہا ہذا النحو سیبویہ کہا ما ارید مجہی خواہش
نہیں اسیطرح جس جگہہ اوسے لیگئے یہی ہر ایک معلم سے
کلام تہا آخر الامر پدر عاجز ہوکر اوس سے دست بردار ہوا
بعد ازان بایزید بطلب نام خدا کہ مطلوب اونکا تہا بغداد
مین آئی بمجرد دیکہنی جنید بغدادی کے ایک نعرہ مارا اور کہا

بذا فقۂ اور کیونکر ہو سکے کہ بچہ حیوان یا انسان مادر اپنی
کو نہ پہنچانے ہر انسان کو لازم ہی کہ صورت رہا کرکے
طالب معنی ہووی — ایک شیخ مریدونکو روبرو اپنے
کہڑا رکہتا تہا دست بستہ اپنی خدمت مین اور اجازت
بیٹہنے کی نہ دیتا تہا لوگون نے استفسار کیا کہ انہین اجازت
بیٹہنے کا کیون نہین دیتے یہ راہ و رسم درویشونکی نہین
کہ کسیکو روبرو اپنے استادہ رکہین یہ عادت ہی
ملوک و امرا کی کہا خاموش رہو مین چاہتا ہون کہ یہ لوگ
اس طریق کو معظم رکہین تا برخوردار ہووین اگرچہ بدل ہی
لیکن الظاهر عنوان الباطن سرنامہ سی معلوم کرین
کہ نامہ کسکے واسطے ہی اسکی طرف سی اور عنوان کتاب سے
کہ دیباچہ ہی دریافت کرین کہ اوسمین اسقدر ابواب و
فصول ہین پس تعظیم ظاہری اور سرخمی اور استادہ

ہونی سے معلوم ہوتا ہی کہ باطن مین زیادہ تر تعظیمین

ہین اور اگر بظاہر تعظیم نکرین دریافت ہووے کہ باطن

اوسکا بیباک ہی تعظیم مردان حق ملحوظ نہین رکہتا ؛

فصل یہہ لوگ کہ تحصیل علم کرتے ہین یا کی بیجہتی

مین کہ بملازمت فقرا فراموشی ہی اوس علم کی اور ترک

اوسکا یہہ بات نہین بلکہ علم اونکا پیش ازین قالب بیجان

تہا یہان اگر اوسمین جان واقع ہوئی تمام علوم نی عالم

بی حرف وصورت سے بعالم حرف وصوت نقل کی ہی اور

اوس عالم مین گویائی بے حرف وصوت متصور ہے حق تعالے

نے موسی علیہ السلام کے ساتہہ کلام فرمایا لیکن نہ بحرف

وصوت اور نہ بکام وزبان اسلیئے کہ واسطے حرف کے

کام ولب ضرور ہی تا حرف ظاہر ہووے اور وہ تعالے

وتقدس لب ودہان اور کام سی منزہ ہی لب انبیا کو

بی حرف وصوت گفت وشنود ہی ساتھہ حق تعالی ذرہ
کے کہ اوہام ان عقول جزئی کے وہان نہ پہنچین اور سمجھ انکی
نہ لیجا سکین لیکن انبیا عالم بی حرفی سی عالم حرف مین آتی ہین
اور طفل ہوتی واسطے ان اطفال کے کہ بعثت معنًا بالفعل
ہیہ جماعت کہ بحرف وصوت واماندہ ہی بلکہ احوال اوسکے
نہین پہنچتی مگر اوسکے قوت حاصل کرتے ہین اور نشو و
نما پاتی ہین اور آسایش و آرام جیسا کہ طفل مادر کو نہین پہچانتا
بتفصیل لیکن سبب آرامش و آسایش اوسکا مادر ہی کہ
بسبب اوسکے قوت حاصل کرتی ہی اور اسیطرح میوہ اوپر
درخت کے قیام و آرام پکڑتا ہی اور شیرین ہوتا ہی اور پختہ
لیکن درخت سی خبر نہین رکھتا ۔ تمام نفوس انسانیہ مین ورای
عقل و حرف وصوت ایک چیز اور ہی اور ایک عالم عظیم
کیا نہین دیکھتی دیکھنے والے کہ اکثر خلق میل و خواہش ت

بیجا نہین رکھتی ہی اور نہ بارت اوسکی باقی ہی اور کہتے ہین
شاید یہہ وہی ہو جسکے ہم طالب ہین نفس یا یہہ یہی ہی لیکن
ہم اوسکو غلط کیا ہی وہ شی عقل مین گنجایش نہین رکھتی اور یہہ
کچھہ ضرور نہین کہ جو شی عقل و ادراک مین نہ اوی فی حد ذاتہ
موجود نہووی مثلا ہر چو زندو ہی اور نہین ہر مدرجو ز لگرچہ
وہ شی ایسی ہی کہ گفت و ضبط مین نہین آتی مگر نشان اوسکا
وہی ہی جو ہم نی بیان کیا کہ عقل اوس سے قوت و توانائی
پیدا کری اور پروردہ ہووے اور ان مجانین مین کہ لوگ گرد
اوسکے پہرتے ہین یہہ معنی موجود نہین ہم اوسکو راحت و آرام
نہین ہوتی مثل طفل کہ مادر سی جدا ہو کر ایک لحظہ قرار و آرام
پاوی اوسی آرام و قرار نہین ہوتی مثلا اگر کسی کل خوار کو
کل خوش آوی ہم اوسی کہین کہ کل مصلح ہی اوسکے مزاج
کی اگرچہ اوسی خوش آتی ہی اور علی ہذا القیاس صفراوی

مزاج کو ترشی خوش آتی ہی اور شیرینی ناخوش اس خوشی کا
اعتبار نہین اس لیئے کہ بسبب علت کے ہی خوش وہ ہی کہ اول
پیش از علت اوسی خوش آتا تہا مثلاً ہاتہہ کسیکا بسبب بریدگی
یا شکستگی کے کج ہوا ہو جراح چاہتا ہی کہ پہر اوسی راست کرکے
بحالت اصلی لاوے اور اوس جگہہ اول کے بٹہاوے اوسی سبب ابتدا
و درد ناخوش آتا ہی اور بسبب تکلیف کجی خوش معلوم ہوتی
ہی جراح کہتا ہی کجی اول وہ خوش آتا تہا کہ ہاتہہ تیرا سیدہا
تہا اور تو سالم تہہ اوسکے آسودہ تہا جو کج کرتے تہے تیرا الم
دردناک ہوتا تہا بالفعل وہ کجی کہ تجہی خوش آتی وہ ناخوشی
ہی دروغ اسی کچہہ اعتبار نہین اسیطرح ارواح کو اوس
عالم قدس مین خوشی یاد آلہی سی تہی اور استغراق اوس مین
بالفعل کہ بسبب تعلق باجسام معلول و رنجور ہوئی ہین کل خوردنی
اونہین خوش آتی ہی انبیا و اولیا کہ اطبائی ارواح ہین

کہ یہہ خوشی اور دل چسپی تیری باشیار عنا رہ دروغ ہی
موافق ونافع وخوشش تیری سلیئے ایک اور چیز ہی اوسے
تونی فراموشش کیا ہی خوشی اصلی مزاج صحیح تیری کی وہ ہی
کہ اول تجہی خوشش آتی ہتی یہہ بیماری ہی جیسی تو صحت تصور
کرتا ہی ایک عارف ایک نحوی پاس بیٹہا تہا نحوی نے
کہا کلمہ خارج ان تین قسم سی نہین یا اسم ہی یا فعل یا حرف
عارف نی بمجرد سماعت اس سخن سے جامہ تن اپنی پر چاک
کیا کہ واویلا اور واحسرتا بیس برس عمر اور سعی میری برباد
گئی کہ مینی اس امید و توقع پر کہ خارج ان اقسام ثلثہ سے
اور بہی کلمہ ہی ریاضات ومجاہدات کئی تو نے امید و
توقع میری ضایع کی ہرچند وہ عارف مقصود رس تہا
مگر ساتہہ اس طریق کے تنبیہ نحوی اوسی منظور مقصود تہی
حکایت لائی ہین کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام

حسین رضی اللہ عنہما نی ایک شخص کو دیکہا کہ وضو کج اور نادرست
کرتا تہا چاہا کہ اوسی وضوء احسن اور مشروع تعلیم فرماوین اوس
پاس تشریف لائی اور فرمایا یہہ مجہی کہتا ہی کہ تو وضو کج ونادرست
کرتا ہی ہم دونو تیری روبرو وضو کرتے ہین دیکہہ دونوسی وضو
کس کا مشروع ہی غرضکہ دونو صاحبزادون نے سامنی اوسکے
وضو کیا اوسنے کہا ای فرزندان رسول وضو تمہارا نہایت
مشروع اور درست ہی اور نیک اور وضو مجہہ مسکین کا کج —
ایک شخص نے کہا خوارزم مین کوئی عشق نہین کرتا اور کسی پر
عاشق نہین ہوتا اسواسطے کہ خوارزم مین ہجوم ہی معشوقونکا
اگر کوئی کسی شاہد کو دیکہکر عاشق اور دلبستہ ہوا بعد از ان
اوس سے بہتر و خوشتر نظر آیا محبت و عشق بہ نسبت اول سرد ہوا
کہا اگر اوپر شاہدون خوارزم کے عاشق ہونا نچاہیئی آخر خوارزم
پہرکہ اوسمین گلرخان سمن بو اکثر ہین عاشق ہونا واجب مراد

خوارزم فقر ہی کہ اوسمین خوبان معنوی اور محبوبان روحانی
بی حد و عد ہین اگر ایک پر دلنی قرار پایا دوسریکو دیکھکر پہلی کو
بہول گیا الی مالانہایہ پس نفس فقیر پر عشق و شیفتگی چاہیئے
کہ اوسمین ایسی معشوق اکثر ہین **فصل** ہر آدمی دل اپنی
مین ہوسہای خام اور آرزوہای ناکام اندیشہ کرتا ہی کہ اگر
مثلا مین مقصود آباد جاؤن مطالب بےشمار اور کارہای بیشمار
حاصل و میسر ہووین اور حال میرا آراستہ و دگرگون ہووے
احباب شاد ہووین اور اعدا پر غالب آؤن مقصود و خواہش
اوسکی یہہ ہی اور تقدیر الہی کچھہ اور تقاضا کرتی ہی ہر چند
تدابیر صائبہ اور تکالیف شاقہ بکار لیجاوی ہرگز مطلب پالی
اور مقصد رسی میسر نہ آوی موافق مرام و مراد اوسکی باوجود
اس ناکامی اور نارسی مطلب کے اوپر تدبیر اور اختیار اپنی کے
اعتماد کلی رکہتا ہی اور نازان ہوتا ہی **بیت** تدبیر کند بندہ

تقدیر نداند ٭ تدبیر بتقدیر خداوند نماند ٭ مثال اوسکی ایسی ہی
کہ کوئی خواب مین دیکہی کہ مین کسی شہر مین غریب و واماندہ
ہون کہ کوئی آشنا و دوست نہین سرگردان و حیران پہرتا
ہون نکوئی شناسا اوسکا ہی اور نہ وہ شناسا کسیکا تاسف
کرتا ہی کہ مین کیون اس شہر مین وارد ہوا کہ کوئی آشنا و
دوست نہین نظر آتا دست افسوس ملتا ہی اور لب کاٹتا ہی
جب بیدار ہوتا ہی نہ وہ شہر دیکہتا ہی اور نہ وہ لوگ اسوقت
معلوم کرتا ہی کہ وہ غم و غصہ و تاسف بیفائدہ تہا نادم و پشیمان
ہوتا ہی اوس حالت سی اور اوسی ضایع جانتا ہی پہر دوبارہ
سو جاتا ہی اور اپنی تئین بحالت اولی گرفتار پاتا ہی مبتلائی
ہزاران غم و غصہ و تاسف دگر ہوتا ہی اور کچہ نہین جانتا
اور سمجہتا اور یاد اوسی نہین آتا کہ مین بیداری مین پشیمان
و غمگین ہوا تہا اور جانتا تہا کہ وہ ضایع و خراب و بیفائدہ تہا

اب بہی ایسا ہی ہے خلق نے لاکہہ دیکہا اور آزمایا ہی کہ عزم

وتدبیر اونکی باطل وبیکار ہوئی ہی اور کچہہ کام حسب مرام

میسر نہیں ہوا اگر حق تعالی اونپر غفلت ونسیان غالب و

مسلط کرتا ہی کہ وہ سب فراموش کرکے تابع اندیشہ اور

اختیار اپنی کے ہوتی ہین — ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ عہد

بادشاہی اپنی مین واسطے شکار کے گئی تہے در پی ایک آہو کے

تاخت لائی یہانتک کہ لشکر سی بالکل جدا ہوئی اور اسپ

بعرق غرق ہوا تہا تاہم خستگی اوسکی سے بیابان مین تک و

پو کرتی تہے جو تاخت حد سی گذری آہو گویا ہوا اور منہہ پہیر کر

کہا مَا خَلَقْتَ لِھٰذَا تجہی اسلیئے پیدا نہین کیا اور عدم سے

اسواسطے بوجود نہین لایا حق سبحانہ گر مجہی تو شکار کرے

اپنی تئین شکار کیا فرض کرتا کیا ہووے ابراہیم نے جو یہہ سنا نعرہ

مارا اور گہوڑے سے اپنی تئین گرایا کوئی اوس دشت مین بجز شبا

نہ تہا ساتہہ اوسکے لایہ و چاپلوسی کرکے تمام لباس بادشاہانہ
مرصع بجواہر اور سلاح و اسپ اپنا کہا مجہسے لی اور نمد اپنا
مجہی دی اور کسی سے احوال میرا بیان نکرا اور نشان ندی
اور وہ نمد پہن کر راہ صحرا اختیار کی سبحان اللہ غور کرنا
چاہیی کہ غرض ابراہیم کی کیا تہی اور ارادہ و مقصود حق کا
کیا اوسنے قصد صید آہو کیا تہا حق تعالی نے اوسی کا ہاتہ
صید کیا اسی جگہہ سے معلوم کرنا چاہیئے کہ عالم مین وقوع
وظہور ہر شی کا بمشیت وارادت الٰہی ہی اور مقصود
بندہ تابع اوسکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیش از اسلام
ایکروز بخانہ خواہر اپنی کے تشریف لائی اوسوقت
خواہر اونکی تلاوت قرآن کر رہی تہی سورہ طہ ما انزلنا
باآواز بلند جو بہائی اپنی کو دیکہا پوشیدہ کیا اور خاموش
ہورہین حضرت عمر نے شمشیر برہنہ کرکر ارشاد کیا کہ ہان

راست بیان کرو تم کیا تلاوت کرتی تھین اور کس لیے
پوشیدہ کرلیا ورنہ گردن زنی تیری اسی دم کرونگا نہین
اور کچھہ درنگ و تاخیر نکرون خواہر اونکی نہایت خوفناک
ہوئی کہ خشم و مہابت برادر اپنی سے خوب واقف
تہین جان کے خوف سی اقرار کیا اور کہا یہہ جو مین قرأت
کرتی تہی کلام ہی خدا کا کہ در بنو لا حضرت محمد مصطفے صلے
اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہی کہا پڑہ تا مین سماعت
کرون اونہون نے سورہ طہ قرأت کی حضرت عمر رضی
اللہ عنہ پس از سماعت بہت خشمگین ہوئے اور غضب
اونکا سو حصہ زیادہ ہوا اور کہا اگر تجہی اسیوقت گردن
مارون خوب نہین اول جاکر سر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا قطع
کرون ازان بعد بکار تیرے مشغول ہوون غرضکہ اسیطرح
بشمشیر برہنہ نہایت شورش غضب سی متوجہ بمسجد نبوی

ہوئی صنادید قریش نے اونہیں دیکھا اور کہا کہ عمر رضی اللہ
عنہ قصد ہلاک محمد صلے اللہ علیہ وسلم رکھتا ہی چونکہ عمر مرد قوی
عظیم الرجولیت تہا جس لشکر کی طرف متوجہ ہوتا غالب آتا
اور سر بریدہ کرکے لاتا اور ہمیشہ حضرت دعا فرماتی تہے کہ
خدا میری دین کو بعمر رضی اللہ عنہ یا بابوجہل نصرت دی
اس لیے کہ یہہ دونوا پنی وقت مین بقوت و مردانگی مشہور
و معروف تہی آخر جب حضرت عمر مسلمان ہوئے روتی تہے
اور کہتی تہے یا رسول اللہ وای میری حال پر اگر ابوجہل
کو اوپر میری مقدم فرماتی اور کہتی کہ خداوندا میری دین
کو بابوجہل نصرت دی یا یہ عمر حال میرا کیا ہوتا ضلالت
مین رہتا پس جسوقت عمر رضی اللہ عنہ شمشیر برہنہ مسجد رسول
اللہ مین آئے او سیدم جبرئیل ع بوحی حضرت پر نازل ہوئے
کہ اب یا رسول اللہ عمر حضرت پاس واسطے اسلام لانی کے

آنا ہی اوسی کنارا اپنی مین لی فی الفور کہ عمر رضی اللہ عنہ مسجد
مین آئی تیر نور محمدی دل اونکے مین بیٹھا نعرہ مارا او بیہوش
گرے اوسیوقت جہد اور عشق محمدی سنے جان اونکی مین ظہور
کیا اور چاہتی تہے کہ بعشق محمدی گداختہ ہو وین نہایت محبت
سی کہا یا نبی اللہ ایمان عرض فرماؤ اور وہ کلمہ مبارک ارشاد
کرو تا مین سماعت کرون لیس جو مسلمان ہوئے کہا اب کفارہ
اوسکے مین کہ شمشیر برہنہ بقصد حضرت مین آیا تہا بعد ازین
جس کسی سے کہ کلمہ نقصان نسبت بحضرت سنونگین فی الحال
..... امان اوسی ہندون اور ساتھہ اسی شمشیر کے سر اوسکا تن
سی جدا کرون بہہ مایت کہکر مسجد سی باہر آئی ناگاہ پدر اونکا
روبرو آیا اور کہا دین سی روگردانی کی تو نے بمجرد کہنی اس
سخن کے سر پدر اپنی کا تن سے جدا کیا اور شمشیر خون آلودہ
در دست جاتی تہے صنادید قریش نے شمشیر خون آلودہ دیکھکر

کہا آخر وعدہ کسریٰ لانیکا کیا تہا سر کہان ہی کہا یہہ موجود
ہی اونہون نے کہا یہہ سر وہی ہی کہ جسکا ارادہ تہا کہا وہ سر
نہین اب بنظر غور و تامل دیکہنا چاہیئی کہ قصد عمر رضی اللہ عنہ
کا کیا تہا اور مراد الٰہی کیا تہی فی الحقیقت سب کام حسب مشیت
ایزدی ظہور مین آتی ہین۔ ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی
اور کہا ای خداوند جو تونی مجہے بخلعت رضا اپنی سکے مشرف
کیا اور برگزیدہ ذریت میریکو بہی یہہ کرامت نصیب کر
حق تعالی نے فرمایا کہ لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ یعنی جو کہ
ظالم و ستمگار ہووین وہ لائق خلعت اور کرامت میری کے
نہین ہین جو ابراہیم علیہ السلام نی جانا کہ حق تعالی کو ظالمان
و طاغیان عنایت اور توجہ نہین کہا خداوندا وہ کہ ایمان
لائی ہین اور ظالم نہین ہین اونہین رزق اپنی سی با نصیب
کر اور اونسی دریغ نہ کرہ حق تعالی نے فرمایا کہ رزق عام ہے

سبکو اوس سے نصیب و حصہ ہی اور اس مائدہ کرم سے
تمام خلایق منتفع اور بہرہ مند مگر خلعت رضا و قبول و تشریف
کرامت قسمت ہی خواص و برگزیدگان کی اما اہل ظاہر کہتی ہین کہ
غرض بیت سے خانہ کعبہ ہی کہ جو کوی وہان متحصن ہووے آفات
سی امان پاوے اور اوس جگہہ شکار حرام ہی اور نہ کسیکو رنج
و ایذا رسانی اور حق تعالی نے اوس مکان کو برگزیدہ کیا ہی
یہہ سخن راست و صواب ہی مگر یہہ معنی ظاہری ہین قرآن کے
لیکن محققین کہتی ہین کہ مراد بیت سے باطن ہی آدمی کا دعا
کرتے ہین کہ خداوندا باطن کو وساوس و مشاغل نفسانی سے
خالی کر اور خیالات باطلہ اور افکار فاسدہ سے پاک کرتا
اوسمین کچھہ خوف و خطر نرہی اور امن ظاہر ہووے اور بالکل
نزول وحی پیدا ہووے اور اوسمین ہوا اس شیطانی نرہی
حق تعالی نے اوپر آسمان کے اشہب متعین کیے ہین تا شیاطین

رجیم کو مانع آوین صعود سی اوپر آسمان کے اور استماع اسرار
ملایک سی تا کوئی اونکے احوال پر وقوف واطلاع نپاوے
اور وہ آفات سی محفوظ و دور ہووین یا الٰہی تو ہی پاسبان
عنایت اپنی کا اوپر باطن ہمارے کے مقرر و متعین فرما تا وسواس
شیاطین اور حیل نفس و ہوا کو ہمسے دور کری یہہ قول محققین
اور اہل باطن کا ہی کلام الٰہی یعنی قرآن دریائی دو رویہ ہی
بعضے طرف ظاہر سیتی سود مند اور بہرہ مند ہوتے ہین اور
بعضی طرف باطنی سے اور دونو راست و درست ہین منظور
الٰہی یہی ہی کہ دونو قوم اوس سے مستفید و متمتع ہووین
مانند زن شوہر دار اور فرزند شیر خوار کے کہ دونو اوس سے
حظ اوٹہاتی ہین طفل کو لذت پستان اور شیر سے اور شوہر
کو لذت ہمخوابی و مجامعت سی پس خلایق مثل طفلان راہ ہین
کہ قرآن سی لذت ظاہری حاصل کرین اور شیر خوارگی مگر

اہل کمال کو معانی قرآن سے تفرج و تفرح اور فہم اور ہی علی

ہذا القیاس مقصود کعبہ سے دل انبیا و اولیا ہی کہ محل وحی

حق سبحانہ کا ہی اور کعبہ فرع ہی اوسکی اگر دل نہووی کعبہ

کیا کام آوے انبیا اور اولیا نے بالکل مراد اپنی ترک کی ہی

اور تابع مراد حق کے ہوئی ہین تا جو کہ حق تعالی فرماوی وہ کرین

اور جسکے ساتھہ حق سبحانہ کو عنایت نہووی اگرچہ پدر و مادر

ہون اونسی بیزار ہو وین اور اگہہ اونکی ہین دشمن **بیت**

دادیم بدست تو عنان دل خویش ؛ تا ہرچہ تو گوئی کہ بیز گویم ستوت

جو کہ کہا ہمنے مثال ہی مثل نہین مثل اور ہی مثال اور حق تعالی

نے نور اپنی کو مصباح تشبیہ فرمائی ہی بجہت مثال اور وجود

اولیا کو زجاجہ یہہ واسطے مثال کے ہی وگرنہ نور اوسکا

کون و مکان مین گنجایش نرکہی جو کہ کون مکا نہین نہ سماوے

زجاجہ و مصباح مین کب گنجایش رکہی مشارق انوار

حق جل جلالہ دل مین کب گنجایش رکھین مگر جوکہ طالب اوسکا
ہی وہ دل اپنی مین یاوی نہ ازروی ظرفیت کہ وہ نور دنیا مین
ہی نہ اور جگہہ بلکہ مطلق پس معلوم ہوا کہ تمام نامعقولات
بمثال معقول ومحسوس ہووے اور جیسا کہتی ہین کہ اوس
عالم مین ناجہائی اعمال بران ہووین بعضے بدست راست
اور بعضے بدست چپ اور ملایکہ اور عرش اور نار وجنت
اور میزان وحساب وکتاب ہووے بدون مثال کچھ معلوم
ہووی اگرچہ ان اشیاء مذکورہ کے اس عالم مین مثل
ہووی مگر بمثال معین ومعلوم ہووین اور مثال اوسکی
اس عالم مین وہ ہی کہ شب کو تمام خلق کفش گیر اور بادشاہ
وقاضی وخیاط وغیرہ سے جبکہ سوتی ہین تمام اندیشے
اونکی زایل ہوتے ہین اور کسیکو اندیشہ وفکر نہین رہتا
پہر جب سپیدۂ صبح مانند نفخۂ اسرافیل ذرات اجسام

اوسکے زندہ کری اندیشہ ہر ایک کا مثل نامہ پران ہو کر اوسکی
طرف آدمی اور غلط نکرے اندیشہ خیاطی طرف خیاط سکے اور
اندیشہ فقیہ کا طرف فقیہ کے اور اندیشہ حدادی کا طرف حداد کے
اور اندیشہ ظلم کا طرف ظالم سکے اور اندیشہ عدل طرف
عادل سکے غرضکہ بوقت بیداری ہر ایک کو اعمال و اکساب
و فنون و اشغال اپنی یاد آتی ہین اوس عالم مین بہی ایسا ہی
ہجوے اور یہہ محال نہین اور اس عالم مین واقع ہی اور سب چیز
بقدرت الہی جیسا کہ دو آدمی ایک بستر مین سوئی ہین ایک
اپنی تئین درمیان گلستان و خوبان اور بہشت کے دیکہتا ہی
اور دوسرا اپنی تئین درمیان زبانیہ اور دوزخ اور مار
و کژدمان سکے دیکہتا ہی اور بعد بیداری نہ یہہ ہی اور نہ وہ
پس کیا عجب کہ اجزا بعض سکے گور مین بلذت و راحت و
فرحت ہووین اور بعض بعذاب و الم و محنت پس معلوم ہوا

کہ ما معقول بمثال معقول ہووی اور مثال و مثل باہم مساوی
نہین ایک درویش نے اپنی فرزند کو تعلیم کیا تہا کہ جو کچھی
مطلوب اور خواہش ہو خدا سی طلب کریں وقتی کہ فرزند
بکریہ کوئی چیز طلب کرتا خدا سی وہ چیز حاضر کرتی اسیطرح
چند سال گذری ایک روز لڑکا تنہا گہر مین رہا تہا اوسی
آرزو ہریسہ کی دلمین پیدا ہوئی موافق عادت معہودہ کے
کہا مین ہریسہ چاہتا ہون کاسہ ہریسہ غیب سے حاضر ہوا
کودک نی خوب سیر ہو کر کہایا ماں باپ جب آئی اوسنے
کہا آج کچھ نہین طلب کرتا کہا مجہی جو خواہش تہی وہ
مینے کہایا اوسکے باپ نے کہا الحمد للہ کہ تو سا تہہ اس مقام
پہنچا اور اعتماد و وثوق نی اوپر حق سبحانہ کے قوت
پکڑی — مادر مریم نے جو مریم کو خانہ نذر کی تہی خدا کے ساتہہ
کہ اوسی وقت خانہ کعبہ کری اور اوسسے کچھ اور کام

نہ لیوی لیس گوشہ مسجد مین اوسی چہوڑ کر چلی آئین ہر کوئی

طالب پرورش مریم کا ہوا اور باہم منازعت واقع ہوئی

اور حضرت زکریا خود تیماردار مریم کے ہوئی لیکن اوس وقت

مین یہہ عادت تہی کہ جو کوئی ایک چوب پانی مین ڈالی

چوب جسکی بر روئی آب آوی وہ شی بملک اوسکی ہووے

اتفاقا فال زکریا علیہ السلام راست ہوئے سب نے کہا حق

یہی ہی لیس زکریا علیہ السلام ہر روز بوقت لالی طعام کے

اوسی جنس کا طعام بگوشہ مسجد ہر روز مہیا و موجود پاتے

آخر الامر ناچار ہو کر کہا آخر مین وصی تیرا ہون تو یہہ طعام

کہانسی لاتی ہی کہا وقتی کہ مجہی حاجت طعام ہوتی ہے

حق تعالی بہیجتا ہی کہ رحمت و کرم اوسکا بے نہایت ہی جسنے

اوسپر اعتقاد کیا وہ کافی ہی واسطے اوسکے زکریا نی کہا

خداوندا از بسکہ تو حاجت روا اور مشکل کشا سبکا ہی

میری بہی ایک آرزو میسر و آسان کر اور مجہی ایک فرزند
عطا فرما کہ دوست تیرا ہووے بی تحریص و ترغیب میری کے ایسی
تیری ساتہہ انست والفت ہووے اور بطاعت وعبادت
مشغول پس حق سبحانہ یحیی علیہ السلام کو وجود مین لایا بیچ
اوس سے کہ پدر اوسکا خمیدہ پشت اور ضعیف ہوا تہا اور
مادر اوسکی جوانی مین عاقر و نازایندہ تہی اور نہایت فرتوت
ہوگئی تہی بحکم الہی حیض دیکہا اور جنی پس یہہ سب آگے
قدرت الہی کے بہانہ ہی حاکم مطلق تمام اشیا مین وہی ہے
موثر وہی ہو جانے کہ پس پردہ و حجاب کوئی ہی کہ
ہر ایک احوال ہمارے پر مطلع اور آگاہ ہی اور بینا
اگرچہ ہم اوسکو نہین دیکہتے وہ ہم سبکو دیکہتا ہی اور
یہہ امر یقینی ہو دے اوسی خلاف اوسکے جو اور نرکہی
اور کہی یہہ سب حکایت وافسانہ ہی پس ایکروز آنیوالا ہی

کہ منکر کو گوشمالی دیوین اوسوقت پشیمان ہوکر کہی آہ

یہ کہا میننے اور خطا کی خود سب وہی تہا مین اوسی تنقی کرتا تہا

ایک امام نی رکعت اول مین اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ کُفْرًا

وَّنِفَاقًا پڑہا اتفاقا کوئی روسای عرب سے حاضر تہا امام

کو ایک ڈہول ماری اوسنی رکعت دوسری مین وَمِنَ

الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ پڑہا

اوس رئیس عرب نے کہا ڈہول نے درست کیا تجہی یہی ہی

حال ہمارا کہ مدام سرزنش ہوتی ہی غیب سی لیکن ہرگز

آگاہ نہین ہوتے اور یہہ وہی کام کرتے ہین مرید کو لازم

ہی کہ خدمت شیخ اپنی کی بجالاوے اور چاپلوسی اوسکی کری

تا بدل شیخ جگہہ پاوے اور جو کہ نارضی و ناپسندیدہ آوے

شیخ کو اوس سے اجتناب کری کہ عدول حکمی شیخ کی سم

قاتل ہی بحق مرید خصوص شیخ متبع سنت کے اوس سی ڈرتا

رہی حاصل سخن یہہ ہی کہ بکار دین مشغول رہے تا دنیا خود
طالب اوسکی ہووے مراد عزلت سی عزلت ہی اوپر کار دین
کے جو کہ واسطے طلب دین کے کوشش کرتا ہی وہ گوشہ
نہین بلکہ عزلت ہی اور جو کہ واسطے دنیا کے گوشہ نشین ہے
وہ گوشہ نشین نہین بد وادہ و مشغول ہی پیغمبر علیہ السلام
فرماتی ہین من جعل الھموم ھما واحدا کفاہ اللہ سائر
ھمومہ مراد ہموم سی طلب و فکر دنیا ہی اور مقصود ہم واحد
سی جستجوی دین و عقبی ہی بیت غم دین خور کہ غم غم دین است
ہمہ غمہا فروتر ازین است ؛ پس یہہ شخص دایم ہمنشین بحق
ہی عشق وہ ہی کہ عاشق غذا و قوت و لذت اوسکی
یادوی حبیب کہ دیدار مادر و پدر و برادر اور خویش و اقربا
اور فرزند سی انواع لذت حاصل کرتا ہی مجنون اسی واسطے
مثال ہوا عشاق دنیا مین جیسکہ تجھ مین زیدہ تر دیا

گر نقل و کباب گر نئی باشد ہی ‥ سیر ان کہ ہے آ ہ و ر ہی آب خور ی
چون بر خیزی ز خواب باشی تشنہ ‥ سود ت نکند آب کہ در خواب خوری
الدنیا کحلم النایم دنیا اور تنعم دنیا مثل اون اشیا کے
ہی کہ خواب مین اونسے متمتع ہوتا ہی لیکن بیداری مین
اوسسے کچھہ نفع اور سود نہین پاتا پس اگر خواب مین کوئی
چیز طلب کی اور وہ اوسی حاصل ہوئی کیا فایدہ کہ بیداری
مین رفع حاجت نہین ہوتی **فصل** ہم تمام احوال
آدمی کا اور طبیعت اوسکی گرمی و سردی اور تری و خشکی سے
دریافت کرتی ہین مگر یہہ نہین دریافت ہوتا کہ اوسمین
کیا چیز باقی رہی گی اگر معلوم کرنا اوسکا بمجرد قول حاصل
ہوتا پس آدمی بانواع ریاضات و مجاہدات و کوشش
محتاج ہوتا اور رنج و مشقت واقع ہوتا جیسکہ مثلا
کوئی دریا مین آبا طالب گوہر پس بظاہر آب شور و نہنگ

وماہی وغیرہ دیکھتا ہی کہتا ہی وہ گوہر کہان ہی مگر خود گوہر نہین
گوہر بجز دیکھنے بحر کے کب حاصل ہووی اب اگر آپ دریا کو
لاکھہ بار پیمایش کری گوہر نپاوی وہان غواص چاہیی تا گوہر
راہ لیجاوی لیکن گوہر پالی کام ہر غواص کا نہین غواص
چست و چالاک باہر یعنی غواصی چاہیی تا مقصود حاصل ہووے
یہہ تمام ہنر و علوم مثل پیمایش بحر ہین اور طریق گوہر پالی کا
اور ہی اکثر اشخاص سا تہہ تمام ہنرون اور علوم کے آراستہ
اور صاحب مال و جمال ہووین مگر اون مین وہ معنی کہ
لب ہی تمام علوم کا موجود نہووین بہت لوگ ظاہر
اونکا خراب و پریشان و آوارہ ہووے اور اونہین صورت
ظاہری اور فصاحت و بلاغت نہووی مگر وہ معنی باقی کہ
آدمی کو بسبب اوسکے رجحان و شرف و کرامت ہی سب
مخلوقات پر وہ اونمین موجود ہین اگر آدمی خود اوس معنی و

مقصود کی طرف راہ لیجاوی انسان ہی ورگرنہ دواب و
حیوانات مثل شیر و پلنگ و نہنگ وغیرہ اوس سی بہتر
ہین کہ اونمین ایک خاصہ مودعہ ہی یہہ سب ہنرہ آتش نشین
مانند گوہر نشانی کے ہی پشت آئینہ پر اور روی آئینہ اوس سے
فارغ ہی روی آئینہ طالب ہی صفائی کا جو کہ زشت رو
ہی وہ طمع بہ پشت آئینہ کرتا ہی اسلئیے کہ روی آئینہ
غماز ہی جو کہ خوش رو ہی وہ بصد جان و دل طالب ہی
آئینہ کا اسواسطے کہ روی آئینہ مظہر ہی اوسکی حسن صباحت
کا - یوسف علیہ السلام کا ایکدوست سفر سی آیا فرمایا
ہماری واسطے کیا تحفہ لایا ہی کہا تمام اشیا تمہاری پاس
موجود و مہیا ہین تمہین کچھ حاجت نہین مگر چونکہ تم سی جہان
مین کوئی خوبتر اور بالاتر نہین حسن مین آئینہ لایا ہون تا
ہر لحظہ روی مبارک اپنا اوسمین دیکھا کرو حق تعالی محتاج

کسی چیز کا نہین مگر طالب ہی دل روشن کا تا اوسمین جمال

اپنا دیکہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنظُرُ اِلیٰ صُوَرِکُم وَاِلیٰ اَعمَالِکُم

وَلٰکِن یَنظُرُ اِلیٰ قُلُوبِکُم یعنے حق سبحانہ تعالی ناظر صور

و اعمال عباد نہین لیکن دیکہتا ہی قلوب اونکی شعر

بلاد ما اردت وجدت فیہا ولیس یفوتہا الا الکرام

یعنی شہر ہین کہ آدمی جو اونمین طلب کری پاوے خوبرویون اور

لذات و مشتہیات طبع اور آرایش گوناگون سی مگر وجود

مردم عاقل و دانا اونمین معدوم ہی کاشکے کہ بالعکس

اسکے ہوتا کیا خوب ہوتا اگر شہر مین ہزار مردم ہنرمند ہوویں

اور وہ معنی کہ آدمیت عبارت ہی اوس سے نہوویں وہ

خرابہ و لتر آ اور اگر وہ معنی اوسمین پائی جاوین اور آرایش

ظاہری نہو باک نہین سترآدمی چاہیی کہ معمور ہووی اور آدمی

بہر حال کہ ہی سر اوسکا مشغول بحق ہی اشتغال ظاہر مانع

مشغولی باطن کا نہین ہی جبکہ زن حاملہ بچہ اوسکا کہ اندرون
شکم ہی ہر حال مین صلح وجنگ اور خور و خواب وغیرہ
امور خانگی سے قوت وبالیدگی وحواس زیادہ کرتا ہی اور
مادر اوسکی اوس حال سے آگاہ نہین آدمی ہی حامل ہی
اوس سر کا لیکن اوس سے مطلع وخبردار نہین اسلیئے
کہ سر سبز بیخ درخت کے ہی اگرچہ بیخ پوشیدہ وپنہان
ہی مگر اثر اوسکا اغصان پر ظاہر ہی مثلا اگر کوئی شاخ
شکستہ ہوجاوے جو اصل اوسکی قایم ہی پہر بالیدہ اور
سرسبز ہووے ایک نے سوال کیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے
نمرود کو کہا کہ خدا میرا مردہ کو زندہ کرتا ہی اور زندہ کو
مردہ نمرود نی کہا مین ہی ایک کو معزول کرتا ہون سو
وہ معزولی موت ہی اوسکی اور ایک کو منصوب کرتا ہون تو
وہ بمنزلہ زندہ کرنی اوسکے ہی ابراہیم علیہ السلام سنے

اوس دلیل سے رجوع فرما کر دلیل دوسری مین شروع کیا
اور کہا خدا میرا آفتاب کو مشرق سی نکالتا ہی اور بمغرب
لیجاتا ہی تو برعکس و خلاف اوسکے کر یہہ سخن خلاف ہی
سخن اول کے کہ ابراہیم علیہ السلام جواب اوسکے سی ساکت
ہوئی تہی فرمایا حاشا و کلا کہ ابراہیم علیہ السلام بدلیل نمرود
ملزم و ساکت ہووین اور اونہین جواب تہ آوی کہ یہہ ایک
سخن ہی ساتہہ مثال دوسری کے یعنے کہ حق تعالی جنین کو
مشرق رحم سی نکالتا ہی اور بمغرب گور لیجاتا ہی تو اگر
دعوی خدائی کا کرتا ہی بخلاف اوسکے کر مغرب گور سی
نکال اور بمشرق رحم لیجا تب حجت ابراہیم علیہ السلام ایک
سخن تہا حق تعالی آدمی کو ہر لحظہ روشن نور سی پیدا کرتا ہی
اور اوسکے باطن مین اشیائی تازہ تازہ بہیجتا ہی کہ اول
ساتہہ دوسرے کے اور دوسری ساتہہ تیسرے کے مشابہت و

مشاکلت نرکہی مگر آدمی اپنی سے غافل ہی اور خودشناس
نہین واسطے سلطان محمود کے ایک اسپ دریائی نہایت
نادر و خوبصورت لائی تہے بادشاہ نے بروز عید اوسپر سوار
ہوا تمام خلایق بنا بر نظارہ و تفرج بالائی بام برآئی ایک
مست گہر اپنی مین بیٹہا تہا اوسی نے دریالائی بام لیکی واسطے
سیر اسپ دریائی بکے ہر چند وہ کہتا تہا کہ مجہی پرواسپر اوس
اسپ کی نہین ہی اور مستی مین سرشار تہا جو لب بام آیا
اور سلطان کو سوار اوس اسپ عجوبی پر دیکہا کہا قدر اس
اسپ کی نزدیک میری کچہہ نہین اگر اس حالت مین کہ
مین ہون مطرب سرود کرین اور یہا اسپ مجہسی طلب کرین
فی الحال بلا تامل دون مین اگر ملک میری ہو سلطان
یہہ سنکر بہت غصہ ہوا اور فرمایا اوسے بزندان محبوس
کرو مست ایک ہفتہ اوسپر گذری مردمست نی سلطان

کو بوساطت کسیکے آگاہ کیا کہ آخر میرا کیا جرم و گناہ تہا کہ
بادشاہ نی مجہی محبوس فرمایا بندہ کو معلوم ہو بادشاہ نے
فرمایا اوسی حاضر کرو جب حاضر ہوا بادشاہ نی فرمایا کہ ای
زندانی بی ادب تجہی کیا طاقت تہی کہ ایسا کلمۂ بزرگ
گستاخانہ بہ نسبت ہماری تجہسے سرزد ہوا کہا ای سلطان
عالم وہ سخن مینے نہین کہا کوی اور مرد کہ مست لب بام
کہڑا تہا وہ کہکر چلا گیا مین وہ نہین مین مرد عاقل و ہشیار
ہون بادشاہ کو یہہ سخن پسند و خوش آیا خلعت دیکر
اوسے بندسی رہا کیا پس جسنی کہ ساتہہ ہم درویشون کے
تعلق اختیار کیا اور شراب اس سخن سے مست ہوا جہان
جاوی اور جسکے پاس بیٹہے اور جسکے ساتہہ صحبت رکہی
وہ فی الحقیقت ہمنشین و ہم جلیس ہمارا ہی اس لیئے
کہ صحبت اغیار آئینہ لطف صحبت یار کا ہی اور آمیزش

بغیر جنس سبب محبت اور اختلاط کا ہی ساتھہ جنس کے
کر ساتھہ ضد اپنی کے ظاہر ہوتی ہین تمام اشیا آدمی
جبتک مشقت و رنج تلخی نہین کھنچتا لذت شیرینی نہین
حاصل کرتا **فصل** بیچ تفسیر اس بیت کی جو ہی
بیت ولیکن ہوا چون بغایت رسد ؛ شود دوستی سر بسر
دشمنی ؛ فرمایا کہ عالم دشمنی بہ نسبت عالم دوستی نیک
ہی اسی لیے کہ عالم دشمنی سے گریز کرتے ہین تا بعالم
دوستی پہنچتی ہین [illegible] بھی ہی کہ عالم دوستی نیک ہی
بہ نسبت اوس عالم کے کہ دوستی و دشمنی اور کفر و ایمان
موجب دوئی ہین اسواسطے کہ کفر انکار ہی اور انکار کو
منکر ضرور ہی جیسا کہ اقرار کو مقر پس معلوم ہوا کہ یگانگی
اور بیگانگی موجب دوئی ہین اور وہ عالم ورای کفر و ایمان
اور دوستی و دشمنی کے ہی اور جو دوستی موجب دوئی

ہو وہی اور ایک عالم ہی کہ وہان دوئی گنجایش نہ کبھی تھی لیکن
محض ہی جو اوس جگہہ پہونچا دوستی و دشمنی سے خارج ہوا
کہ وہان دوئی نہ سماوی جب وہان پہونچا دوئی سی جدا ہوا
جیسا کہ منصور کو جب دوستی حق بہ نہایت پہنچی دشمن اپنا
ہوا اور اپنی تعین نیست کیا اور انا الحق کہا یعنی مین فنا
ہوا اور حق باقی رہا اور لیس اوربہہ نہایت تواضع اور
نہایت بندگی ہی بکیدوہ ہی کہ ہستی اپنی ہی ثابت کری
اور کبھی تو خدا ہی اور مین بندہ لیس ہستی اپنی بھی اثبات
کی دوئی لازم آئی اور کہنا ہو الحق کا بہی خالی دوئی سی نہین
اسلئے کہ انا کو ہو لازم ہی اور منصور فنا ہوا تھا اسلئے
انا الحق کہا اور عالم خیال بنسبت عالم مصورات و محسوسات
فراخ تر ہی اسواسطے کہ تمام مصورات خیال سی پیدا ہوتے
ہین اور عالم خیال نسبت ساتھہ اوس عالم کے کہ خیال اوس سے

بست ہوتا ہی تنگ ہی بیان مین نہین آتا کہ لفظ وعبارت
سی خارج ہی اور فایدہ سخن وہ ہی کہ آدمی کو مطلب لاوی
اور ہیجان کری نہ وہ کہ مطلوب سخن حاصل ہووی اور اگر
ایسا ہوتا مجاہدہ وریاضت کسیکو حاجت نہوتی سخن
بمثال ایسا ہی جیسے کہ تو ایک چیز دور سی دیکھکر جنبندہ
ومتحرک اوسطرف ہووی تا اوسی دیکھی ناطقہ انسان ہی
باطن مین ایسا ہی بھیج ہی طالب کو اوپر طلب اوس معنی
کی اگرچہ اوسکو حقیقت مین نہین دیکھتا ایک نے کہا میننے
ہرچند تحصیل علوم اور ضبط معانی کیا کچھہ معلوم نہوا کہ انسان
مین کونسی معنی ہین کہ باقی رہین سگے اوسطرف راہ نہوا
فرمایا کہ اگر وہ معنی بمجرد سخن معلوم ہوتی خود محتاج بفنای
وجود اور رنج ومشقت سکے نہوتا ہستی اپنی سی گذرنا چاہیئے
تا وہ شی باقی وپایندہ معلوم ہووے **فصل** ایکنے

معنی اس بیت کی پوچہے **بیت** ای برادر تو ہمان
اندیشہ ؛ مابقی و تو استخوان وریشہ ؛ فرمایا تو نظر کر طرف
اون معنون کے کہ ہمان اندیشہ اشارہ طرف اوس اندیشہ
مخصوص کے ہی کہ ہمنی اوسی باندیشہ تعبیر کیا ہی بجہت توسع
لیکن فی التحقیقت وہ اندیشہ نہیں اور اگر اندیشہ ہی اس
جنس کا اندیشہ نہین جو لوگون نے فہم کیا ہی غرض ہماری
وہی معنی تہے لفظ اندیشہ سی اور اگر کوئی ان معنی کو
چاہی کہ نازل تر تاویل کری بجہت تفہیم عوام کے او رکہی
کہ انسان حیوان ناطق ہی نطق اندیشہ ہووی خواہ مظہر
خواہ مضمر اور وری اوسکے حیوان ہووی پس یہہ قول
درست آیا کہ انسان عبارت ہی اندیشہ سی باقی استخوان
وریشہ ہی کلام مثل آفتاب ہی تمام آدم اوسی گرم و زندہ
ہین اور وہ دایم ہست و موجود اور حاضر ہی مگر نظر نہین آتا

اور نہیں جانتی کہ اوسی سے گرم اور زندہ ہین مگر وقتی کہ بوا
لفظ و عبارت خواہ وہ شکر ہو خواہ شکایت خواہ خیر خواہ
شر کہا جاوے آفتاب معلوم و مرئی ہووے جیسا کہ آفتاب جلکہ
دائما تابان و درخشان ہی لیکن بجز شعاع کہ کسی در و دیوار
پر واقع ہو آفتاب نہین معلوم ہوتا مانند سخن کہ دایم پیدا
و ہویدا ہی مگر بے واسطہ حرف و صوت ظاہر نہووے
اسلئے کہ وہ مثل آفتاب لطیف ہی اور ہوا لطف سے
کثافت چاہیئے تا بواسطہ اوس کثافت کے مرئی اور ظاہر ہووے
علی ہذا القیاس لطافت حق اگرچہ ہست و موجود ہی دائما او
تابان و درخشان لیکن بی وساطت امر و نہی اور خلق و قدرت
جبتک شرح سابقہ امور مذکورہ کے نکرین کوئی دیکھ نہیں سکتا
پس معلوم کیا ہمنے کہ نطق مثل آفتاب لطیف ہی اور تابان
دایم غیر منقطع مگر تو طالب ہی کثافت کا اور محتاج وساطت کا

که شعاع آفتاب کو دیکھتا ہی نه آفتاب کو جب اس مقام پر پہونچے
که اوسنے شعاع و لطافت کو بی وساطت و کثافت دیکھی اور
ساتھہ اوسکے خوگر اور تماشا اوسکے مین گستاخ ہووے اور
قوت پکڑی پس عین اوسکی بای لطافت مین رنگہای عجیب
اور تماشا ہای غریب دیکھی اور کیا عجب که وه نطق دایم آدمی
مین ہووے کبھی یا نه کبھی اگرچه اندیشه مین ہی اوسکے نطق نہو
لیکن ہم اوسی ناطق کہه سکتے ہین بالقوه جیسا که انسان کو
حیوان ناطق گو بالفعل اوسمین لوازم حیوانیت و نطق موجود
نہووین که بالفعل وجود و ظہور اونکا شرط نہین آدمی تیت حالات
یا خادم و عابد خالق ہی یا فقط خادم خلق یا خاموش عابد
و خادم خالق نه مخلوق خا یہ ان دونو مراتب سی خدا نه حاضر
ہی اور نه غایب بلکه آفریننده اور پیدا کننده دونو کا پس وه
غیر ہی دونو کا اسلیئے که اگر وه حاضر ہی پس غایب ضد ہی

حاضر کی اور ضد خالق ضد نہین ہو سکتی اور اگر غایب ہی
پس حاضر ضد ہی غایب کے پس معلوم ہوا کہ غایب کوئی ہی اور
جسنے حاضر کو پیدا کیا اور شریک باری ممتنع الوجود ہی اور
پیدا کرنے مثل مین اپنی مثل کو ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی اور
ایجاد الشئی لنفسہ اور یہہ دونو منتفی ہین پس آدمی جب اس
مقام پہ پہنچی چاہی کہ عقل کو دخل نہ ہوی کہ یہہ دریای ذخار
ناپیدا کنار ہی اکثر اسمین غرق ہوئی **بیت** درین ورطہ
کشتی فرو شد ہزار ٭ کہ پیدا نشد تختۂ بر کنار ٭ تمام سخن اور
تمام علوم و ہنر و حرفہ مزہ اور چاشنی اس سخن کی رکھتے
ہین کہ اگر یہہ نہو کسی کام و ہنر اور حرفہ مین لذت و مزہ باقی
نرہی غایۃ ما فی الباب یہہ ہی کہ وہ نہین جانتی اور جاننا
شرط نہین چنانچہ ایک مرد طالب و خواستگار زن مالدار
کا ہوا کہ وہ گلۂ اسپ و گوسپند وغیرہ بہت رکھتی تھی

سیہ مرد بہ سبب لذت و مزہ اوس زن کے تیمار و خدمت اوس
اسپ و گوسپنہ کی کرتا ہی اگر وہ زن درمیان سی بر خاستہ
ہو جاوے اون کاموں مین کچہہ لذت و مزہ نہ ہی اور سرد و بے
جان رہی اسیطرح تمام علوم و فنون اور ہنر و حرفی زندگی
خوشی و گرمی بر تو ذوق سے رکہین اگر ذوق ہووی سب کاموں
مین ذوق و لذت نپاوی اور سب بی حیات و مردہ زین
تمثیل اگر کوی کسیکے حق مین کلمۂ نیک کہی وہ خیرہ نیکی
طرف اوسکے عاید ہووی گویا بحقیقت وہ حمد و ثنا اپنی کرتا ہی
نظیر اس سخن کا یہ ہی کہ کوئی گرد خانہ اپنی سکے گل و ریحان سبز
کری جب نظر کری گل و ریحان دیکہی اور دایم مقیم بہشت
ہووے جو آدمی خو کرد مشغول بخیر ہو المحبوب اوسکا ہوا جب
اوس خیر و نیکی کو یاد کری محبوب کو یاد کری اور یاد کرنا
محبوب کا گل و گلستان ہی اور روح و راحت اور حق جو مین

کسیکے بدکہا یا بیدی یاد کیا وہ شخص اوسکی نظر مین مبغوض

ہوا جو اوسی یاد کری یا خیال مین لا وی ایسا ہی کہ گویا

مار وکژدم یا خار وخاشاک اوسکی نظر مین روبرو آئی پس یا

اگر ہوسکے کہ آدمی شب ور وز گل وگلستان اور ریاض

ورم دیکہی اور گلستان سیر جنان کری کس لئے تا بستان یا رستان

مین پڑی پس جسکو دوست رکہی تا ہمیشہ گل وگلستان مین

رہی اور جسکو دشمن رکہی خیال وتصور اونکا نظر اوسکی

مین راسخ وقایم رہی اور شبانہ روز خارستان ومارستان

مین سلطان ہیجان اور افتادہ رہی او لیا جسکو دوست

رکہین اور نیک دیکہین پس یہہ امر واسطے غیر کے نہین کرتی

بلکہ واسطے اپنی تا مبادا خیال مبغوض ومکروہ نظر اونکی

مین آوی جو کہ ذکر مردم اور خیال اونکی سے اس اردنیا مین

لابد وناگزیر ہی پس اولیائی ہمیشہ کوشش فرماتی کہ یاد

وذکر اونکی مین بجز مطلوب و مرغوب شی دوسری نہ آوی تا

کراہیت مبغوض و مشوش رہزنی اونکی نکری پس جو کہ آدمی

خیر و شرسی خلق کے حق مین کرتا ہی وہ سب اوسکی طرف عاید

وراجع ہوتا ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا مصرع ہرکسی می

درود عاقبت کار کہ کشت وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

خَيْرًا يَّرَهٗ ط وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ط

یعنی جو کہ کری باندازہ ذرہ نیکی دیکھی بروز جزا ثمرہ نیک اوسکا

اور وہ کہ عمل کری کار بد بمقدار ذرہ دیکھی بروز قیامت

وبال ونکال اوسکا کسینی سوال کیا کہ علم غیب خاصہ ہے

خدا کا ملائکہ نی پیش از وقوع واقعہ کیونکر معلوم کیا کہ فساد و

سفک دما آدم پر گواہی دی فرمایا اسکی دو وجہ ہین

ایک منقول اور ایک معقول وجہ منقول یہ ہی کہ ملایکہ

لوح مین دیکھتی تھے کہ ایک قوم پیدا ہووی صفت اوسکی
یہہ ہووی اوس سبب سی آگاہ وخبردار تھی اور وجہ دوسرے
وہ ہی کہ ملایکہ نی راہ عقل سے استدلال کیا کہ وہ قوم
خاکی ہووے اور حیوانیت اوسپر غالب گو مادہ نطق ہی
رکھتی ہون مگر بسبب غلبہ حیوانیت فسق اور خون ریزی اونسے
سرزد ہووے کہ لوازم غیریت سی ہین اور قول ایک قوم کا
یہہ ہی کہ ملایک عقل محض اور خیر صرف ہین اونہین کسی
کام مین کچھہ اختیار نہین جیسا کہ آدمی حالت خواب مین
کوئی کام کری یا کلمہ کفر و توحید زبان اوسکی سی خارج ہووے
یا زنا یا اور کوی امر نامشروع اوس سے ظہور مین آوی ملوم و
ومعترض نہین ہوتا حال ملایک کا بیداری مین ایسا ہی ہے
کہ بی اختیار ہین بخلاف آدمی کے کہ اوسی اختیار حاصل ہی
سب چیزین آزو ہوس حرص وہوا سی بقصد وارادہ اپنی کے

کرتا ہی اور یہہ صفت ہی صفات حیوانیہ سی پس حال اونکا
ضد ہی حال آدمیون کے اور بباطن ہر فرشتہ کی ایک لوح ہی
نور سی کہ بقدر وقوت اپنی کے احوال عالم اور ما فیہا معلوم
کرتا ہی جب وہ شئی بوقت اپنی کے ظہور کرتی ہی اور وجود
مین آتی ہی اعتقاد اونکا اور عشق و مستی بذات باری عز
اسمہ زیادہ ہوتی ہی اور تعجب بعظمت و غیب دانی حق تعالے
افزون ہر چند وہ زیادتی و افزونی اعتقاد و عشق لی لفظ
و عبارت تسبیح اونکی ہی ۔ ایک نی شیخ اپنی سی سوال کیا
کہ محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم باوجود اوس عظمت و
جلال کے کہ لولاک لما خلقت الافلاک یعنی اگر وجود یا وجود
حبیب میر یکا نہوتا مین افلاک کو نہ پیدا کرتا خود حضرت
فرماتی ہین یا لیت رب محمد لم یخلق محمدا ای کاش
آفریدگار محمد کا نہ پیدا کرتا محمد کو پس توفیق ہین القولین

کیونکر ممکن ہی شیخ نی فرمایا سخن بمثال روشن و ہویدا ہوتا ہی
ہم ایک مثال بیان کرتی ہین تا اوسی سر اس سخن کا معلوم
و مفہوم ہووی ایک مرد کسی دیہہ مین ایک زن پر عاشق تہا
دونو باہم بعشرت و کامرانی اور دیدار یکدیگر مدت حیات
اپنی بسر لیجاتی تہی ناگاہ حق تعالی نے اونہین غنی و تونگر کیا
بعطار گوسپند و گاو و اسپ و مال اور زر اور خدم و حشم
و غلمان و فور حشمت و تنعم سی ارادہ شہر کا کیا اور ہر ایک نے
سرائی کلان بادشاہانہ خرید کیا اور بخیل و حشم اوس سرا مین
سکونت اختیار کی مرد نی ایک سمت اور زن نی بطرف
دیگر جو حال اس روش پر واقع ہوا وہ عیش و تنعم و وصل
بفراق متبدل ہوا دل ہر ایک کا پنہانی جلتا تہا و مثال ماہی
بی آب مضطرب و بیقرار اور بی خور و خواب رہتی تہی
کچہہ تدبیر بن نہ آتی تہی آخر الامر جو سوختگی بحد کمال پہنچی نالہ و

فغان اونکا محل اجابت واقع ہوا اور تیر دعا و آہ بہدف

مراد پہنچا اسباب و گوسفند و گاؤ و اسپ وغیرہ نے بتدریج

رو بہ تنزل و نقصان رکہا اور بعد مدت دراز مردوزن پہر

اوسی بخشتستان مین مجتمع اور باہم ہوئے اور بعیش و وصل مشغول

ہوئے تلخی فراق یاد آئی اور حدیث یالیت رب محمد لم یخلق

محمدا برزبان جاری ہوئی وقتی کہ جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجرد تہی

بعالم قدس اور ہردم بوصل حق سبحانہ بالیدہ ہوتی تہی اور

دریائی رحمت ناپیداکنار مین مثل ماہی غوطہ زنی کرتی تہے

ہرچند اس عالم مین جناب حضرت رسالت مآب کو شرف نبوت

اور ہدایت خلق اور عظمت و شہرت حاصل ہوئی لیکن جسوقت

وہ عیش و وصل یاد فرماتی تہے بحدیث مذکور گویا ہوتی تہے

کہ ای کاشکے مین پیغمبر نہوتا اور اس عالم مین کہ بہ نسبت اوس

عالم وصال مطلق کے سراسر بار اور رنج ہی کیا خوب ہوتا

مثلا ایک دزد نی دزدی کی بادشاہ نے اوسی دار پر کھینچا پس
وہ ہی بحقیقت واعظ و ناصح مسلمین ہی اسلیئی کہ جو دزدی کرتی
حال اوسکا یہ ہی اور ایک کو سلطان نے بجہت راستی و امانت
بہ تشریف خلعت مشرف کیا بنفس الامر وہ بھی پند دہ مسلمین
ہی لیکن وہ دزد اور طرح سی اور امین اور روش سی مگر فرق بین
الواعظین معلوم و مفہوم کرنا چاہیئی بعدم و ایجاد اوس عالم میں
دو تو بجوشش ہین اور ایکدوسیرسی نادم و شرمندہ اسلیئے کہ منصب
اذ مرتبہ ایجاد منافی و متضاد منصب عدم کی ہی اور رتبہ عدم
مخالف مدرجہ ایجاد اور با ضداد تمام اشیا ظہور پکڑتے ہین
لیکن بنا اس عالم کی غفلت پر ہی اور بالیدگی اس جسم کی تمام
و کمال غفلت سی ہی اور غفلت کفر ہی اور وجود دین کہ
مرادہی آگاہی سی بی وجود کفر غفلت ناممکن اسواسطے کہ
دین ترک کفر ہی اول کفر چاہیئی تا اوسی ترک کری اور دو فقرہ

جز لا یتجزی ہی کہ خالق دونوں کا ایک ہی اگر خالق ایک نہو تا۔
متجزی ہونے پس جو خالق ایک ہی وحدہ لا شریک لہ ہووے
فرد کفر و اسلام در رہش پویان ٭ وحدہ لا شریک لہ گویان
فصل ما فضل ابوبکر بکثرۃ صلوٰۃ او صوم و صدقۃ بل وقربہا فی قلبہ فضیلت حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی اور وانسبر ابتروی کثرت نماز یا روزہ یا صدقہ
کے نہیں ہی بلکہ ایک ا ور چیز سی ہی کہ وہ دل اوسکے مین ہے
محبت خدا اور عشق رسول سی ۔ بروز قیامت نماز و روزہ
اور صدقات سبکو لاوین اور میزان مین رکہین لیکن جب
محبت کو لاکر ترازو مین رکہین گنجایش نہ رکھے معلوم ہوا
کہ اصل سب چیز کی محبت ہی اگر آدمی اپنی دلمین محبت دیکہتا
ہی چاہئی کہ اوسی زیادہ کرے کہ سرمایہ محبت طلب ہی پیدا ہوئی
کہ محبت کو طلب زیادہ کری پس جبکہ اپنی مین طلب معلوم

کری تک و دو اور جسب وجو سی غافل نہ ہی حرکت ضرور ہی
کہ حرکت مین برکت ہی جاتا مرد کا بطرف دوکان کی بجز غرض
حاجت اور کوئی فایدہ اوسمین نہین ہی حق تعالی رزاق
روزی دہ ہی اگر خانہ نشین ہووی مدعی ہی استغنا کا روزی
ہرگز فزود نہ آوی جیسیکہ مادر بی طفل کو بے گریہ شیر نہین
دیتی اگر طفل اندیشہ کری کہ گریہ میرا عبث اور بیفایدہ ہی
تو شیر سی باز رہی حالانکہ سب جانتی ہین کہ سبب شیر گریہ ہی
جیساکہ حضرت مولانا روم قدس سرہ مثنوی مین فرماتی ہین
بیت تا نگرید طفل کی جوشد لبن ؛ تا نگرید ابر کی خندد چمن
اگر کوئی یہہ خیال کرے کہ اس رکوع وسجود مین کیا فایدہ حاصل
ہی مین کیون بجا لاؤن اوس سے یہہ سوال چاہیی کرنا کہ تو
اگلی امیر ورئیس کے جا کر کیون بجا آوری خدمت کرتا ہی پس
معلوم ہوا کہ امیر بسبب خدمت رحمت کرتا ہی اور نان دیتا ہی

فرماتا ہی اور رحمت گوشت و پوست نہین رکہتی کہ ظہور اوسکا
بسبب اوسکے ہوتا ہی بعد از مرگ یہہ گوشت و پوست
قایم و برجا ہی اور خواب و بیہوشی مین بہی لیکن یہہ خدمت
ضایع ہی آگے اوسکے پس جانا ہمنی رحمت کہ بدل امیر و
رئیس مضمر و پوشیدہ ہی منظور و مرئی نہین ہوتی پس
چونکہ ہم شئی نامرئی کو بحجاب گوشت و پوست خدمت کرتی
ہین اور اوسی دیکہتی نہین ہین ممکن ہی کہ ظہور و صدور اس
صفت کا بی گوشت و پوست ہووے اگر وہ شئی کہ گوشت
و پوست مین ہی پوشیدہ ہوتی ابو جہل و مصطفے صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم ایک ہوتے اور کچہہ فرق درمیان اونکے
ہوتا کوش کر اور گوش شنوا ظاہر مین دونو ایک ہین
کچہہ تمیز و تفرقہ نہین شنوائی اوسمین پوشیدہ ہی محسوس
و منظور نہین پس اصل اوسکی عنایت ہی جیسیکہ ایک امیر کے

دو غلام ہین ایک بسیار خادم اور دوسرا کاہل بخدمت و بندگی گرمحبت وعنایت امیرکی بہ نسبت کاہل زیادہ بندہ خدمت گذار سی ہی لیکن اوس بجا آورخدمت کو بہی ضایع ومعطل ومحروم نہین چہوڑتا مثلا چشم راست اورچشم چپ اوردست راست اوردست چپ اورپای راست وپای چپ لیکن عنایت بچشم راست متوجہ ہوئی اوریہی قیاس کرنا چاہئی شہور وایام مین کہ رمضان کو باقی شہور پر اورجمعہ کو باقی ایام پر فضیلت وافزونی ہی پس اس رمضان اور جمعہ نی کیا خدمت کی کہ شہور وایام دیگرنی نہین کی الا بعنایت مخصوص ومشرف بہ تشریف فضیلت ہوئی کہ جمیع امور موقوف ومنحصراوپر عنایت کے ہین اورباقی بہانہ اگرکورکہی کہ مجہی کوریدا کیا ہی بینائی کہانسی لاؤن مین معذور ہون اس کہنی سی کوری اورمعذوری اوسکی زایل ومرتفع نہین ہوتی پس فقط کہنا

کہور و لنگ کا کہ مین معذور رہون اوسکے حق مین نافع و
سود مند ہنو وی اور نہ تکلیف شرعی مرتفع ہیہ کفار کہ رنج
دکہہ مین افتادہ ہین اوسی راحت سمجہتی ہین اور ان ان
اکثر راحت مین غافل و فراموش کار رہوتا ہی اور رنج
مین یادگار جیسیکہ رنجوری و زندان و درد دندان و دیگر
اوجاع و مخاویف و تکالیف مین یاد و رجوع الی اللہ کرتا
ہی ہپس رنج باعث ہی ارتفاع حجاب غفلت اور یاد گاری
حضرت حق کا لیکن بوقت حصول صحت اور ازالہ تکالیف
پہر حجاب غفلت پیش آتا ہی اور کہتا ہی جو ذات کہ ورا
الورا اور خارج عن الادراک ہی اوسے کیا طلب کرون
اور جستجو اور کس سے پوچہنا چاہیی کہ شاید تونی رنج و ایذا
مین خدا کو پایا تہا کہ ہر ساعت یار یار لیل و نہار اوسی
پکارتا تہا پس معلوم ہوا کہ تو خود طالب رنج ہی رنج کو

اوپر تیری مستولی کرین تا توذاکر حق ہووی پس دوزخی
راحت مین یاد خدا سی غافل تہے یاد اوسکی نکرتی تہے
دوزخ مین واقع ہووین تا شب و روز یاد اور ذکر حق سے
غافل ہنووین کہ پیدائش عالم اور آسمان زمین اور ماہ و
خور اور سیارات سعد و نحس سبکے واسطے ذکر و عبادت
کی ہی سب تسبیح اوسکی کرتی ہین مگر کفار کہ راحت مین ذکر
الٰہی سی کہ مراد توحید ہی غافل ہین اور مقصود پیدائش سی
فقط عرفان ہی اسلیئے جہنم مین داخل ہووین تا ذاکر
ہووین لیکن مؤمنین موحدین کو حاجت رنج عقبی نہین کہ
وہ راحت دنیا مین اوس رنج سی غافل نہ تہی دایم اوس
رنج کو حاضر دیکہتی تہے جیسا کہ کودک عاقل کو ایکبار یا
بزنجیر کرین پس وہ اوس تکلیف کو فراموش نہین کرتا
مگر کودک کودن فراموش کرتا ہی اوسی ہر لحظہ زنجیر

چاہئیے اور مثل اسپ زیرک کے کہ ایکبار مہماز کہا کر حاجت مہماز دوسری کی نرکہی سوار اپنی کو بمراحل و منازل لیجاوے اور ہرگز اوس مہماز کو فراموش نکری لیکن اسپ بدخلقت بار بار محتاج مہماز ہوتا ہی اور فراموش کرتا ہی وہ لایق سواری نہین بلکہ سزاوار بار برداری

فصل

سماعت متواتر حکم رویت رکہی جیسا کہ رویت سی علم یقینی حاصل ہوتا ہی علی ہذا القیاس سماعت متواترہ سی اور بسا اوقات قول ایک شخص کا حکم تواتر رکہی جیسے قول رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قول بادشاہ کہ ایک شخص ہی مگر قول اوسکا برابر لاکہہ مرد کے ہی کوئی اوس سے انحراف و سرتابی نہین کرسکتا جو حال انبیا اور حکام ظاہری کا یہہ ہی یہی بعالم ارواح بالاولی اگر کسیکو بالفرض سیر تمام عالم بنا بر طلب مطلب یا تحقیق مسئلہ حاصل کی چونکہ گوش ہوش

اور چشم اوسکی اوس مطلب سی پر ہی وہ حکم قُلْ سِیْرُوْا

فِی الْاَرْضِ مین داخل نہین سیر اوسکی بنا بر خرد پیاز و سیر

ہی کہ وہ غرض اوسکی تہی اور غرض حجاب ہی لیس حجاب

غرض درمیان سی اوٹہا کر سیر کری اور بنظر عبرت دیکہی

تا مقصود حاصل ہووی بزمانہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

ایک شخص تہا نہایت پیر فرتوت یہانتک کہ دختر اوسکی

مثل اطفال شیر دہی اوسی کرتی تہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نی اوس دختر کو فرمایا کہ اسوقت مین مثل تیری فرزند خدمت

گذار پدر نہین ہی اوسنی جواب دیا کہ حضرت راست فرماتی

ہین مگر خدمت میری اور پدر میرکی مین فرق ہی اگرچہ مین

خدمت گذاری پدر مین کوتاہی نہین کرتی الا پدر بوقت

خدمت و پرورش میرکے خایف اور دست بدعا رہتا

تہا کہ مبادا کوئی آفت و آسیب مجہی پہنچی اور مین خدمت

اوسکی بجا لاتی ہون اور شب و روز دعائی مرگ پدر کرتی

ہون، تا اذیت و تکلیف خدمت مجہسی منقطع ہووے اگرچہ

خدمت گذار ہون الا فرق خدمت اوسکی اور میری مین یہی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہذا افقہ من عمر یہہ دختر

عمر سے دانشمند زیادہ ہی مینے حکم بظاہر کیا اور اسنی مغز

سخن و مطلب بیان کیا فقیہ وہی ہے جو کہ مغز شئی اور اوسکی

حقیقت پر مطلع اور آگاہ ہووے حال و حقیقت صحابہ رضی

اللہ عنہم یہی تہے کہ قدح اپنا اور مدح غیر کی فرماتی تہے اکثر اشخاص

ایسی ہین کہ قوت حضور نہین رکہتی اور غیبت مین خوشتر و

بہتر ہین جیسا کہ روشنائی روز آفتاب سی حاصل ہی الا

اگر کوئی تمام روز بقرص آفتاب نظر کرے اوس سے کچہہ اور

کام نہ آوی اور چشم اوسکی خیرہ ہووے پس اوسی مشغولی بکار

بہتر ہی نظر سی بقرص آفتاب پس معلوم ہوا کہ طلب حق مین

لرزہ وخوف وعشق ضرور ہی جبکہ خوف نہو لازم ہی کہ خدمت
خائفین بجا لاوے ہرگز کوئی میوہ تنہ درخت پر روئیدہ نہین ہوتا
اسیلئے کہ اوسمین جنبش و لرزہ نہین اغصان لرزان وجنبان ہین
پس میل وجنبش سبب ثمر مراد ہی فایدہ الزیادۃ علی
الکمال نقصان زیادتی اوپر کمال کے نقصان ہی جیسا کہ
عین الدین اور معین الدین اور احد واحد مین وقتیکہ وہ زیادتی
مرتفع ہووے عین کمال ظہور کرے کہ انا احمد بلا میم اور مثل
عدد واحد کہ ترکیب سب اعداد کی اوسی سے ہی اور وہ سب سے
دری اور بالا ہی الا کوئی عدد اوس سے خالی نہین اسیطرح
ظہور صفات باری عز اسمہ سب اشیاء مین ہی اور ذات
اوسکی دری ہی سب سے حدیث شریف مین وارد ہی تخلقوا
باخلاق اللہ غرض اوس سے ہی اراستگی باخلاق الٰہی ہی ہر فرد
انسانی کو مگر نبی پر اظہار قوت حق واجب ہی اور تنبیہ مبعوث

لیکن اوپر ولی کے واجب نہین کہ اوس شخص کو مقام استعداد
پہنچا وی کہ وہ کار حق تعالی ہی اور صفات حق دو ہین قہر
انبیا مظہر ہین دونو کے اور مومنین مظہر لطف اور کافرین
مظہر قہر ہین مقربین اپنی تئین انبیا مین دیکہتی ہین بخلاف
منکرین کے اسی سبب انبیا کہتی ہین کہ ہم تم مین سے ہین اور
تم ہم مین سی باہمدگر یکانگی اور جدائی نہین اگر کوئی شخص کہے
کہ یہہ ہاتہہ میرا ہی کوئی گواہ اوس سے اوپر اس وعدے کے نہ طلب کرین
اسلیئے کہ وہ جزء متصل بہ بدن ہی لیکن اگر کہی کہ فلانا بیٹا میرا
ہی اوس سی گواہ طلب کرین اسواسطے کہ پسر جزء منفصل
ہی **فصل** بعضی کہتی ہین کہ محبت سبب ہی خدمت
کا اور یہہ بات نہین بلکہ میل محبوب مقتضی خدمت ہی اگر
محبوب چاہی کہ محب بخدمت مشغول ہووی محب سی تمام
خدمت عمل مین آوی اور اگر محبوب اوس سے خدمت نچاہی ترک

خدمت محبوب حقیقت منافی محبت نہین الا محبوب شریعت
منافی ہی آخر اگر وہ خدمت نکری وہ محبت اوسمین خدمت
کرتی ہی بلکہ محبت اصل ہی اور خدمت فرع اگر آستین جنبش
کری وہ جنبش دست سی ہووی مگر یہہ ضرور نہین کہ اگر دست
دست نہ جنبش کری آستین بہی حرکت نکری مثلا ایک شخص
جبہ بزرگ پہنی چنانکہ جبہ مین غلطیدہ ہووے اور جب حرکت
حرکت نکری ہوسکتا ہی مگر یہہ ممکن نہین کہ جبہ بی جنبش
شخص حرکت کری مگر بعض ایسے ہین کہ جبہ کو شخص اور آستین
کو دست اور موزہ کو پا گمان کرتی ہین یہہ دست و پاؤ
آستین و موزہ دست و پا نہین دست و پا اور ہی کہتے
ہین فلانا زیر دست فلانی کا ہی اور فلانی کو اسقدر دسترس
ہی اصلا غرض اون دست و پاسی یہہ دست و پا نہین اعتبارات
مختلف ہوتی ہین مگر ذات کو تبدل و تغیر نہین ہوتا مثلا

کسینے بوقت بزم لباس رزم آراستہ کیا اور سلاح باندہی
اور خود سر پر رکہا اسلئے کہ وقت ہی جنگ کا لیکن جب
بزم مین آوی اوس لباس کو اوتاری اسواسطے کہ وقت
مشغولی اور کام کا ہی مگر وہ شخص تو وہی ہی اوسمین بجز تبدیل
لباس ہور کچہہ ظہور مین نہین آیا مگر تونی اوسی اور لباس
مین دیکہا تہا جسوقت اوسی تو تصور کری وہی شکل و لباس
یاد دلاوی اگرچہ اوسنی سو لباس اور تبدیل کیئی ہون مثلاً
کسینے انگشتری ایک جگہہ گم کی ہو اگرچہ انگشتری وہان
نہو وہ گرد اوسی جگہہ کے پہرتا ہی جیسیکہ صاحب تعزیت
گرد گور میت کی پہرتا ہی اور طواف اوس جگہہ کا کرتا ہی
اور بوسہ دیتا ہی بی خبر حال انگشتری اور میت سی حق
تعالی بصنعت اپنی اور قدرت کی اکثر ایسی تغیر و تبدیل
فرماتا ہی ساتہہ حکمت اپنی کی آدمی اگر بکال مید اپنی سکے

ایک لحظہ گور مین بیٹھی خوف ہی دیوانگی کا پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ
جبکہ آدمی نے دام کالبد اور قالب تن سی ہائی پائی کب
وہان رہا ہو حق تعالی نے بنابر تخویف قلوب اور تجدید عبرت
نشان رکہا ہی تا لوگونکو وحشت گور اور خاک تیرہ سی خوف
وہراس بدل پیدا ہووی جیسا کہ کسی راہ مین کاروان کو مارین
اور لوٹین دو تین سنگ باہم اوس جگہہ رکہین واسطے
نشان کے کہ یہان جای خطر و خوف ہی یہہ قبور ہی نشان
محسوس ہین بنابر خطر تا وہ خوف بنظر اہل نظر اثر کری مثلاً
اگر کہین کہ فلان تجہسے ڈرتا ہی پی صدور فعل اوس سے تجہے
حق اوسکے مین مہر و محبت زیادہ ہووے یقینا اور اگر بالعکس
اسکے کہین بمجرد اسکے دل اوسکے مین غیظ و خشم پیدا ہووے
یہہ تک دو اثر ہی خوف کا تمام عالم مصروف تک و دو ہی
مگر ہر ایک مناسب حال اپنی کے اس لئے کہ طلب اور نتیجہ ہر ایک

کی مختلف ہی مگر جو کہ وہ طلب و نیت محسوس نہین جب کہ
وہان پہنچا معلوم ہوا کہ بعد تک کے دولبسیار بمنزل مقصود فائز
ہوا جیسیکہ کوئی بزیر آب جاتا ہی کوئی اوسی نہین دیکہتا
ناگاہ اوسنی سر اپنا آب سی نکالا معلوم ہوا کہ وہ بآب جاتا
تہا **فصل** بدل دوستانِ خدا اس دار دنیا مین بہت
رنج پوشیدہ ہین کہ کسیطرح زایل و جدا نہو وین نہ ساتہ کہانی
اور سونی اور پہر نیکے الا بدیدار دوست کہ لِقَاءُ الْخَلِیْلِ
شِفَاءُ الْعَلِیْلِ ملاقات دوست تندرستی و شفا ہی بیمار
عشق کی تا بحدیکہ اگر منافق ہمنشین مومنین ہووے تاثیر صحبت
اونکی سی بظاہر مومن ہووے مثل قول حق سبحانہ کے وَاِذَا
لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا یعنے جسوقت ملاقات
کرین کفار مومنین سی کہین ہم مؤمن ہین پس کیونکر ہو کہ ہمنشین ہو
ساتہ مومن کے ہمنشین ہو دیکہہ کہ اوسی کیا منافع رسانی

کری یہ نسبت تاثیر صحبت کے منافق مین دیکھہ کہ بشیم مجاورت
عاقل سی بساط منقش ہوے اور خاک وسنگ وخشت بمجاورت
بنا، سرای خوب ہوے پس صحبت مؤمن بمؤمن بطریق اولی
تاثیر کری جبکہ صحبت نفس جزوی اور عقل مختصر سے جمادات
ساتھہ اس مرتبہ کے پہنچے پس سایہ عقل کلی کو قیاس کرنا چاہیے
کہ کیا عقل و فرہنگ رکہی کہ اوس سے یہہ ہفت آسمان اور
ماہ وخور اور ہفت طبق زمین پیدا ہوئین یہہ سب موجودات
سایہ اور پرتوہ ہین عقل کلی کی سایہ عقل جزوی کا مناسب
اوسکے اور سایہ عقل کلی کا لایق اوسکے ہی اولیا، حق غیر ان
سموات آسمان اور مشاہدہ کرتے ہین کہ یہہ سموات اونکی
انکہہ مین نہین آتے اور حقیر معلوم ہوتی ہین نسبت پا اونپر
رکہکر گذری ہین بیت آسمانہاست در ولایت جان
کار فرمائی آسمان جہان ؛ کچھہ تعجب نہین کہ ایک آدمی آدمیون

سی یہہ خصوصیت پاوی کہ پانو اوپر کیوان سکے رکہی ہم سب
جنس خاک تہی حق تعالی نے ہم مین ایسی قوت ودیعت رکہی
کہ ہم جنس اپنی سی ساتہہ اوس قوت کے ممتاز ہوئی اور متصرف
بتصرف ملکی کہ جو چاہین تصرف کرین اور جسطرح چاہین کام
مین لاوین کبہی اوسی بالا اور کبہی بزیر لیجاوین کبہی بسر اور
محل بناوین اور کبہی کاسہ وکوزہ اگر حق تعالی تمیز نہ دیتا یہہ تصرفات
جداگانہ کہانسی حاصل ہوتی اور مثل جمادی حس و حرکت
ہوتی اور بیخبر اوسنے ہمکو خبردار و آگاہ کیا پس وای صد وای
کہ ہم اوس سے بیخبر و غافل ہوویں **تمثیل** ایک گربہ تہی
صیاد و بیباک لوگ گرفتاری اوسکی چاہتی تہے ممکن و میسر
ہوتی تہی ایکروز وہ گربہ بصید مرغ مشغول تہی اور بہمہ قوی متوجہ
بمرغ اوس حالت مین کہ وہ مشغول بصید مرغ تہی غافل ہوئی
گرفتار کر لیا پس آدمی کو چاہیی کہ بکلی کار دنیا مین مشغول

ہو وی اور فکر دنیا مین عمر عزیز اور وقت شریف ضایع
کری آرزدگی مخلوق سہل اور آزردگی خالق دشوار رفع
آرزدگی مخلوق بحول وقوت الٰہی ممکن کہ قلوب عباد ماوسکے
ہاتھ مین ہین پہر مقلب القلوب اونہین جہربان کرسکتا ہی
اگر نعوذ باللہ وہ رنجیدہ اور آزردہ ہوا کون پہیر سکتا ہے
ایک شخص کہتا تہا کہ بحالت استغراق میرے سکے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور ملک مقرب گنجایش نرکہین شیخ نے
فرمایا تعجب ہی کہ بندہ کو ایسی حالت لاحق ہو کہ اوسمین
محمدؐ نہ سماوین کیا محمدؐ کو ایسی حالت ہنووی کہ تجہہ جیسا گندہ
دہن اور گندہ بغل وہان نہ گنجایش رکہی۔ ایک مسخرہ
چاہتا تہا کہ بادشاہ کو ہنساوی ہرگز ہو نہ سکتا تہا کہ مزاج
سلطان نہایت مکدر رہتا اتفاقا بادشاہ لب دریا سیر کرتا
تہا اور بجانب مسخرہ متوجہ اور نظر نکرتا تہا اور بآب نظر

کر رہا تہا مسخرہ نے عاجز ہو کر کہا کہ بادشاہ اس آب مین
کیا ملاحظہ و نظر فرماتے ہین کہ اسقدر متوجہ ہین فرمایا قلتبان
کو دیکہتا ہون عرض کیا بندہ بہی کو رہنین غرضکہ جب آدمی کو
ایسی حالت طاری ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گنجایش
نرکہین کیا تعجب کہ محمد صلعم کو بہی ایسی حالت لاحق ہو کہ
بجہسا بے ادب گندہ دہن وہان گنجایش نرکہی آخر یہہ
حالت کہ بجہپر طاری ہوئی بفیض و برکت اوسی ذات
بابرکات اور تاثیر اوسی کی سی ہی اسواسطے کہ اول عطاء و
فیضان ذات باری عز اسمہ سے حضرت پر ہوتا ہی اور حضرت
سے اوروں پر سنت الٰہی اسیطرح جاری ہی کہ حق جل ذکرہ
فرماتا ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ اول تمام رحمت و برکت نثار حضرت رسالت
مرتبت ہوتی ہے اور بوساطت اونکی کہ فرمایا وَعَلٰی

عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اور عباد پر راہ حق نہایت مخوف

و سربستہ تہی اول حضرت نی جانبازی اور اسپ رانی فرما کر

اوس راہ کو شگافتہ اور وا کیا پس جو کہ راہ یافتہ عنایت

و ہدایت ہوا بطفیل اونکی ہوا کہ ظاہر و پیدا کنندہ راہ حق

حضرت ہین اونہونی ہر جگہہ نشان استادہ کیا اور آگاہ

کیا اسطرف جاؤ اور اسطرف نجاؤ کہ اوسطرف ہلاک ہوگے

جیسیکہ قوم عاد و ثمود اور اگر اس جانب آؤگے خلاص و

نجات میسر ہوگی چنانچہ مؤمنین کو اور تمام قرآن اسی کے بیان

مین ہی کہ فِیْہِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ یعنی قرآن ہی مین ہین

نشانیان روشن جبتک کوئی پیرو شریعت غرا محمدی کا نہووے

ہرگز راہ یاب ہدایت و طریق صواب نہووی کہ حضرت مقتدا

اور پیشوا اسیکے ہین چاہیئی کہ سرمو جادہ شریعت سی انحراف

و تجاوز نکری بیت رہ این است سعدی کہ راہ صفا توان

رفت جز در پی مصطفا ۞ اور دایم مقلد شریعت ہو کر
متبع غوایت نہووی بیت درین راہ جز مرد راعی نرفت
گم آن شد کہ دنبال داعی نرفت ۞ پس براہ شریعت بہوشیاری
تمام قدم رکہنا چاہیئی کہ صراط مستقیم نام ایسی راہ کا ہی
پس جو کہ یہان اس راہ پر قایم رہا بالضرورۃ بآسانی گذرنیوالا
پل صراط کا ہووے اور رحمت کاملہ اول حضرت پر نازل ہوتے
ہی پس بوساطت وطفیل حضرت اونہون پر کہ پیشوا و پیشرو
سبکے حضرت ہین فایدہ بہترین کلام وہ ہی کہ مفید
مطلب ہووے نہ بسیار غیر مفید خیر الکلام ما قل ودل
بہتر کلام کا قلیل مفید ہی سورہ اخلاص اگرچہ قصیر ہی بظاہر
الا رجحان وبلندی رکہی سورہ بقرہ پر اگرچہ طویل ہی نوح
علیہ السلام نے ہزار سال دعوت کی چالیس آدمی ایمان لائے
زمان دعوت حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سب پر

ظاہر و ہویدا ہی کہ بہ نسبت زمانہ نوح علیہ السلام کے کس قدر
کم تہا باوجود اسکے اہل اقالیم نے دعوت اونکی قبول کی اور
ایمان لائی اور کتنی اولیا و اوتاد پیدا ہوئی پس اعتبار کمی
بیشی کو نہین غرض افادہ ہی بعض کو سخن اندک مفید تر ہووے
بسیار سی پس مقصود فایدہ ہی فصل کسی نے عیسی علی نبینا
و علیہ السلام سی سوال کیا کہ یا روح اللہ کونسی چیز دنیا مین اعظم
و اصعب ہی فرمایا غضب اللہ پس کہا سایل نے کونسی چیز نجات
بخشی اس سے کہا کسر غضب اور کظم غیظ اور شکر بمقام شکایت
اسلیے کہ شکر مین محبت خدا ظاہر ہوتی ہی — مولانا بزرگ
قدس اللہ سرہ فرماتی ہین کہ المشکایۃُ عن المخلوق شکایۃ
عن الخالق گلہ و شکوہ مخلوق سی شکایت ہی خالق کی —
آتش حسد و عداوت و غیظ بباطن انسان پوشیدہ ہی
بوقت ظہور اگر اوس آتش مضمرہ سی فی الفور بآب حلم اطفا

چاہیئی کرنا تا سر بلند ہووی اور پہر ظہور نکرے اور اگر اوس

آتش کو بکبریت جوانی اور نفت مجازات مدد کرے پہر دشوار

ہی فرو نشینی اوسکی اور کوئی حجت واسطے خجالت دشمن کے

ستایش و شکر اوسکے سی نہین جلیت برکن برفق سبلت

شان کرچہ دولتند ؛ بشکن بحلم گردن شان گرچہ گردنند ؛—

فصل خدا اور بندہ مین ہی دو حجاب کلان ہین اور باقی

حجاب نہین دو سی ظاہر ہوتی ہین ایک صحت دوسری مال

جبتک آدمی تندرست ہی کہتا ہی خدا کہان مین خدا کو نہین

جانتا اور نہین دیکہتا بمجرد آغاز رنج و بیماری و صعوبت درد

یا اللہ یا اللہ کہتا ہی اور بار بار رجوع الی اللہ کرتا ہی پس

معلوم ہوا کہ صحت حجاب تہا اوسکا اور حق بزیر درد و رنج

پوشیدہ تہا اور اسیطرح مال و تونگری کہ ساتہہ اوسکے

مرادات مہیا کرتا ہی اور شب و روز اوسمین مشغول ہے

جبکہ مفلسی اور بی نوائی نے مونہہ دکہایا قوای نفسانی وشہوانی
ضعیف ہوے **بیت** سستی وتہی دستیت آورد بمن ؛
من بندہ سستی وتہی دستی تو ؛ حق تعالی نے فرعون کو عمر چہار
صد سالہ اور مملکت و بادشاہی اور کامرانی یہہ سب حجاب
ہتی کہ اوسی حضرت حق سے محجوب ودور رکہتی تہی اِسقدرت
چار سو برس مین ایکروز اوسے نامرادی اور درد سر نہوا
تا رجوع الی اللہ کرتا اسی غفلت حصول کامرانی اور ناز ونعم
مین مشغول رکہا اور یاد اپنی سی غافل **بیت** داد حق فرعون
را صد ملک و مال ؛ تا بکرد او دعوی عز و جلال ؛ در ہمہ عمرش
ندید او درد سر ؛ تا بنالد ہر سحر آن بد گہر ؛ پس بورود
درد و رنج اور لحوق افلاس شکر بجالاوی شکوہ و شکایات
نکری وفقنا اللہ بہذا **فصل** اہل غنیم ریاضات
نفسانیہ کرتے ہین تفکر و تعلم و خشوع سی اور اہل زہد ریاضات

بدنیہ کرتے ہین ذکر و تہجد و جوع سے لیکن اہل علم اگر ساتہہ علم
اپنے کے منتفع ہووین فاضلتر ہین اہل عبادت سے جیسا کہ
مسلم و مشہور بین الجمہور ہے اور احادیث اس باب مین
اکثر وارد ہوئی ہین پس صاحب عبادات و زہد نے اگر قدر
دانی علم سے تحصیل کی ہو باخلاص نیت ممکن ہے کہ راہ زہد
و تقوی سے اوسے معرفت حاصل ہووے کہ یہ نسبت معرفت
اہل نظر و فکر وصف اعلی ہو اسلیئے کہ وہ دیکھتا ہے جو
کہ جانتا ہے لیکن یہہ بہت نادر ہے حاصل کلام جسطرح کہ
ایک قوم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
مسایل دینیہ اور تحصیل احکام شرعیہ کرتی تہی و اسطے
پہنچانے اونکے بذوی الحاجات اسیطرح ایک قوم نے تہ
صفہ مسجد بیٹہہ کر بذکر و مراقبہ باطن بستگی اختیار کی تہی
اور ساتہہ کار دوسرے کی مشغول ہوتی تہے اور کہتی ہین

ہمراہ ہر لشکر کے کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجتی

جہاد مین جاتی تھے اور وہ چار سو نفر تھے درویشان مہاجرین سے

مثل ابن مسعود و عمار و مقداد و بلال و صہیب و امثالہم کے اونہین

اصحاب صفہ کہتی تھے اور شان اونکی مین یہہ آیہ نازل ہوئے لِلْفُقَرَاۤءِ

الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنی جو مال کہ براہ خدا صرف کرنا

چاہین اون درویشونکو دیوین کہ حبس کیا ہی اپنی تئین براہ خدا او

اوسکی عبادت مین مشغول رہی ہین اور تحصیل معاش نہین متوجہ ہوتے

اور آیہ بھی اونہین کی شان مین نازل ہوئی ہی وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا

عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ

شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ یعنی دور نکر آگے

اپنی سی اوس جماعت کو کہ یاد کرتی ہین پروردگار اپنی کو ہر صبح و شام

اور قریب رضا اوسکی طلب کرتی ہین نہی تجھی حساب اونکی کچھ مطلب

اور نہ اونہین حجاب تیری کچھ غرض پس بسبب انس اور دور

کرنے اونکے ہیتو کے نہ پایا کہ روشنی اور آیات اور بہی اونکی شان

مین آئی ہین پس وہ اصحاب منشہ صفاتی اور اہل تصفیہ حقہ

اونہین کے پیرو ہین اور دوسری نسبت خاص کسیکے ہاتہہ مین نہین

دیا اور نہ خرقہ اجازت دعوت نام سے ہتہ اس طریق مخصوص

کے کسی سے اخذ کیا ہی اسواسطے کہ بعہد مبارک حضرت رسالت

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہی اور یہہ معاملہ بغیر آنحضرت مستند

نہین ہوسکتا اور وہ کہیں مذکور نہین اور نہ کسینے ادعا کیا

ہی اور خرقہ طامات کو ساتہہ کسیکے اوسنی مستند نہین کیا

بلکہ بحضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یا بعلی کرم اللہ وجہہ نسبت

کیا ہی اور یہہ دونو نسبتین مقدوح ومجروح ہین پس یہہ عطا

وکرامت حق تعالی موقوف اوسکے فضل وعنایت پر ہی ذلک

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہی عطا فرماوے منوط اور

و مربوط اوسیکی ہدایت پر کہ یَهدِی اللّٰہُ لِنُورِہٖ مَن یَّشَاءُ

اور یہہ بقرون و اعصار دیگر نہین ہوسکتا مگر بسبیل ندرت

خال خال واحد بعد واحد کے جیسا کہ حال اوتاد اور ابدال سے معلوم

ہی نہ وہ کہ ہر گوشہ مین مجتمع ہوکر اور دوکان بکروشید واکر کی

بصید خلق مشغول ہووین اور بدام فریب حق نمای لوگونکو

دام ارادت اپنی بیچ ڈالین اور یہہ اصل اصول بدعات اوس

گروہ کا ہی کہ مسمی بصوفیہ ہین اور مشابہ باہل صفوت و صفا

نہ وہ کہ اونسی ہین بلکہ بہوا نفس اپنی کے ایک مرشد بناوین اور

اطلاق نام و وصف تصفیہ کا اس فرقہ پر مثل اطلاق اسم

تصوف کی ہی فرقہ اولی پر والا نہ وہ تصوف پوشی مشہور تہے

نہ اونہین صاف نوشی سے بہرہ تہا لیکن یہہ اپنی تئین سہا تہہ اونکے

ملا اور مشابہ کرتی ہین اور وہ بیم نامی انکے چنگل خلق سی رہائی

پاتی ہین اگر کوئی کبہی اور سوال کری کہ مذمت ونکو بیش تصوف کے

بواسطہ اسم کی ہی یا برسم یا باعتبار طریق یا مقصد کے ہم جواب
سایل ہین یا کہین کہ ہم بواسطہ اسم اور ہم بجہتہ رسم اور ہم باعتبار
طریق اسلیئے کہ اسم صوفی پر علی الخصوص مذمت وارد ہوئی ہی
اور معلوم ہی کہ علی العموم اپنی تیئن علم و انگشت نما کرنا بلبیاس
مخصوص جیسا کہ شعار اس جماعت کا ہی صوف پوشی سی اور تسمیہ
سا تہہ اس اسم کی ماخوذ اوسی شرعا ملوم و مذموم ہی پس یہہ تمام
رسوم غیر مشروعہ سماع اور حال وغیرہ افعال شنیعہ اور فضایح
صریحہ سی ہین تفصیل اونکی موجب تطویل ہی اور یہہ مذمت
باعتبار خلط و امیزش جادہ شریعت کے بطریقۂ بدعت ہی وگرنہ مجرد
زہد و عبادت حاشا مذموم نہین بلکہ مود ای مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ
وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ یعنی نہین پیدا کیا مینے جن و انس کو
مگر بواسطے عرفان کے علت غائی ہی پیدایش انسانکی اور وسایلہ جلیلہ
ہین
ادراک جلایل جود و احسان کا اور مقصد اونکا توحید سی ہی معنی

نہ اقوال باطل ویہ اصل کرا و نسی ہیو توحید ذاتی اور توحید وجودی
تعبیر اور معانی باطلہ تفسیر کرتی ہین اور بصمون ان اشعار کے
کہ فرماتی ہین **ابیات** ہست بیرنگی اصول رنگہا

صلحہا باث اصول جنگہا	چونکہ بیرنگی اسیر رنگ شد
موسئی با موسئی در جنگ شد	چون بہ بیرنگی رسی کان داشتی
موسی و فرعون را گبذ اشتی	ہست اند علم بیان او ستاد
داد و خاک خبر بن شبہتہ	بو کاد اشعار مولہ مو قبہ کرام میں

شارع سی کوئی اثر و خبر بوطہ کا نہیں ہین لندی لیکن تحریت اشارہ
ان امور معتدو رکے اذ کار متعدا یہ مثل ذکر قمری و کبوتر و غیرہ کے بقیہ
قلم لاتا ہی ازانجملہ ذکر حابرہ ہی طریق ادسکا یہہ کہ لاآلہ کہنا
دم ہینی بالا کشش و کنا زبان بکام چسپیدہ کری سبقدر کہ ہوسکے
کشش دم میں مع لا آلہ مدو شد کری اور گردن استادہ رکھی
وقتی کہ دم دماغ بیت تنگی کری دم کو چہوڑ کر الا اللہ ادپر دل کے ضرب

دیوی اور اسم الله باتھ مین دم کو بند کری اور تصور صفات سات

کا کی تسبیح و تحمید اور تعلیم و متکلم و مرید و قدیر ہین دلمین کرے

جبکہ دم تنگی کرے چہوڑ کر لا کو دلپر ضرب کری آور بعضی نود و نہ

نام کو بہی ذکر بار وب مین بامدو شد کشش دیتی ہین اور دلپر ضرب

کرتی ہین اور یہہ مبتدی پر دشوار ہی پی استعمال حبس دم کے اور

طریق ذکر ارہ یہہ ہی کہ دو زانو بیٹہہ کر دونو ہاتہہ زانو پر رکہے

اور لا الہ کہتا ہوا کشش دم راست ہو کر الا اللہ کہتا ہوا ایطرف

زمین کچہ ہووی آور بعضی اسی ذکر کو ذکر ہودجی ہی کہتی ہین اور ذکر

جبریل مین لا اله الا الله دو بار دلپر مکرر ضرب دیوی اور جگہہ

نہ دیوی اور قاعدہ ذکر فون کا یہہ ہی کہ ایک طرف پر ار انگر

کی کے آگے اپنی رکہی اور یہہ تصور کرے کہ ماسوی الله کو سوختہ کیا

میتے اور جیسے دم بیٹہہ کر پانی چپ اپی راست پر رکہی اور لا الہ

رکہی اور الا الله دلمین او طریق ذکر صدای کا یہہ ہی کہ لفظ

ہوکو بصفات نو دونہ تام ملاحظہ کری اور بجلسۂ معہود بیٹھہ کر
زبانکو بکام چسپیدہ کری اور دونوا انگشت سبابہ دونو گوش کو
بند کری اور باواز باطنی ہو کہتا ہوا بلا کشش دیوی اور سر کو
اندک اندک حرکت جو تمام ہووی پہر ہو سر نو آغاز کری فایدہ اس
ذکر کا عمل سی روشن ہووی اور طریق ذکر الاہو تی کا یہ ہی کہ
بجلسۂ معہود سر بکتف چپ لیجا کر قدری بجانب پشت کج ہو کر لفظ
ہو متصل کہی اور ایک ضرب بدل ماری لیکن رو وہین رکہی
اور ایک ضرب بہ پہلوی راست بعد ازان دو ضرب بزانوی چپ
اور ایک ضرب بزانوی راست اور دو ضرب میان ہر دو زانوی
دیگر پہر اسیطرح سر بکتف راست لیجا کر ضروب مذکورہ عمل میں
لاوی بعدہ تین بار قدری دونو سرین زمین سی اوٹہا کر دو زانو اور
ہو کر تین ضرب دیوی فتح یاب ہووی — ذکر کبریا یہ ہی کہ بجلسۂ
معہودہ پشت خم کری اور سر درمیان کتفین کے چسپیدہ کر کے

دم بتصور لفظ ہو زیر ناف سی بالا کشش دیوی اور دم حبس

کر کہی جو طاقت نرہی پہر سر نو آغاز کری باندک شدت بدوام اس

ذکر کے مستصرف بتجلی ہو ہو گا اور سینہ تصور کی مرشد سی معلوم

کری — طریق ذکر فارسی بآواز کبوتر اول جانب راست سینے

بیچون کہکر دل پر ضرب کری جو مرشد سی رضا حاصل کرے

فتحیاب ہووے — طریق دوسرا راست سی بیچون اور چپ سے بیچون

اور بآسمان بی شبہ و بی نمون کہکر دل پر ضرب کری — طریق تیسرا

راستا اور چپا کہی بیچون اور بطرف آسمان بی شبہ اور دل پر

ضرب کری بی نمون یار آستا کہی توئی اور دل پر ضرب کرے

پیوستہ اسی طریق سی کہتا رہی یا بطرف آسمانہ آنجا توئی اور دل پر

ضرب کری اینجا توئی یار آستا کہی آنہم توئی و این ہم توئی بر دل

ضرب کری یا چپا کہی مقصود توئی اور راستا مطلوب توئی

اور بطرف آسمان محبوب توئی کہکر دلپر ضرب کری یار آستا

ظاہر توہی اور چھپا باطن توہی اور جانب آسمان توخود منی کہی اور خود تو ایم کہکر دلپر ضرب کری یا طرف آسمان کہی توہی تو اور دلپر ضرب کری من نوایم حضرت فرید الدین گنج شکر قدس سرہ فرماتی ہین کہ کشایش ذکر ہندی مین بہت ہی طریق اوسکا مرشد سی دریافت کرے کہ بحبس دم با واز کیو تہر لقا ذکر کری اول وہ ایک استا سے دلپر ضرب کری یا وہی ہی پر استا کہی اور دلپر ضرب کری وہی ہے یا بدم لبستہ یہ ذکر عمل مین لاوے یا چھپا کہی وہی ہی اور بجانب آسمان کہی وہی ہی اور وہی ہی کہکر دلپر ضرب کری یار استا وہی ہی اور چھپا وہی ہی اور باسمان وہی کہی اور وہی ہی کہکر دلپر ضرب کری — ذکر ناسوتی طریق اوسکا یہ ہی کہ بجلسہ معہودہ سر درمیان ہر دو زانو رکہکر وہانسی اللہ کہتا ہوا او بہاوے او بمغز سر ضرب ریوی تین ضربات ؛ ذکر ملکوتی کا طریق یہ ہی کہ ساتہ جلسہ معہود کے ضرب یا بدیع برانوی

چپ اور ضرب یا باعث بہ پہلوی راست اور ضرب یا نور بر زانوی راست اور ضرب یا شہید بہ پہلوی چپ دیکر بعد از ان سر کمر او ٹھا کر یا اللہ کہتا ہوا اپنی دل پر ضرب دیوی پھر سر نو شروع کری فایدہ اس ذکر کا عمل سے روشن ہوگا اور

ذکر جبروتی کا طریق یہ ہی کہ بجلسہ معہود کے سر درمیان دو زانو کے نزدیک بزمین لیجا کر یا احد کہتا ہوا بدل ضرب دیوے اور وہانسی سر برداشتہ کر کے یا واحد کہتا ہوا پھر بدل ضرب کری طریق ذکر انچہ دان از حق دان بکثرت اس ذکر سر کے اطمینان قلبی حاصل ہووی ذکر حضوری الذات ذات اللہ الصفات صفات اللہ الاسمار اسمار اللہ الافعال افعال اللہ الآثار آثار اللہ بعروج ونزول بفہم معانی اس ذکر کے بذکر مشغول ہوتا رہی تا ثمرہ اس ذکر کا ذاکر پر ظاہر و ہویدا ہووے اور سر التوحید اسقاط الاضافۃ کا ظہور کری

رباعی خود در نشیمن ذات آن پردہ نشین ؛ کو جلوہ ہست از مظاہر دنیا و دین ؛ این نکتہ کہ گفتیم ای طالب گاہ یقین ؛ ذات و صفت و فعل و اسم اثر ہیں ذکر حسبی لی جل اللہ راست نور محمد صلی اللہ چپ مافی قلبی غیر اللہ پیش و اندر لا الہ الا اللہ بدل ضرب کرے ذکر قلندریہ بحبس دم مربع نشین ہو کر لا الہ زیر ناف سی بالا کہینچے اور الا اللہ پانچ ضرب زانوی راست پر اور تین ضرب پیش اور تین ضرب پر زانوی چپ اور پنج ضرب پر دل بادے اور بوقت الا اللہ کہنی کے ارادہ کری یا نور النور دل من پر نور گردان ذکر اسم یا احمد یا محمد یا رسول اللہ داسطے کشف ارواح کے اس درویش پر ہی کہ یا احمد جانب راست اور یا محمد جانب چپ اور یا رسول اللہ اوپر دل کے ضرب کری ذکر حلاجی کا طریق یہہ ہی کہ بجلسہ مذکور اول اسم اللہ سی الف و لام طرح کری اور ہا کو تین ضرب دیوی بجانب راست منفتوح اور بجانب

چپ پستان سے اوپر طرف دل مضموم بشد ضرب کری واسطے تجلی
ذات کی ثمرات اسن ذکر کے بہت ہین طریق ذکر جلالہ کا
یہہ ہی کہ اللہ اللہ بشد تمام خفیہ بدل ذاکر ہووے بحدیکہ اثر
فنا نفس اور بقا باللہ پاوے ـ جو کوی چاہی کہ بذکر جیند مشغول
ہووی چاہی کہ جلسہ معہود نگاہ رکہی اور حقم حقم حقیقی کہتا
ہوا ضرب کری جانب کتف راست بتصور یا رحمن یا رحیم
یا رفیع اور بقم بقم حقیقی کہتا ہوا تین ضرب جانب کتف
چپ دیوی بتصور اسم یا بدیع یا باعث یا بدوح کے اور
حقم حقم کہتا ہوا تین ضرب پیش رو دیوی بتصور اسم یا قدوس
یا سبوح یا سبحان کے اور ضربات مرشد سی معلوم کری طریق
ذکر عنقا یہہ ہی کہ دوزانو بیٹھے اور ہاتہہ اوپر زانو کے
رکہی اور یا کہتا ہوا پستان چپ پر ضرب دیوی بعد ازان
زیر ناف سی ہو کہتا ہوا دم کو بالا کہینچے اور پیالی ساتہہ

اس شغل کے مشغول ہووی تا آشیانہ عنقائی نشان کا پاوے
ذکر فاختہ اور ذکر شکر خورہ اگر کوئی ساتھہ ذکر کے مشغول
ہووے ساتھہ کشف کے بہرہ مندی حاصل کری سند ذکر کی یہہ ہی
کہ مجلسہ معین دم بستہ توی توی تب شمالی کہی کہ بیطاقت ہووے
پہر سر نو آغاز کری طریق ذکر عبرت مجلسہ معین دایم الحال
بتصور اسم ذات مشغول ہووے اگر ایک اربعین اسی ذکر پر مواظبت
کری بظاہر و باطن ہستی مطلق تجلی کری اور ایک ذکر جبہ الت ہی
روشن اوسکی یہہ ہی کہ مجلسہ معین دایم الحال ہمہ احوال مواظبت
اس ذکر پر کری کہ حبس دم سات بار تحت ناف سی بالا کشش
دیوی اور فرو گذاشت کری اور ہر کشش میں لفظ اللہ دل میں
کہی اور دم بتصور لفظ ہو زیر ناف سی بالا کہینچی سات بار
باین سند تمام کری ایک دم تین بعد از ان دم بتدریج چھوڑی
اور پہر سری سے شروع کری بعد از چہل روز فتحیاب ہووے

کہ دل خود بخود بی اختیار بذکر حق ذاکر ہووی اور پیچھی اوسکے

ایسی حالت ظاہر ہوگی کہ قید اسما و صفات سی رہائی پاوی

اور میسر ہووی جب کہ مقام تجلی انوار ذات کا ہی پہنچے

خاتمہ نماز و روزہ و زکوۃ و حج اور آداب ایک

کی مین نماز اور آداب حقیقی اوسکے مین وَاعْبُدْ رَبَّكَ

كَاَنَّكَ تَرَاهُ عبادت و پرستش کر اپنی پروردگار کی ایسا

اسر و شر کے کہ دیکھتا ہی تو اوسکو فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِ

نَّهٗ يَرَاكَ یا اِس طریق کہ تو اوسی نہین دیکھتا پس گویا کہ وہ

تجھی دیکھتا ہی صعود کری کہ محتاج بمشاہدہ ہووے مَنْ كَانَ

فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى یعنی جو کہ ہووی

دنیا میں کور و جاہل پس وہ عقبی میں عرفان سی مایوس محروم

ہی پس جب کہ مصلی بجالات نماز تمام علایق و عوایق صوری

و معنوی سی اپنی تئین پاک و مصفی کرنی بمرتبہ الصلوۃ معراج

المومنین نہ پہنچے کہ صلوہ کی حضور مثل جسد کی روح کی ہی
وَالْمَحْرُومُ عَنِ الصَّلوٰةِ هُوَالْمَحْرُوْمُ عَنِ الْمِعْرَاجِ یعنی جسکو
حق تعالی نے توفیق نماز نہ عنایت کی وہ تمام نعمتوں سے محروم
رہا کہ نماز مین نعمتین بہت ہین چنانچہ تلاوت قرآن اور رکوع
وسجود اور قیام وقعود کہ مستجمع بہ نہایت خشوع وخضوع ہووے
کہ عبارت ہی ذکر حق سے بتضرع وزاری اور تذلل وخواری
چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً
اور وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ یعنی عجز و
زاری بدرگاہ باری اس مرتبہ چاہیئے کہ عاجزی وشکستگی عابد
حال بر انسلال حاصل ہووے بموجب حدیث قدسی انا عند
المنکسرۃ قلوبہم کے یعنی مین نزدیک شکستہ دلون کے ہون اور
آفتاب ذات اوپر دل نماز گزار کے ساطع ولامع ہووے اور غیبت
تام اور محویت تمام جمیع قیودات سی رخ دکہاوی اور فواید

نماز کے کہ میرا او معرا سمت ور یا سی ہون ان اوراق مین
بیان و تفصیل اونکی گنجایش نہین رکھتی اور یا حافظ تحریر
نامہ تر قیدہ زبان کے نہین آتی حضرت مولوی روم مثنوی
مین فرماتی ہین **ابیات** پنج وقت آمد نماز رہنمون

عاشقانند فی الصلوٰۃ دائمون	نہ بہ پنج آرام شانرا نی بجاز
کہ دران سرہا است پانصد ہزار	گفت پیغمبر رکوع است و سجود
بر در حق کوفتن حلقہ وجود	حلقہ آن در ہر آنکو می زند
بہر او دولت سری بر می کشد	گفت واسجد واقترب یزدان ما
قرب جان شد سجدہ ابدان ما	چون سجودی یا رکوعی مرد کشت
شد دران عالم سجود او بہشت	لیک ذوقی سجدہ بیننده را

خوشتر آید از دو صد دولت ترا **فصل** صوم مین آداب
صوم شرعی اجتناب ہی اکل و شرب و جماع سی آور آداب
صوم طریقت احتراز جمیع اعمال و اقوال غیر خالصہ سی حتی کہ

افعال حمیده غیر مرضیه خالق سے اور تو اپنے صوم ایسے درجه ہی
کہ خالق ارض و سما فرماتا ہی الصوم لی وانا اجزی بہ اجر طاعت
کہ جزا اوسکی خود معبود حقیقی ہووی کس قدر فضیلت و مزیت رکہتی
حضرت مولوی روم علیه الرحمه فرماتی ہیں ابیات اب فرو بند از طعام و از شراب

سوی خوان آسمانی کن شتاب | این دهان بستی دهانی باز شد
کو خورنده لقمهای راز شد | در جهان گر لقمه و گر شربت است
لذت او فرع محو لذت است | زین خورشها اندک اندک باز بر
این غذای خر بود نی زان حر | تا غذای اصل را قابل شوی
لقمهای نور را آکل شوی | از طعام الله قوت خوشگوار
بر جهان دریا چو کشتی شو سوار | گر جهاد صوم سخت است و خشن
لیک این بهتر ز بعد ممتحن | رنج کی ماند دمی که ذو المنن
گویدت چونی تو ای رنجور من | این دهان بربند تا بینی عیان
چشم بند آنجهان حلق و دهان | لذت از جوع است از نقل تو

بمجاعت از شکربه نان جو	خود نباشد جوع هرکس را ز بون
کین علف زاریست زندان برون	جوع مرخاصان حق را داده اند
تا شوند از جوع شیر و زورمند	جوع رزق جان خاصان خداست
کی زبون همچو تو گیج کبریاست	تو نه زان نازنینان ای عزیز
که ترا دارند بی جوز و مویز	از برائی غصهٔ نان سوختی
دیدهٔ صبر و توکل دوختی	کاسه بر کاسه است نان بر نان مدام

از برای این شکم خواران عام

فصل آداب زکوة شریعت وطریقت میں زکوة شریعت وہ ہی کہ چالیس درم سے ایک درم دیوی اور زکوة طریقت وہ ہی جو کہ ملک اپنی میں رکہی سب صرف کری **بیت** جمله در بازو فروکش پای را گر گلفن را هیچ مگذاری روا ؛ اور حضرت مولوی قدس سره فرماتی ہیں **ابیات**

آن زکوة کیسهات را بپاس	وان صلوتت هم نگهبان ترا
ابر نایه از پی منع زکوة	

ور زنا افتد و با اندر جهات
آن درم دادن سخی را لایق است

دادن جان خود سخای عاشق است
نان دهی از بهر حق نانت دهند

جان دهی از بهر حق جانت دهند
پس گدایان آینهٔ جود حق اند

وانکه با حق اند جود مطلق اند
صد نشان باشد درون ایثار را

صد علامت هست نیکو کار را
ای بسا امساک کز انفاق به

مال حق را جز بامر حق مده
تا عوض یابی تو گنج بیکران

تا نیایی از عداد کافران
امر حق را باز جو از واصلی

امر حق را در نیابد هر دلی
مال در ایثار گر گردد تلف

در درون صد زندگی آید خلف

فصل آداب حج شریعت اور **طریقت مین** جان کہ حج زیارت ہی کعبہ شریفہ کی اور کعبہ دو قسم ہی کعبہ ظاہر اور کعبہ باطن کعبہ ظاہر تعمیر حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کا ہی اور کعبہ باطن تعمیر حضرت جلیل کا کہ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَيْتُ اللهِ تعالی عبارت اُوسی ہے

بیت در راه خداد و کعبه آمد منزل ٭ یک کعبۂ صورت و یک کعبۂ دل ٭ پس ضرور ہی کہ زیارت قلوب سی غافل نہووے اور دلمین غیر معبود حقیقی کو راہ ندیوی تا صنم پرست نہووے ما یشغلک عن اللہ فھو صنم یعنی جو چیز کہ ذکرو یاد او راہ حق سے باز رکھے پس وہی صنم ہی مولوی روم علیہ الرحمہ فرماتی ہین **نظم**

حج زیارت کردنِ خانہ بود	حج رب البیت مردانہ بود
کعبۂ مردان نہ از آب و گِل است	طالب دل شو کہ بیت اللہ دل است
قبلۂ عارف بود نور وصال	قبلۂ عقل مفلسف شد خیال
قبلۂ زاہد بود یزدانِ بر	قبلۂ مطمع بود ہمیان زر
قبلۂ معنی وران صبر و درنگ	قبلۂ صورت پرستان نقش و سنگ
قبلۂ باطن شناسان ذوالمنن	قبلۂ ظاہر پرستان روی زن
ابلہان تعظیم مسجد میکنند	در جفای اہل دل جد میکنند
آن مجاز است این حقیقت ابلہان	نیست مسجد جز درونِ سرورانِ

مسجدِ کان اندرونِ اولیاست		سجدہ گاہ جملہ ہست آنجا خداست

خاتمہ بیانِ آداب اربعین میں سالک کو لازم ہی کہ ہر سال تین اربعین اپنی پر قرار دیوی بیسویں جمادی الثانی سے عید فطر تک اگر اسقدر بہی ریاضت نکری کیا کیا ہو بیت

کارکن کار بگذر از گفتار		کاندرین راہ کار دارد کار

اور آدابِ نشست طریق اربعین سکے اگرچہ بہت ہیں لیکن شرایط مہمہ سی آٹھ ہیں اگر ایک شرط ان شرایط سی مختل ہووے مقصود کلی خلوت سی بحصول پیوستہ نہووی اور تعین عدد ہشت کا اسلیئے ہی کہ ابواب بہشت ہشت ہیں اور ہر شرط مفتاح کشالیش ایک باب کی ہی اگر ایک شرط اون شرایط سے فروگذاشت کری ایک در بستہ رہی شرط اول ارادت صادق لاکر توبہ نصوح تمام معاصی سے کرکے غسل کری اور بہ نیت غسل مردہ سکے اور لباس ناپاک قسم نجاست ظاہری

و باطنی جسم اپنی سے دور کرے مثل ظلمت حرمت ورعونت

وغیرہ کی اور ثیاب پاک مثل تقوی ورضا وغیرہ کی بجای کفن

بدن اپنی پہ آراستہ کرے اور خلوت خانہ کو لحد شمار کری اور رو

بقبلہ لاکر ہاتھہ ران پر رکھہ کر تنہا مربع بیٹھے اور وہاں سے بجز وضو

اور نماز جمعہ اور نماز پنج وقتی کے بجماعت باہر نہ آوی اور اگر

بجماعت سے تفرقہ معلوم کرے چاہیی کہ کوئی شخص معین ومقرر

کری تا بخلوت بمعیت اوسکی نماز بجماعت ادا کرے اور

بوقت خروج بنابر جماعت یاد وذکر سی سست وغافل ہووے

اور جو چیز دیکہی دوبارہ اوسی بقصد نہ دیکہے اور جو سنی اوسپر

زیادہ گوش نرکہی اس سے کہ قوت حافظہ ومتخیلہ اور مثال

تختہ کے ہووی جو کہ سنے اور دیکہے نقش قبول کری اور اسی سبب

سی اوسمین اکثر وساوس خیالات فاسد پیدا ہووین لس ایسے

وقت مسجد مین آوی کہ امام کے ساتھہ تکبیر افتتاح پاوے اور جب

امام سلام پھیری خلوت میں جاوی جلد تقدیم و تاخیر نکرے
اور با وضو بجماعت ملحق ہووے تا آمد و رفت اور دیدار خلق سے
حلاوت و لذت پیدا نہ آوی اس سے پرحذر ہووے اور یہ
اصل ہی اکثر اعمال مین اس سے پناہ اختیار کرے تا اس عزت سے
تمام احوال اصلاح پذیر ہووین مکان خلوت تاریک و چھوٹا
و پردہ دار ہووے کہ روشنی اور آواز نہ آوی تا کہ حواس منتشر
و پراگندہ نہوں دیکھنے اور کہنے سننے سے تا روح کو بغیب
انس پیدا آوی اور اشتغال خلق سے متوحش ہووی اور
مشغول الٰہی مین فتور و قصور واقع نہو وی شرط دویم
پیوستہ با وضو رہنا ہی کہ وضو مؤمن سد راہ شیطان ہی
شیطان متوضی پر ظفریاب نہیں ہوتا اس لئے کہ وضو نور
ہی جس جگہہ آب وضو پہنچے وہ جگہہ منور ہووے اور وہ نور
منفذ انداز شیطان ہی کہ وضو سلاح ہی مؤمنین کا شرط سیوم

مداومت بذکر لا الہ الا اللہ ہی کہ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا

وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ یعنی جو کہ یاد خدا کرتی ہین استادہ و

نشستہ و بر پہلوہای خود اشارت بدوام ذکر ہی شرط چوتہی سلامت

اور نفی خطرات کے چاہیئی جو کہ دلمین آوی نیک و بد سی بلا نفی کری

اور بجز ذات خدای یکتا نچاہی کہ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ

تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ جو کہ نفوس تمہاری مین ہی اگر اوسکو ظاہر

کرو یا پوشیدہ محاسبہ کری تمہارے ساتھ اوسکا اللہ تعالی اشارہ ہی

بنفی خواطر کہ خطرات سی نقش صفحہ دل پر پدید آوی اور شاغل صفای

دل ہووی اور جبتک کہ آئینہ دل تمام نقوش و خیالات سے خالی اور

صاف نہووے پذیرای نقوش غیبی اور علوم لاریبی نہووے اور نہ قابل

انوار مشاہدات اور مکاشفات روحانی اور تجلیات صفات ربانی

شرط پنجم دوام صوم ہی کہ دایم روزہ دار رہووی کہ روزہ کو قطع

تعلقات بشری اور خواص حیوانی و بہیمی مین خاصیت عظیمہ ہی شرط

ششم دوام سکوت ہی چاہیی بجز شیخ متبع شرع بقدر ضرورت
کشف وقایع اور عرض احوال سخن نکری تا من سکت سلم و من سلم
نجی وردا وسکا ہووے اور بجز ذکر زبان نکہولی شرط ساتوین ربط قلبی
ہی ساتھ شیخ اپنی کے چاہیی کہ پیوستہ دل اپنا بدل شیخ مربوط رکہی تا
فتوحات غیبی اور نسیم نفحات الطاف ربانی سی فیض پہنچے اور ہمیشہ
ہمت شیخ کو براہ سلوک دلیل و بدرقہ اپنا پہچانی تا دفع آفت شیطانی
و نفسانی میسر آوی شرط آٹھوین ترک ہی اعتراض کا خدا اور شیخ پر
ترک اعتراض خدا پر یہ ہی کہ جو غیب سی پہنچی قبض و بسط اور رنج و راحت
اور سقم و مرض و صحت سے راضی ہووے اور تسلیم اختیار کری اور رو گردانی
حق سی نکری ثابت رہی **ابیات** بدرد و صاف ترا حکم نیست دم در کش
کہ انچہ ساقی ما ریخت عین الطاف است ۞ درد دل چو شراب وصل ما میخواہی
باید چو خمار گیردت نگریزی ۞ با وصل منت اگر نشستی باید ۞ با ہجر
نشست بسیک برخیزی ۞ اور غرض اعتراض سی اوپر شیخ کی یہ ہی

جو کہ قول و فعل اور حال و صفت اوسکا موافق سنت دیکھی اعتراض
نکری اور تسلیم تصرفات ظاہری اور باطنی اور معاملات و احوال شیخ
کا بنظر ارادت دیکھی اور بنظر عقل کوتہ بین تصرف نکری کہ عقل اور نقل
مین باہم تضاد و تناقض ہی اور اگر کوئی مرید مردود شیخ ہوا کوئی
مشایخ سی اوسی بدرجہ کمال نہین پہنچا سکتا گویا کہ وہ مردود جمیع مشایخ
کا ہوا خدا اسیکو مردود شیخ نکری لیکن اگر کوئی مرید خدمت شیخ اپنی سے
بعذر باز رہا نہ بانکار پس اوسی بخدمت شیخ دوسریکے حاضر ہوکر استفادہ
حاصل کرنا مضایقہ نرکہی اور ورای شرایط مذکورہ کی اکثر آداب ہین
ازانجملہ ایک مہم ضروری تقلیل طعام ہی نہ اسقدر کہ ضعیف دلی قوت
ہووی اور نہ بحد شبعیت پہنچاوی بلکہ اندازہ نگاہ رکہی تا قوت
صلوۃ و ذکر باقی رہی **بیت** نخندان بخور کز دہانت بر آید ؛ نچندانکہ
از ضعف جانت بر آید ؛ پس بوقت اشتہار تام اور رغبت مالاکلام
بذکر رزاق اور بحضور دل تناول کری اور لقمہ کو چہوٹا اوٹہاوی اور

بہت چباوی اور اوس حالت مین بذکر قلبی مشغول ہووی تا بنور ذکر

ظلمت شہوت طعام مندفع ہووی اور بوقت نیم سیری ہاتہہ طعام سے

باز رکہی اور تکلف طعام مین نکری دوسرے تقلیل خواب حتی الامکان

پہلو برزمین نرکہی مگر کہ غلبۂ خواب سی خود گر پڑی با خواب سی ہوش کری

ازان بعد اوٹھکر وضو تازہ کری اور دو رکعت نماز ادا کری اور بذکر

مشغول ہووے اور اگر ایسا ماندہ ہووے کہ بیٹھہ نہ سکے ایک ساعت پہلو

بزمین رکہی یا سر بزانو تا ملالت طبع اور کلالت نوم زایل ہووے

اور بوقت ملالت و کلالت کہ زبان ذکر سی باز رہی ذاکر و مراقب

بدل ہووے اور منتظر تا کیا نظر آوی اگر خیال مہیب دیکہی یا آواز مخوف

سنے خوف نکری دل قوی رکہی اور تصور شیخ سی مدد طلب کری تا حق

تعالی ساتہہ لطف اپنی کے متوقع کری اور بوقت مراقبہ ہر چیز کہ

ساتہہ اوسکے پیوند و دلبستگی محسوس ہو قطع کری اور بحضرت

حق جلت عظمتہ پیوستہ او بنفی لا اصل اوس شی کی بر کندہ کری

تاشائبہ محبت غیر باقی نرہی اور بتصرف الا اللہ محبت حق
کو قایم مقام اوسکی محبت کی کری اسیطرح مداومت کرے
تا بتدریج دل تمام مالوفات سی خالی وفارغ ہووے کہ دل خاص
خلوت گاہ حق ہی پس جمعیت اوسکی کوشش کری اور
ساتہہ کسی وجہ کے غفلت کو راہ نہ دیوی اور افضل و اعلی
مطالب و مقاصد کا وہ ہی کہ بمقامات معرفت پہنچکر اکتفا
نکری اور ہمت بدرجات اعلی رکہی بیت این راہ را نہایت
صورت کجا بندد ؛ کش صد ہزار منزل بیش است از بدایت
اور ہر نقش کہ صفحہ ہستی پر نقش نمودی رکہتا ہی موج ہی اوسی دریا کے
رباعی ہر نقش کہ بر صفحہ ہستی پیدا ؛ او صورت آنکس است
کو نقش آراست ؛ دریای کہن چو بیزند موجی نو ؛ موجش خوانند
در حقیقت دریاست ؛ ذات باری عز اسمہ ہر چند جلوہ گر تمام اشیا
مین ہی لیکن وہ ذات تحیز و تحدی سی مبرا و معرا ہی رباعی

نقشی که نه پایان و نه مبداست ورا	در عنصر و افلاک اثرها ست ورا
از چیز و جا بذات خود مستغنی است ورا	نی در تن و نی بیرون ز تن جاست ورا

والله الهادی الی الهدایة ومنه المبدا والیه النهایة یهہ آخر
ہی اوس چیز کا جو ارادہ کیا مینی وارد کرنا اوسکا آب چند سطور
اعتذار کم استعدادی اور نافہمی و بیخودی اپنی مین یہہ مولف
رسالہ لکھتا ہی بوقت مطالعہ ملحوظ رکھین امید ناظرین اوراق
سی کہ از روی لطف و اشفاق صفحات مضامین اس رسالہ
عجالہ کو مشرف مطالعہ نوازین اور نظر انداز سطاوہای اس
تالیف کی ہووین وہ کہ اگر خطا و لغزش بنظم ترتیب سخن
اور خلل بسلک ترکیب مشاہدہ فرماوین بعین عنایت کریمانہ
از روی کرم بزرگانہ باصلاح کوشش کرین اور بطریق عیب
جویان خوردہ گیری مین جوش و خروش نفرماوین مصرع
کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود ؛ از بسکہ یہہ فصول فصول ابواب وقا

مختلفہ ترتیب یافتہ ہین چنانچہ بعض مقالات ایسی وقت مین کہ

فی الجملہ فراغ وجمعیت حاصل تہی اتفاق بیاض بڑا اور تسوید

بعض مقامات کی ہنگام تشتت بال اور بکمال تفرقہ وملال

میسر ہوا اس جہت سی سیاق عبارات ایک نسق پر برآمد نہین

ہوا اور ترکیب بعض فقرات کی اوپر وجہ دلخواہ کی وقوع

مین نہین آئی رجا کہ ارباب کمال عذر اس شکستہ بال کا اختلاف

تقریر اور اختلال اسلوب تحریر مین مقرون بشرف قبول فرماوینگے

اور حمل اوپر نقص وجہل اس ظلوم وجہول کے نکرینگے اور

اگر بکار بندی انصاف نظر تامل بکلام اکابر فصحا اور افاضل

بلغا فرما دین کوئی اس خلل سی خالی نپاوین آور غرض محرر

تسوید اس بیاض سی فقط تقرب بحضرت آفریدگار اور تقریب

معانی بفہم عامہ مستعدان روزگار کے ہی نہ اظہار فصاحت

گفتار اور اعلان بلاغت ناہنجار اپنی کا اس صورت مین مخدوہ

مقصود بہر گونہ لباس عبارت کے کہ جلوہ نما ہووے امید ہی کہ
کہ قبول خاطر دیدہ وران با اشفاق اور پسندیدۂ افطار با لینہ
نظران با وفاق ہووے **بیت** بجبہ یا بقبا ہر چہ باش بر دن آئی
کہ من حقیقت تو ہستم بہر لباس کہ خواستی ؛ اور راقم مقال بطریق تعدی و
استدلال کوئی چیز نہین لایا کہ رد و ابطال اوسکا یا منع اوسپہ وارد
ہووے مگر عموم بلیہ من صنف فقد استہدف سی چارہ نہین **فرد**
مرا خود ازین طعنہ دل بی غم است ؛ کہ سنجیدہ ہر چند کوئی کم است
بہر تقدیر عذر خجلت و تشویر اس حقیر معترف بتقصیر کا ساتھہ بزرگواری
اور نیک کرداری اپنی کے قبول کرین کہ بزرگ خوردہ خوردون پہ
نہین پکڑتے اور التماس یہہ ہی کہ اس بارہ گلشن فیض کو نظر
اغیار جفا کار اور مخالفین تعصب شعار سی پوشیدہ رکہین اور
کتمان اسرار مین کوشش فرماوین کہ بنا اس رسالہ و جیزہ
کی اوپر نشہ مطالب عالی کے رکہی گئی ہی **ابیات**

زپیر و جوان دارم این التماس — که پوشیدن عیب دارند پاس

به بینند اگر معنی سینه ریش — بمرهم نوازند از لفظ خویش

وگر هیچ لفظی به بینند بد — بمعنی کنند شر لبالب ز در

ستر ندارند پلو ناهی دیده باز — سنان زبان شان نگردد دراز

نباشد اگر روشنی در بیان — زخاطر فشانند پرتو بران

خامی است این آرزو نی زهوش — گر از خامی ام بر نیارند جوش

نیند آنچنان دوستان در وفاق — گر ایشان جفای رود بر نفاق

بایشان چه دور است سودائی من — که گردند دلال کالائی من

گر از تاب این گوهر آید ار — نگردد یکی بهره ور از هزار

کسادی نمی سازد این پخته ام — که بهر شه حق شنو گفته ام

والسلام علی من اتبع الهدی وتجنب

عن الضلالة والغوی

تمت بالخیر

الحمد لله والمنة که نسخهٔ متبرکه سراج المعرفت و منهاج رحمت
در ماه جمادی الاول بتاریخ سیوم شهر سنه ۱۲ هجری نبوی صلعم
مطابق دوم فروری سنه ۱۸۵۴ع در مطبع سلطانی واقع
ارک خاقانی باتمام رسید کتبه
العبد المذنب محمد بخش غفرله

